عمران سیریز
فلاور سینڈیکیٹ
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 80/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ فور سٹارز کے سلسلے کا نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور میں لڑکیوں کی بہتر جگہوں پر شادیاں والدین کے لئے بہت بڑا امتحان بن چکی ہے۔ ویسے تو والدین کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ ان کی لڑکی کا رشتہ ایسی جگہ ہو جائے کہ شادی کے بعد ان کی لڑکی کی باقی عمر سکون و چین اور خوش و خرم گزرے لیکن ایسے رشتوں کی تلاش اور پھر ان کی چھان پھٹک ہر ایک کے بس کا روگ نہیں ہوتی اور نہ ایسے رشتے عام حالات میں ملتے ہیں۔ والدین کی اس پریشانی کو سامنے رکھتے ہوئے اس دور میں میرج بیورو کا بزنس اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے اور بے شمار ادارے والدین کی ان پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ان کی مدد کے لئے وجود میں آ چکے ہیں۔ لیکن دنیا میں جہاں اچھے اور نیک نیت لوگ ہوتے ہیں وہاں برے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے میرج بیورو کے بزنس میں بھی بعض اوقات ایسے لوگ داخل ہو جاتے ہیں جن کا مطمع نظر صرف دولت کمانا ہوتی ہے۔ ایسے لوگ لڑکیوں کے والدین کی پریشانیاں دور کرنے کی بجائے انہیں ایسی پریشانیوں میں پھنسا دیتے ہیں کہ جن کا کوئی مداوا نہیں ہوتا۔ موجود ناول میں اس گھمبیر مسئلے پر قلم اٹھایا گیا ہے تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ اس مقدس پیشے میں کیسی

کیسی کالی بھیڑیں داخل ہو چکی ہیں اور وہ اس اہم مسئلے میں صرف زبانی دعوؤں اور جذباتی پن کے تحت فیصلے نہ کریں بلکہ انتہائی غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد اس معاملے میں کوئی فیصلہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ ناول قارئین کے سامنے اس اہم مسئلے کے کئی ایسے گوشے بے نقاب کرے گا کہ جن کا شاید عام حالات میں انہیں پہلے سے ادراک بھی نہ ہوگا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے۔ البتہ ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی سے ایم سرفراز لکھتے ہیں۔ "آپ نے سائنسی ایجادات پر مبنی ناول لکھنے بند کر دیئے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ نئے سرے سے سائنس کی تعلیم حاصل کریں تاکہ آپ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا کوئی ناول لکھ سکیں۔ ویسے آپ کے ناولوں میں اب وہ سسپنس، ولولہ اور تیزی نہیں رہی جو کہ پہلے تھی۔ امید ہے آپ ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم ایم سرفراز صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ سائنس موجودہ دور کی واقعی سب سے بڑی حقیقت ہے لیکن اس کے باوجود اس دنیا میں صرف سائنس ہی سب کچھ نہیں ہے۔ سائنس سے ہٹ کر بھی بے شمار موضوعات ایسے ہیں جو قارئین کی دلچسپی کا باعث ہیں اگر مسلسل ایک ہی موضوع پر لکھا جائے تو پھر آپ کو شکایت پیدا ہو جائے گی کہ یکسانیت پیدا ہو گئی ہے اس لئے سائنس سے ہٹ کر بھی دیگر موضوعات پر ناول لکھے جاتے ہیں۔ البتہ آپ کی فرمائش جلد پوری کرنے کی کوشش کروں گا کہ خالصتاً سائنسی موضوع پر کوئی بڑا ناول لکھا جا سکے۔ جہاں تک ناولوں میں سسپنس، ولولہ اور تیزی کی کمی کی آپ نے شکایت کی ہے تو ہو سکتا ہے کہ جو سسپنس، ولولہ اور تیزی آپ کو پسند ہو وہ واقعی ناولوں میں آپ کو نہ مل رہی ہو۔ آپ مجھے ان ناولوں کے نام لکھ بھیجیں جن میں یہ چیزیں آپ کے نقطہ نظر سے موجود ہیں تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ آپ کو کیا پسند ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چکوال سے مرزا مبشر وسیم لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناول انتہائی شوق سے پڑھتا ہوں اور تقریباً آپ کے ناول میں کئی کئی بار پڑھ چکا ہوں۔ آپ سے میں نے ایک بات پوچھنی ہے کہ میں عام لوگوں کی طرح نہیں سوچتا بلکہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرا ذہن میری عمر سے کافی آگے ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم مرزا مبشر وسیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ واقعی درست ہے۔ مطالعہ اور مشاہدہ کا عادی ذہن ہمیشہ اپنی عمر سے آگے رہتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ دانشور اپنی صدی سے آگے کی صدی کے لوگ ہوتے ہیں اور ایسے ہی لوگ دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جس کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے اور اس کی وجہ آپ کی مطالعہ اور

مشاہدہ کرنے کی عادت ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جہلم سے ایچ عدیم راز لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "واٹر میزائل" بے حد پسند آیا ہے۔ اس میں جولیا کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آئی ہیں۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ کوئی ایسا ناول لکھیں جس میں ٹیم کو لیڈ جولیا کرے اور عمران بالکل اس طرح اس کے ماتحت کام کرے جس طرح عمران کے ماتحت باقی ممبران کام کرتے ہیں۔ امید ہے آپ میری تجویز پر ضرور عمل کریں گے"۔

محترم ایچ عدیم راز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جولیا میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ آپ نے جو تجویز پیش کی ہے اس میں صرف ایک بات محل نظر ہے کہ اگر اس ٹیم میں جسے جولیا لیڈ کر رہی ہو عمران شامل ہوگا تو پھر عمران کی موجودگی میں جولیا اپنی صلاحیتوں کا کھل کر مظاہرہ نہ کر سکے گی اور نتیجہ پھر وہی ہوگا جو عمران کے لیڈر ہونے پر نکلتا ہے اور اگر عمران ٹیم سے غائب ہو تو پھر آپ کو شکایت ہوگی کہ عمران کے بغیر ناول کا لطف ہی ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب یہ فیصلہ آپ کریں کہ کیا ہونا چاہئے۔ امید ہے آپ اس پر غور کر کے مجھے ضرور مطلع کریں گے۔

گھوٹکی سندھ سے طاہر علی آرائیں لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کے اسرائیل اور کافرستان کے موضوعات اور خاص طور پر وادی مشکبار پر لکھے ہوئے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناول "ہارڈ مشن" کے سرورق جیسا ٹائیٹل ایک انگلش فلم کا بھی تھا۔ کیا آپ نے یہ ناول اس فلم سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم طاہر علی آرائیں صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ محترم، جہاں تک کسی انگلش فلم سے متاثر ہو کر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو مجھے تو اتنی فرصت ہی نہیں ملتی کہ میں کوئی فلم دیکھ سکوں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ٹائیٹل بنانے والے مصور نے اس فلم کے ٹائیٹل سے متاثر ہو کر سرورق بنا دیا ہو۔ اگر آپ اس فلم کا نام بھی لکھ دیتے تو کم از کم مصور صاحب سے پوچھا جا سکتا تھا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جام پور سے ایم یعقوب لکھتے ہیں۔ "آپ کے تقریباً سارے ناول پڑھ چکا ہوں اور میرے پاس آپ کے ناولوں کی تعریف کے لئے الفاظ ہی نہیں ہیں۔ آپ کا طرز تحریر اس قدر دلکش ہوتا ہے کہ ناول پڑھتے ہوئے انسان دنیا و مافیہا سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے۔ میرے ذہن میں ایک الجھن ہے کہ عمران کے ناخنوں میں بلیڈ موجود ہیں اور عمران ان سے اہم موقعوں پر کام بھی لیتا ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کے ناخنوں میں بلیڈ نہیں ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور تفصیل سے لکھیں گے"۔

محترم ایم یعقوب صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی الجھن بجا ہے۔ ویسے آپ نے یقیناً بعض ناولوں میں

اس سوال کا جواب عمران کی زبانی پڑھ لیا ہوگا۔ ناخنوں میں بلیڈ لگانا اور پھر ان کو مخصوص انداز میں استعمال کرنا خاصا وقت طلب کام ہے اور اس کے لئے خاص پریکٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ عمران تو خود کئی بار ممبران سے کہہ چکا ہے کہ وہ اس کی پریکٹس کریں لیکن ممبران شاید اس لئے توجہ نہیں دیتے کہ جب عمران ان کے ساتھ ہوتا ہے تو پھر انہیں اس تکلیف دہ مشق کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ اگر کوئی ایسی سچوئیشن سامنے آئی جب عمران کی عدم موجودگی میں ممبران کو ان بلیڈوں کی کارکردگی کا احساس ہوا تو شاید ممبران اس تکلیف دہ مشق سے گزرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار اپنے فلیٹ کے نیچے گیراج میں بند کی اور پھر گیراج کو لاک کر کے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اس کے انداز میں خاصی تیزی اور پھرتی تھی جیسے اسے فلیٹ میں پہنچنے کی بہت جلدی ہو لیکن فلیٹ کا دروازہ بند دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ دروازے پر مخصوص تالا لگا ہوا تھا۔

"اس وقت رات کے گیارہ بجے سلیمان کہاں گیا ہو گا"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مخصوص جگہ سے چابی اٹھا کر اس نے تالا کھولا اور فلیٹ کے اندر داخل ہو گیا۔ فلیٹ کی اندرونی لائٹس جل رہی تھیں جس کا مطلب تھا کہ سلیمان کہیں دور نہیں گیا۔ پھر بھی عمران کو یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس وقت سلیمان کہاں گیا ہے کیونکہ سلیمان سوائے کسی اشد ضرورت کے فلیٹ سے باہر نہ جاتا تھا اور خاص طور پر عشاء کی نماز پڑھنے کے

بعد تو سلیمان کا باہر جانا تقریباً ناممکن ہوتا تھا لیکن اس وقت سلیمان فلیٹ میں موجود نہیں تھا۔ عمران سارا دن کی آوارہ گردی کے بعد واپس فلیٹ پر پہنچا تھا اور اس کا خیال تھا کہ سلیمان اسے آڑھے ہاتھوں لے گا اور وہ سلیمان سے ہونے والی نوک جھونک کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو کر آیا تھا لیکن سلیمان کی اس طرح عدم موجودگی نے اسے ذہنی طور پر پریشان کر دیا تھا۔ اس نے سٹنگ روم میں جا کر دیکھا کہ شاید سلیمان کوئی پیغام اس کے لئے چھوڑ گیا ہو لیکن وہاں کوئی پیغام بھی موجود نہ تھا۔ عمران ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے واپس سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔ کھانا تو وہ ہوٹل سے کھا چکا تھا۔ اس نے الماری سے ایک کتاب نکالی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا لیکن جب تقریباً ایک گھنٹہ مزید گزر گیا اور سلیمان واپس نہ آیا تو عمران کے ذہن میں بے اختیار خدشات سے رینگنے لگے۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ وہ سلیمان کا کہاں اور کیسے پتہ کرے۔

" حیرت ہے۔ رات آدھی گزر چکی ہے لیکن سلیمان کی واپسی نہیں ہوئی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر وہ سلیمان کے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جو سلیمان کے استعمال میں رہتا تھا لیکن وہاں بھی ہر چیز نارمل تھی۔ عمران نے اس کمرے کے ساتھ ساتھ پورے فلیٹ کا جائزہ لیا لیکن کوئی چونکا دینے والا معاملہ کہیں بھی نظر نہ آیا تو وہ دوبارہ آکر سٹنگ روم میں بیٹھ گیا۔ سلیمان کی

طرف سے فکر مندی کی وجہ سے اس کی نیند بھی غائب ہو گئی تھی اور اسے سب سے زیادہ الجھن اس بات سے ہو رہی تھی کہ آخر وہ سلیمان کے بارے میں کس سے معلوم کرے۔ اچانک اسے طاہر کا خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... چند لمحوں بعد مخصوص آواز سنائی دی۔

" تم ابھی تک جاگ رہے ہو طاہر"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ خیریت۔ میں تو ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا"...... دوسری طرف سے طاہر نے اس بار اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کتاب تصویری ہے یا تحریری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تصویری بھی ہے اور تحریری بھی"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ارے واہ۔ تو اس طرح عیش ہو رہا ہے۔ لگتا ہے سلیمان کا اثر تم پر بھی ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ آغا سلیمان پاشا کی پسندیدہ تصویریں نہیں ہیں عمران صاحب بلکہ آپ کی پسندیدہ تصویریں ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" میری پسندیدہ تصویریں۔ کیا مطلب۔ کیا جنوں بھوتوں کی تصویریں ہیں کیونکہ سلیمان کو پریوں کی اور مجھے جنوں بھوتوں کی

تصویریں پسند ہیں۔ ایسی ایسی خوفناک شکلیں ہوتی ہیں ان جنوں اور بھوتوں کی کہ وہ خود بھی دیکھیں تو ڈر جائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" جنوں بھوتوں کی نہیں تاریخی مقامات کی تصویریں ہیں۔ قدیم شربا دور کی تہذیب کے بارے میں کتاب ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شربا دور۔ تمہارا مطلب ہے کہ نابان اور ناپال کے درمیان قدیم جنگلات میں بسنے والی قوم نود کی تہذیب"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

" ہاں عمران صاحب۔ خاصی دلچسپ کتاب ہے اس لئے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ آپ نے کیسے کال کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" میں ایک گھنٹہ پہلے فلیٹ پر پہنچا ہوں اور تب سے بے چین اور مضطرب بیٹھا ہوں۔ سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کروں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" سو جائیں"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

" ہجر و فراق میں نیند کہاں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" ہجر و فراق۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ چلیں باتیں تو ہو سکتی تھیں۔ فون کر لیتے آپ مس جولیا کو"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران اس کے اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ ہجر و فراق مردانہ ہے۔ تم اسے خوامخواہ جولیا کی طرف لے گئے"۔ عمران نے کہا۔

" مردانہ ہجر و فراق۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آغا سلیمان پاشا کے ہجر و فراق میں جاگ رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" کیوں۔ کیا ہوا ہے سلیمان کو"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر تشویش بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں عمران نے فلیٹ پر آنے سے لے کر سلیمان کی عدم موجودگی اور اس کے انتظار کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ وہ تو انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ وہ بغیر کسی خاص وجہ کے اس طرح اور اس وقت تو کہیں نہیں جا سکتا"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو کے لہجے میں گہری تشویش تھی۔

"یہی بات تو سمجھ میں نہیں آرہی۔ نہ وہ یہاں کوئی پیغام چھوڑ گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی فون آیا ہے۔ ویسے فلیٹ میں بھی ہر چیز نارمل ہے۔ ہوٹلوں کے فنکشنوں میں پہن کر جانے والا اس کا خصوصی لباس بھی موجود ہے اور میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ میں اس کے بارے میں کہاں سے معلوم کروں۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ شاید وہ تمہیں کوئی پیغام دے گیا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ اس کا فون ہی نہیں آیا۔ آپ اپنے ڈیڈی کی کوٹھی فون کر کے معلوم کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں چلا گیا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اول تو اس وقت وہاں فون کرنا اپنے لئے قیامت برپا کرنے کے مترادف ہے۔ اماں بی رات گئے تک عبادت میں مصروف رہتی ہیں اس لئے ان تک کال کی اطلاع پہنچ جائے گی اور پھر مسئلہ انتہائی خراب ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ وہ بغیر بتائے اور بغیر کسی وجہ کے ویسے بھی وہاں نہیں جاتا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اسے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ شاید سلیمان واپس آگیا ہے۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا ہی تھا کہ اسے راہداری میں قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران قدموں کی آواز سے ہی سمجھ گیا کہ آنے والا سلیمان ہے۔ اس کی نظریں دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔

"ارے آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں"...... سلیمان نے دروازے پر رکتے ہوئے کہا اور عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھتا رہ گیا کیونکہ سلیمان نے بوسکی کی قمیض اور سفید لٹھے کی شلوار پہنی ہوئی تھی۔ اس نے سر پر سیاہ گول ٹوپی جما رکھی تھی اور قمیض پر قیمتی کپڑے کی ہاف جیکٹ تھی۔ اس نے پیروں میں پمپ شوز پہنے ہوئے تھے اور چہرے سے یوں لگتا تھا جیسے اس نے باقاعدہ کسی بیوٹی پارلر سے میک اپ کرایا ہو۔

"تم کہاں گئے تھے"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"بر دکھاوے کے لئے گیا تھا لیکن ناکام واپس لوٹنا پڑا ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا اور آگے بڑھنے لگا۔

"ادھر آؤ سلیمان"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آ رہا ہوں۔ لباس تبدیل کر لوں"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان عام کپڑوں میں کمرے میں داخل ہوا۔

"جی فرمائیے جناب"...... سلیمان نے بڑے تابعدارانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور سلیمان خاموشی سے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس وقت رات کے ساڑھے بارہ بجے تم کہاں بر دکھاوے کے لئے گئے تھے۔ بولو"...... عمران کے لہجے میں سانپ جیسی پھنکار تھی اور سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ آپ اس انداز میں کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ میں نے غلط بیانی کی ہے"...... سلیمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو اور یہ سن لو کہ میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں۔ صرف سچ"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ سختی

تھی۔

"میں نے درست بتایا ہے۔آج کے اخبار میں انٹرنیشنل میرج بیورو کی طرف سے کافی بڑا اشتہار موجود تھا۔اس اشتہار میں بتایا گیا تھا کہ اس میرج بیورو کی شاخیں پوری دنیا میں کام کر رہی ہیں اور یہ بیورو غیر ملکی لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان رشتے کروانے میں خصوصی شہرت کے مالک ہیں۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے مختلف لڑکیوں کی تصاویر بھی شائع کی تھیں۔میں نے انہیں فون کیا تو انہوں نے مجھے کال کر لیا۔میں ان کے آفس گیا۔پرائم روڈ پر ان کا بہت شاندار اور بڑا آفس ہے جس میں کافی عملہ کام کر رہا ہے۔اس بیورو کے انچارج کوئی اصغر چوہدری ہیں۔میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے انٹرویو کیا اور پھر مجھے غیر ملکی لڑکیوں کی البم دکھائی گئی۔غیر ملکی سے آپ یہ مطلب نہ لیں کہ لڑکیوں کا تعلق غیر ملک سے تھا۔لڑکیاں تو پاکیشیائی نژاد تھیں لیکن ان کی پیدائش اور رہائش اپنے اپنے خاندانوں کے ساتھ ایکریمیا اور یورپ میں ہوئی تھیں۔اس مینجر اصغر چوہدری نے بتایا کہ بیرون ملک پاکیشیائی خاندان اپنی لڑکیوں اور لڑکوں کی شادیاں پاکیشیا میں ہی کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی لڑکیاں اور لڑکے پاکیشیائی تہذیب میں موجود رہیں۔انہوں نے میرا انٹرویو کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ میرا کچن آئیٹمز کا بہت بڑا کارخانہ ہے جس پر انہوں نے فوری طور پر میرے لئے ایک رشتہ منتخب کیا اور پھر فون کر کے اس نے ان سے ڈنر کا وقت

بھی لے لیا۔یہ خاندان اپنی لڑکی کی شادی کے لئے ان دنوں یہاں دارالحکومت میں آیا ہوا ہے۔چنانچہ میں بر دکھاوے کے لئے وہاں پہنچ گیا اور پھر میں نے اس فیملی کے ساتھ ڈنر کیا لیکن انہوں نے مجھے فیل کر دیا۔چنانچہ میں واپس آگیا"...... سلیمان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"تمہیں شاید جھوٹ بولنے کا سلیقہ نہیں آیا آج تک۔ایک ہی دن میں یہ سارے مراحل طے نہیں ہوا کرتے اور تم کہہ رہے ہو کہ آج ہی تم میرج بیورو گئے۔آج ہی تمہیں بر دکھاوے کے لئے بلا لیا گیا۔یہ کیسے ممکن ہے۔سچ بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔اماں بی ابھی تک جاگ رہی ہوں گی۔میں ان سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے سلیمان کو دھمکی دیتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بے شک کر لیں۔میں نے جھوٹ نہیں بولا"...... سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔پتہ بتاؤ جہاں تم ڈنر کرنے گئے تھے"...... عمران نے رسیور واپس رکھتے ہوئے کہا اور سلیمان نے پتہ بتا دیا جو ایک پوش کالونی کا پتہ تھا۔

"اس فیملی کا سربراہ کون تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" رانا اکبر علی۔ اس نے بتایا کہ اس کا کینیڈا کے دارالحکومت میں امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے۔ اسے وہاں سیٹل ہوئے بیس سال ہو گئے ہیں جس لڑکی کی شادی وہ کرنا چاہتے ہیں اس کا نام شاید راحت تھا لیکن اسے ریٹا کہا جاتا تھا۔ خاصی خوبصورت لڑکی تھی اور اس نے ہی مجھ سے براہ راست انٹرویو کیا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کتنی فیس ادا کی ہے تم نے اس سارے سلسلے کے لئے "۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" دس ہزار روپے رجسٹریشن فیس تھی۔ بیس ہزار روپے بر دکھاوے کی فیس۔ لیکن میں نے ایک روپیہ بھی نہیں دیا اور شاید اس لئے معذرت کر لی گئی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" کیوں۔ جب تم نے رجسٹریشن نہیں کرائی اور بر دکھاوے کی فیس بھی نہیں دی تو پھر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

" میں نے انہیں بتایا تھا کہ سوپر فیاض میرا دوست ہے اور اس کے کہنے پر میں یہاں آیا ہوں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ چلو کام ہونے کے بعد میں فیس دے دوں"...... سلیمان نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کوئی گڑبڑ ہے۔ بتاؤ کیا گڑبڑ ہے جس سے تم نے فائدہ اٹھایا ہے"...... عمران نے کہا تو سلیمان بے

اختیار چونک پڑا۔

" گڑبڑ کیا ہونی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" دیکھو آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ بول دو ورنہ"...... عمران کے لہجے میں واقعی گہری سنجیدگی تھی تو سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اب واقعی سچ بتانا پڑے گا"...... سلیمان نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

" کیا ہے سچ"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

" صاحب۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں ہماری بلڈنگ کے آخر میں ایک فیملی رہتی ہے۔ اس کی لڑکی کی شادی اس ادارے کے ذریعے یورپ کے ایک ملک میں رہنے والے ایک پاکیشیائی نژاد خاندان میں ہوئی اور لڑکی شادی کے بعد وہاں چلی گئی۔ اسے وہاں گئے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ آج تک نہ اس کا فون آیا ہے اور نہ ہی وہ خود آئی ہے اور نہ اس کا کوئی خط آیا ہے۔ جو پتہ اس لڑکے کا بتایا گیا وہ بھی جعلی تھا۔ وہ لوگ انتہائی پریشان تھے۔ اس ادارے سے رابطے پر انہیں صاف جواب دے دیا گیا کہ انہوں نے شادی کرا دی۔ اس کے بعد ان کی کوئی ذمہ داری نہیں اور قانوناً بھی ایسی ہی بات تھی۔ شادی بھی یہاں باقاعدہ ہوئی تھی۔ بارات آئی تھی۔ نکاح ہوا تھا۔ رخصتی ہوئی تھی۔ دوسرے روز ولیمہ ہوا۔ اس کے بعد لڑکی یہاں ایک ماہ تک رہی۔ اس کے بعد باقاعدہ یہاں سے گئی۔ اس کے ماں

باپ اور بہن بھائی اسے ایئر پورٹ پر الوداع کرنے گئے تھے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ وہ لڑکی کہاں گئی۔ آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ ایک ہمسائے کے ذریعے مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں بھی بے حد حیران ہوا۔ میں اس لڑکی کے والد سے خود ملا۔ اس نے بھی یہی کچھ بتایا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ میں بھی خاموش ہو گیا۔ آج کافی دنوں بعد اچانک اخبار میں اس ادارے کا اشتہار شائع ہوا تو مجھے سب کچھ یاد آ گیا اور میں نے سوچا کہ خود جا کر اس کے مینجر سے اس بارے میں بات چیت کروں۔ وہاں جب میں پہنچا تو انہوں نے مجھے اس انداز میں ٹریٹ کیا جیسے میں اپنے رشتے کے لئے آیا ہوں۔ میں نے بھی یہی روپ اختیار کر لیا۔ پھر سوپر فیاض کے حوالے سے جب انہوں نے فیس وغیرہ کا سلسلہ بعد میں دینے کا کہہ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس لڑکی کی تصویر دکھائی اور مجھے آج ہی بر دکھاوے کے لئے جانے کا کہا تو میں سمجھ گیا کہ وہ سوپر فیاض کے حوالے کے بعد کھٹک سے گئے ہیں اور میری تسلی کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے بھی بہرحال پورا جائزہ لینے کی ٹھان لی۔ وہاں واقعی ڈنر میں شامل ہوا۔ مجھ سے بڑا کرید کرید کر پوچھا جاتا رہا لیکن جب میں نے انہیں اصل بات کی ہوا نہ لگنے دی تو ان صاحب نے آخر میں کہہ دیا کہ ان کی لڑکی کو میں پسند نہیں آیا اس لئے وہ یہ رشتہ منظور نہیں کر سکتے اور میں واپس آ گیا"۔ سلیمان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس ادارے کا کوئی آدمی بھی اس ڈنر میں شامل تھا"۔ عمران

نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ لڑکی۔ اس کا والد اور ایک بڑا بھائی تھا۔ والدہ بھی نہیں تھی۔ کئی سال ہوئے وہ فوت ہو چکی ہے۔ ویسے صاحب۔ مجھے یہ سب کچھ ڈرامہ محسوس ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اندرون خانہ کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"ظاہر ہے اب تمہیں مسترد کر دیا گیا ہے تو تمہیں یہ پراسرار کھیل ہی محسوس ہو گا۔ اگر وہ رشتہ منظور کر لیتے تو میرا خیال ہے کہ کل تمہارے ولیمے کے کارڈ چھپ رہے ہوتے۔ بہرحال تم جا کر سو جاؤ۔ کل اس سلسلے میں مزید بات ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سلیمان خاموشی سے اٹھا اور باہر چلا گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ تم ابھی تک جاگ رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"بس اب سونے کا سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ سلیمان کہاں گیا تھا۔ خیریت تھی"...... بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا تو عمران نے وہی ساری بات چیت تفصیل سے دوہرا دی جو سلیمان سے ہوئی تھی۔

"اوہ۔ اگر سلیمان نے اس بارے میں کوئی گڑبڑ محسوس کی ہے تو

ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ یہ واقعی سلیمان کے ساتھ ڈرامہ کیا گیا ہے اور یقیناً سوپر فیاض کے حوالے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ چلو سلیمان تو بر دکھاوے میں ناکام ہو سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ تم بھی ناکام رہو"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو آپ کے بارے میں بات کرنے وہاں جا سکتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے تو جملہ حقوق محفوظ ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تو پھر تنویر کے لئے بات کی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو اس کے اس خوبصورت فقرے پر عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے نیکی اور پوچھ پوچھ"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ میں خود اس بارے میں معلومات حاصل کروں گا۔ اس طرح میرے لئے بھی بہرحال مصروفیت نکل آئے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بس یہ خیال رکھنا کہ یہ مصروفیت مستقل نہ ہو جائے اور

دانش منزل چیاؤں چیاؤں کی آوازوں سے گونجنے لگے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے تیز اور قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چوہدری اصغر بول رہا ہوں سیٹھ صاحب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر پوچھا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں۔ فون پر بات کرنا مناسب نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد

دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"چوہدری اصغر آ رہا ہے اسے میرے کمرے میں بھجوا دینا"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک چوڑے جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے قیمتی کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور چہرے اور انداز سے وہ کاروباری اور شریف آدمی لگ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں پر نفیس سنہرے فریم کا نظر کا چشمہ بھی موجود تھا۔ اس نے اندر داخل ہو کر اس ادھیڑ عمر آدمی کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور چوہدری اصغر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"سیٹھ صاحب۔ ہمارے بزنس کے سلسلے میں سنٹرل انٹیلی جنس میں کوئی انکوائری چل رہی ہے"...... چوہدری اصغر نے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی جو کرسی پر نیم دراز تھا یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیسی انکوائری"...... ادھیڑ عمر

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" جناب۔ کل ایک آدمی ہمارے آفس آیا۔ اس کا انداز بے حد پراسرار تھا۔ اس نے کنگ روڈ پر چار سال قبل ہمارے ادارے کے ذریعے کرائی جانے والی شادی کے سلسلے میں بات چیت کی۔ اس کا کہنا تھا کہ جس لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ ملک سے باہر گئی اور غائب ہو گئی اور وہاں کا پتہ بھی جعلی ثابت ہوا جس پر میں نے معذرت کر لی کہ ہمارا کام تو صرف شادی طے کرانے تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہوتا تو اس نے اپنے آپ کو بطور امیدوار پیش کر دیا۔ جب میں نے اس سے رجسٹریشن فیس اور بر دکھاوے کی فیس کی بات کی تو اس نے سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا حوالہ انتہائی پراسرار انداز میں دیا۔ جس پر میں ٹھٹھک گیا اور میں نے اس کی تسلی کرانا ضروری سمجھی۔ چنانچہ میں نے اسے فیس وغیرہ بعد میں دینے کے لئے کہا اور پھر میں نے ارکانی کے ہاں اس کے بر دکھاوے کا بندوبست کیا۔ ارکانی کو میں نے ساری بات سمجھا دی۔ وہ شخص جس نے اپنا نام آغا سلیمان پاشا بتایا تھا واقعی بر دکھاوے کے لئے ارکانی کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں بھی اس کا رویہ بے حد پراسرار تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اس سارے سلسلے سے ہی مشکوک ہو۔ بہرحال ارکانی اور ریٹا نے اس کے ساتھ بہت سا وقت گزارا۔ اس کی تسلی کرائی اور آخر میں رشتہ پسند نہ آنے کا کہہ کر واپس بھیج دیا گیا ہے"۔ چوہدری

اصغر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
" تم نے انٹیلی جنس سے معلوم کیا ہے اس کے بارے میں"۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔
" جی ہاں۔ لیکن وہاں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے"۔ چوہدری اصغر نے کہا۔
" پھر تو یہ بات صاف ہو گئی کہ اس کا کوئی تعلق انٹیلی جنس سے نہیں تھا۔ وہ کوئی تیز آدمی تھا جو اس حوالے سے رجسٹریشن اور دیگر فیسیں بچانا چاہتا تھا۔ پھر تم نے کیسے یہ کہہ دیا کہ ہمارے خلاف کوئی انکوائری ہو رہی ہے"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا۔
" میری چھٹی حس کہہ رہی ہے جناب کہ یہ معاملہ اتنا سیدھا نہیں ہے جتنا نظر آ رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کے گوش گزار کر دوں۔ پھر جیسے آپ حکم دیں"...... چوہدری اصغر نے کہا۔
" ہمارے ہاتھ ہر لحاظ سے صاف ہیں چوہدری۔ اس لئے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ یہاں سے شادی ہونے کے بعد لڑکیاں یا لڑکے غیر ملک میں جا کر کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے یا ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے یہ ہمارا دردسر نہیں ہے اس لئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ تمہاری تسلی کے لئے میں اپنے مخصوص ذرائع سے انٹیلی جنس سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لوں گا"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ اگر کوئی بات ہے تو اسے بروقت سنبھال لیا جائے "...... چوہدری اصغر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ ادھیڑ عمر آدمی کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" راحت خان سے میری بات کراؤ"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

" راحت خان سے بات کیجئے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو راحت خان۔ میں سیٹھ اعظم بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر نے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ سیٹھ اعظم صاحب۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" تم نے بتایا تھا کہ تمہارے تعلقات سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ سے بڑے دوستانہ ہیں"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ہاں ہیں۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... راحت خان نے کہا۔

" ہوا تو کچھ نہیں۔ میرے ادارے کے آفس میں ایک صاحب بڑے پراسرار انداز میں آئے اور انہوں نے انٹیلی جنس کے

سپرنٹنڈنٹ فیاض کا حوالہ دیا اور اس انداز میں بات چیت کی جیسے انٹیلی جنس ہمارے ادارے کے خلاف انکوائری کر رہی ہے حالانکہ ہم بالکل صاف ستھرا اور قانونی بزنس کرتے ہیں اور طویل عرصے سے کر رہے ہیں۔ آج تک کسی کو ہم سے کوئی شکایت نہیں ہوئی لیکن بہرحال جہاں ہمارے دوست ہیں وہاں ہمارے کاروباری حریف بھی تو ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ کسی نے کوئی غلط رپورٹ انٹیلی جنس تک پہنچا دی ہو"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

" کون آدمی تھا۔ کیا کوئی انسپکٹر تھا"...... راحت خان نے کہا۔

" سلیمان نام تھا اس آدمی کا۔ اب یہ نہیں معلوم کہ وہ کون تھا۔ بہرحال تم یہ معلوم کرا دو کہ وہاں انٹرنیشنل میرج بیورو کے خلاف کوئی انکوائری تو نہیں ہو رہی ہے"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ اگر ہو گی بھی سہی تو میں ختم کرا دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ شکریہ"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کے بعد اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ سپر کلب کے راحت خان کے تعلقات کے بارے میں کافی تفصیل سے جانتا تھا۔ ابھی اسے رسیور رکھے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"سپیشل کال"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"یس"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور سائیڈ دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور دوسری طرف ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ ایک الماری موجود تھی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود سرخ رنگ کے فون کو اٹھا کر اس نے پاس پڑی میز پر رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"سیٹھ اعظم بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ سپیشل کال"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اسمتھ بول رہا ہوں سیٹھ اعظم"...... چند لمحوں بعد وہی بھاری آواز سنائی دی جس نے پہلے عام فون پر سپیشل کال کے الفاظ کہے تھے۔

"فرمائیے"...... سیٹھ اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل آرڈر ہے اور ایک دو نہیں اکٹھے دس کا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنے عرصے میں چاہئیں"...... سیٹھ اعظم نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر"...... اسمتھ نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اتنی جلدی تو کام نہیں ہو سکتا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ اس بارے میں ہمیں خاصی طویل کارروائی کرنی پڑتی ہے اس لئے بہت کوشش بھی کی جائے تو پھر بھی دو ماہ تو لگ ہی جائیں گے"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"نہیں۔ اتنا وقت نہیں دیا جا سکتا سیٹھ اعظم۔ جو سپیشل آرڈر دیتے ہیں وہ اتنا طویل انتظار نہیں کر سکتے"...... اسمتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کروں گا"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ہاں۔ کوشش کرو کہ مال جلد از جلد سپلائی ہو سکے کیونکہ اگر یہ مال پسند آگیا تو مزید بڑا آرڈر بھی مل سکتا ہے"...... اسمتھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں آج ہی سے کام شروع کر دیتا ہوں"۔ سیٹھ اعظم نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر فون اٹھا کر اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ واپس اس کمرے میں آگیا جس میں وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"پاکیشیا سے سیٹھ اعظم بول رہا ہوں۔ احمد جان سے بات کراؤ"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ احمد جان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سیٹھ اعظم بول رہا ہوں احمد جان۔ پاکیشیا سے۔ کیا فون محفوظ ہے"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سیٹھ اعظم"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ احمد جان کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... سیٹھ اعظم نے چونک کر کہا۔

"اب بات کرو سیٹھ اعظم۔ اب فون محفوظ ہو چکا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل آرڈر ملا ہے دس کا۔ کیا تمہارے پاس سپیشل مال تیار ہے"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"کتنے عرصے میں مال سپلائی ہونا ہے"...... احمد جان نے پوچھا۔

"ایک ماہ میں"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"دس تو نہیں۔ البتہ پانچ کا بندوبست ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ پھر تم فوری طور پر سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے تفصیلی کوائف وغیرہ بھجوا دو تاکہ کام شروع ہو سکے"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھجوا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیو مون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"پاکیشیا سے سیٹھ اعظم بول رہا ہوں۔ مراتب سے بات کراؤ"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مراتب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد باوقار تھا۔

"سیٹھ اعظم بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ سپیشل کال ہے"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو سیٹھ اعظم"...... چند لمحوں بعد مراتب کی دوبارہ آواز سنائی

دی۔

"یس۔ اوکے ہو گیا ہے فون"....... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ہاں۔ بے فکر ہو کر بات کرو"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل آرڈر ملا ہے۔ کیا تمہارے پاس سپیشل مال تیار ہے"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"کتنا آرڈر ہے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرے پاس آرڈر تو دس کا ہے۔ پانچ احمد جان نے اپنے ذمے لے لیا ہے۔ پانچ باقی ہیں اور یہ بھی سن لو کہ مال فوری چاہیئے"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پانچ تو ہو جائے گا"....... مراتب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر کوائف فوراً بھجوا دو اور باقی تیاریاں بھی کر لو"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"تیاریاں تو پہلے سے مکمل ہوتی ہیں سیٹھ اعظم۔ بس آرڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوائف میں بھجوا دیتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"....... سیٹھ اعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا موبائل فون نکالا۔ اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چوہدری اصغر بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد چوہدری اصغر کی

آواز سنائی دی۔

"سیٹھ اعظم بول رہا ہوں۔ محفوظ فون پر بات کرو"....... سیٹھ اعظم نے کہا اور موبائل آف کر کے اس نے اسے واپس دراز میں رکھ دیا اور دراز بند کر دی۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور پھر فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ سیٹھ اعظم بول رہا ہوں"....... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"چوہدری اصغر بول رہا ہوں سیٹھ صاحب"....... دوسری طرف سے چوہدری اصغر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چوہدری اصغر۔ دس سپیشل کا آرڈر ملا ہے جو ایک ماہ کے اندر ہم نے سپلائی کرنا ہے۔ کیا تمہاری نظروں میں مال ہے"....... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"جی اکٹھے دس تو نہیں البتہ دو تک تو بات ہو سکتی ہے"۔ چوہدری اصغر نے کہا۔

"نہیں۔ دس کا آرڈر ہے۔ پانچ لڑکوں کے کوائف تمہیں احمد جان کی طرف سے اور پانچ مراتب کی طرف سے مل جائیں گے۔ تم خصوصی اشتہارات دو اور ریٹا اور ارکانی کو کہہ دو کہ وہ مال کی چھان بین اچھی طرح کریں۔ پچھلی بار بھی دو لڑکیاں معیاری نہ نکلی تھیں اور ہمیں خاصا نقصان اٹھانا پڑا تھا"....... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"یس سر۔ ہو جائے گا لیکن"....... چوہدری اصغر کچھ کہتے کہتے رک

گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... سیٹھ اعظم نے چونک کر پوچھا۔

"سیٹھ صاحب۔ میں سوچ رہا تھا کہ انٹیلی جنس والا مسئلہ ختم ہو جائے تو پھر اس پر کام کیا جائے"...... چوہدری اصغر نے رک رک کر کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ میں نے اس کا انتظام کر لیا ہے۔ اول تو کوئی بات نہیں ہو گی اور اگر ہوئی بھی تو ختم ہو جائے گی۔ تم فوری سپیشل آرڈر پر کام کرو۔ ایک ماہ کے اندر اندر ہم نے کام مکمل کرنا ہے"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ ہو جائے گا"...... اس بار چوہدری اصغر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک گہرا سانس لیا جیسے اس کے سر سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ ایک چوک سے اس نے کار کو جیسے ہی دائیں ہاتھ پر موڑا اچانک فٹ پاتھ پر چلتا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر اچھا صاف ستھرا لباس تھا اچانک فٹ پاتھ سے اتر کر سڑک کو کراس کرنے لگا تو عمران نے پوری قوت سے بریک لگائے اور کار کے ٹائر ایک طویل چیخ مار کر سڑک پر جیسے جم سے گئے۔ اس کے باوجود گاڑی اس آدمی سے ٹکرا گئی اور وہ سڑک پر گر گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کار روکی اور دروازہ کھول کر نیچے اتر کر آگے بڑھا تو وہ آدمی آہستہ آہستہ اٹھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"چوٹ تو نہیں لگی"...... عمران نے اس کے قریب جا کر نرم لہجے میں کہا۔

" اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ہے"...... اس آدمی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" یہ آپ کو کیا ہو گیا تھا۔ آپ اچھے بھلے فٹ پاتھ پر چلتے چلتے سڑک پر آگئے۔ اگر بریک لگانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو آپ کچلے جاتے"...... عمران نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

" آئی ایم سوری بیٹے۔ بس نجانے کیا ہو گیا تھا۔ تمہیں تکلیف ہوئی"...... اس آدمی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور واپس فٹ پاتھ کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" ایک منٹ"...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" میں نے سوری کہہ دیا ہے جناب۔ ویسے بھی آپ کی اس سپورٹس کار کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ پھر آپ"...... اس آدمی نے رک کر کہا۔

" گاڑی کے نقصان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔ آپ میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں۔ آپ جہاں کہیں میں آپ کو وہاں اتار دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ تمہارا شکریہ۔ میں چلا جاؤں گا۔ یہاں قریب ہی میرا گھر ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

" آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں۔ آپ کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ آیئے جلدی کیجئے۔ دیکھئے گاڑی سڑک کے درمیان کھڑی ہے اور پیچھے قطاریں لگ گئی ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر وہ واپس لے آیا۔ چند لمحوں بعد اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ وہ آدمی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

" میرا نام علی عمران ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ آپ نے کہاں جانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام آغا قادر ہے۔ میں ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہوں۔ سول لائن نمبر تھری میں میرا گھر ہے۔ مکان نمبر تین تین ایک"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آپ بہت زیادہ ذہنی دباؤ میں ہیں۔ کیا کوئی آفس کا مسئلہ ہے"...... چند لمحوں بعد عمران نے کہا تو آغا قادر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" نہیں بیٹے۔ آفس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک گھریلو پریشانی ہے"...... آغا قادر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن ذہنی طور پر دباؤ میں آجانے سے تو کوئی پریشانی دور نہیں ہو سکتی اور آپ کی حالت بتا رہی ہے کہ آپ کا کسی بھی لمحے نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا ہے۔ اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو مجھے بتا دیں۔ ہو سکتا ہے کہ صرف بتانے سے ہی آپ کا ذہنی دباؤ کم ہو جائے اور یہ

بھی ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے کسی کام آسکوں"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ گھریلو پرابلم ہے۔ اب کسی کو کیا بتاؤں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے اتنا کچھ کیا اور کہا۔ اس دور میں تو اتنا بھی غنیمت ہے"...... آغا قادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے بیٹا کہا ہے۔ اس رشتے سے تو بہرحال میرا حق بنتا ہے کہ میں آپ کے پرابلم کو شیئر کروں لیکن اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ آپ حقیقی نہ سہی منہ بولے بیٹے کو بھی نہیں بتا سکتے تو ٹھیک ہے۔ میں اصرار نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری ہمدردی کا شکریہ بیٹے۔ لیکن مسئلہ ہی ایسا ہے کہ تم کچھ بھی نہ کر سکو گے۔ اس لئے کیا بتاؤں"...... آغا قادر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ اب مزید اصرار تو نہیں کر سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سول لائن ایریئے میں داخل ہو گئی اور پھر آغا قادر کی رہنمائی میں وہ سول لائن نمبر تھری میں اس کے مکان تک پہنچ گیا۔ درمیانے درجے کا کوٹھی نما مکان تھا۔ البتہ اس پر تازہ رنگ و روغن ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ اندر آجاؤ۔ چائے کا ایک کپ پی کر جانا"...... آغا قادر نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر چائے پیوں گا آغا صاحب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط۔ کیا مطلب"...... آغا قادر نے چونک کر حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"شرط یہ ہے کہ آپ اپنا پرابلم مجھے بتائیں گے"...... عمران نے کہا تو آغا قادر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ بتا دیتا ہوں"...... آغا قادر نے کہا اور عمران مسکراتا ہوا نیچے اتر آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے لیکن خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ڈرائینگ روم میں موجود تھا۔ آغا قادر شاید چائے کا کہنے اندر چلا گیا تھا۔ عمران کا خیال تھا کہ آغا قادر کسی مالی مسئلے میں پھنسا ہوا ہے اس لئے وہ کسی نہ کسی طرح بھاری رقم دے کر اس کا مسئلہ حل کر دے گا۔ اطوار و انداز سے آغا قادر شریف آدمی لگ رہا تھا حالانکہ وہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تھا لیکن اس کا مکان اور رہائش کا انداز دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ وہ کرپٹ نہیں ہے اور شاید اسی لئے وہ اس کی مدد بھی کرنا چاہتا تھا۔

"تم شاید اپنے کسی کام جا رہے تھے۔ میری وجہ سے تمہارا وقت ضائع ہوا ہے"...... آغا قادر نے واپس آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں آغا صاحب۔ میں تو بس ویسے ہی نکلا تھا۔ کوئی خاص کام نہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"تم نے اپنا تفصیلی تعارف نہیں کرایا بیٹے۔ ویسے کسی نیک ماں باپ کی اولاد ہو ورنہ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو کار کے اندر بیٹھے بیٹھے مجھے گالیاں دینے سے بھی دریغ نہ کرتا"...... آغا قادر نے کہا

تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایسی کوئی بات نہیں آغا صاحب۔ بہرحال میرا تعارف کوئی زیادہ لمبا چوڑا نہیں ہے۔ نام تو میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ کنگ روڈ کے ایک فلیٹ میں رہتا ہوں۔ میرے والد سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل ہیں لیکن انہوں نے مجھے نکھٹو قرار دیا ہوا ہے اس لئے میں فلیٹ میں علیحدہ رہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو آغا قادر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

" تو تم کوئی کام نہیں کرتے۔ پھر اس قدر جدید سپورٹس کار اور"...... آغا قادر کہتے کہتے خاموش ہو گئے۔

" بے فکر رہیں۔ یہ چوری کی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو آغا قادر بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا"...... آغا قادر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں فری لانسر ہوں۔ انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے۔ وہ اپنے کیسز کے سلسلے میں میری مدد حاصل کرتا ہے اور پھر مجھے معقول رقم مل جاتی ہے"...... عمران نے کہا اور آغا قادر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اندر سے کسی نے دروازے پر دستک دی تو آغا قادر اٹھے اور اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں چائے کے برتن تھے۔ انہوں نے ٹرے میز پر رکھی اور چائے

بنانے میں مصروف ہو گئے۔

" آپ کے ہاں کوئی ملازم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" ایک لڑکا ہے۔ وہ آج چھٹی پر ہے"...... آغا قادر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لو چائے پیو اور یہ بسکٹ بھی لو"...... آغا قادر نے چائے کی پیالی اور بسکٹ کی پلیٹ عمران کے آگے رکھتے ہوئے کہا۔

" آپ بھی لیں اور آپ پہلے مجھے وہ مسئلہ بتائیں جس نے آپ کو اس قدر ذہنی دباؤ میں رکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اگر تم مصر ہو تو سن لو۔ میری ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام غزالہ ہے۔ غزالہ تھرڈ ایئر میں پڑھ رہی تھی کہ ایک بہت اچھا رشتہ آ گیا۔ لڑکا ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں انجینئر تھا۔ خاندانی لوگ تھے اور سول لائن نمبر ایک میں رہتے تھے۔ لڑکے کے بارے میں جو معلومات ملیں وہ بھی اچھی تھیں اس لئے میں نے آفس سے اپنا پراویڈنٹ فنڈ نکلوایا اور جو جمع پونجی تھی وہ بھی خرچ کی اور کچھ ادھر ادھر دوستوں اور عزیزوں سے ادھار لیا اور بڑی دھوم دھام سے بیٹی کی شادی کر دی۔ ایک ہفتے بعد میری بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ ایکریمیا چلی گئی۔ وہاں پہنچ کر اس کا فون آیا۔ وہ بے حد خوش تھی۔ ہم بھی خوش تھے۔ ایک بار فون آیا لیکن اس کے بعد کوئی فون نہیں آیا۔ ہم خاموش رہے کہ نئی نئی شادی ہے اس لئے گھوم پھر رہے ہوں گے لیکن ایک ماہ گزر گیا اور فون نہ آیا تو میں اپنے داماد کے والدین کی

رہائش گاہ پر گیا تاکہ وہاں سے پتہ چلا سکوں لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ تو مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں بتایا تک نہیں۔ جو پتہ انہوں نے بتایا تھا وہاں میں نے خط لکھے لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ تین ماہ گزر گئے اور ہم بے حد پریشان ہو گئے ہمارے ایک عزیز ولنگٹن میں رہتے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے ان سے رابطہ کیا اور انہیں پتہ بتا کر کہا کہ وہ غزالہ سے مل کر ہمیں اطلاع بھی دیں اور ان کا فون نمبر بھی بتائیں۔ کچھ دنوں بعد ان کا فون آیا کہ جو پتہ ہم نے انہیں بتایا ہے وہ تو غلط ہے۔ وہاں کوئی پاکیشیائی نہیں رہتا اور نہ ہی اس پورے علاقے میں رضا احمد نام کا کوئی لڑکا رہتا ہے۔ اب تو ہماری جان پر بن گئی۔ غزالہ کی طرف سے بھی کوئی فون نہ آیا تھا۔ ہم میاں بیوی پاگل سے ہو گئے۔ میں نے ایک دو اور خاندانوں سے رابطے کئے لیکن انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ وہاں نہ ہی رضا احمد نام کا کوئی لڑکا رہتا ہے اور نہ غزالہ کا کوئی پتہ چلا ہے۔ رضا احمد کے والدین کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا اور آج تقریباً چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ ہم رات دن اپنی بیٹی کو یاد کر کے روتے رہتے ہیں لیکن بے بس اور لاچار ہیں۔ نجانے ہماری بیٹی کے ساتھ کیا ہوا۔ نجانے وہ زندہ بھی ہے یا نہیں"...... آغا قادر کا لہجہ آخر میں گلوگیر ہو گیا۔

"آپ نے شادی کس ذریعے سے کی تھی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسے بھی آغا قادر کی بات سن کر بے حد افسوس

ہوا تھا۔

"شادی ایک ملنے والے کے ذریعے سے ہوئی تھی۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ آدمی یہاں کے ایک مشہور میرج بیورو انٹرنیشنل میرج بیورو کے لئے پرائیویٹ طور پر کام کرتا ہے اور لڑکے کے بارے میں اسے میرج بیورو والوں نے بتایا تھا اور اس نے بھی لڑکے کے بارے میں پڑتال کی تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ پڑتال بھی اس میرج بیورو کے ذریعے ہی ہوئی تھی۔ البتہ اس لڑکے کے والدین سے ہم خود ملے تھے۔ خاصے شریف، خاندانی اور وضع دار لوگ تھے۔ پھر لڑکا بھی یہاں آ گیا۔ اس سے بھی ملاقات ہوئی۔ پڑھا لکھا، سمجھ دار، صحت مند اور شریف لڑکا تھا اس لئے ہم نے شادی کر دی۔ اب اس لڑکے کا بھی پتہ نہیں۔ اس کے والدین بھی اب غائب ہیں اور ہماری بیٹی بھی"...... آغا قادر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے پاسپورٹ تو دیکھا ہو گیا۔ آپ کی بیٹی کے کاغذات تیار ہوئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تیار ہوئے تھے لیکن اس قدر جلدی تیار ہوئے تھے کہ ہم حیران رہ گئے تھے۔ پاسپورٹ پر جو پتہ دیا گیا تھا ہم نے وہاں معلوم کرایا جس کمپنی میں ہمارا داماد ملازم تھا وہاں سے بھی معلومات حاصل کیں گئی لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہاں نہ ہی اس لڑکے کو کوئی جانتا ہے اور نہ ہی وہ وہاں ملازم تھا۔ یوں لگتا ہے جیسے سب کچھ زمین کھا گئی یا آسمان اور ہمارے لئے اب بس رونا ہی باقی رہ گیا

ہے۔اس سے تو بہتر تھا کہ ہماری بیٹی مرجاتی۔ہم ایک بار رو دھو کر
چپ ہو جاتے۔اب تو نہ ہم مر سکتے ہیں نہ جی سکتے ہیں۔اس کی والدہ
کی حالت بے حد خراب ہے۔میں آج انٹرنیشنل میرج بیورو کے آفس
گیا تھا۔میں اس کے مینجر سے ملا لیکن اس نے صاف جواب دے دیا
بلکہ آج تو اس نے میری بے عزتی بھی کی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ ان کا
کام تو رابطہ کرانا ہے تصدیق وغیرہ ہم نے خود کرائی ہے اس لئے اب
وہ کچھ نہیں کر سکتے۔وہاں سے واپس آرہا تھا کہ تمہاری کار سے ٹکراؤ
ہو گیا"...... آغا قادر نے کہا۔

"آپ کے پاس جو پتے ہیں، جو فون نمبر ہیں وہ مجھے دے دیں اگر
آپ کے داماد اور لڑکی کا کوئی گروپ فوٹو ہو تو وہ بھی مجھے دے دیں۔
میرے دوست اس ریاست میں رہتے ہیں اور خاصے بااثر ہیں۔وہ لازماً
اس کا کھوج نکال لیں گے۔آپ بے فکر رہیں۔انشاء اللہ آپ کی بیٹی
کی خیر خیریت معلوم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"خدا تمہاری زبان مبارک کرے بیٹا۔اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی
جزا دے گا"...... آغا قادر نے کہا اور اٹھ کر اندر چلا گیا۔تھوڑی دیر
بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔اس میں دولہا اور
دلہن کا فوٹو تھا۔اس کے والدین کا بھی علیحدہ فوٹو تھا اور ٹاکاس کے
ایک شہر ریانو کی الیکٹرونک کمپنی کا پتہ اور ایک رہائش گاہ کا پتہ اور
فون نمبر وغیرہ موجود تھا۔

"آپ کا اپنا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو آغا قادر نے

فون نمبر بتا دیا تو عمران نے انہیں تسلی دی اور پھر کار لے کر واپس آ
گیا۔اسے یاد آ گیا تھا کہ سات آٹھ روز پہلے سلیمان نے بھی اسے کسی
لڑکی کے اس طرح غائب ہو جانے کے بارے میں بتایا تھا اور اس
میں بھی انٹرنیشنل میرج بیورو کا نام لیا گیا تھا اور پھر سلیمان باقاعدہ
امیدوار بن کر بردکھاوے کے لئے بھی گیا تھا اور عمران نے بلیک
زیرو سے کہا تھا کہ وہ معلومات حاصل کرے اور بلیک زیرو نے بھی
سرسری سی رپورٹ دی تھی کہ وہ لوگ قانونی کام کرتے ہیں اور آج
تک ان کے بارے میں کوئی شکایت نہیں ہے تو عمران کے ذہن
سے بھی سب کچھ نکل گیا تھا لیکن آج آغا قادر سے ملاقات نے اسے
بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر وہ
لڑکیاں کہاں گئیں۔ان کے ساتھ کیا ہوا حالانکہ باقاعدہ شادی ہوئی
اور قانونی طور پر وہ یہاں سے ایکریمیا گئیں۔یہی سب کچھ سوچتا ہوا وہ
دانش منزل پہنچ گیا۔

"خیریت ہے عمران صاحب۔آپ کچھ پریشان سے لگ رہے
ہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہیں یاد ہے کہ کچھ عرصہ پہلے تم نے انٹرنیشنل میرج بیورو
کے سلسلے میں انکوائری کی تھی۔وہ جب سلیمان رات کو دیر سے آیا
تھا اور میں نے تمہیں بتایا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"ہاں۔مجھے یاد ہے۔میں اس کے مینجر چوہدری اصغر سے ملا تھا۔

وہ تو شریف اور کاروباری آدمی تھا۔ ویسے بھی میں نے جو کچھ معلوم کیا تھا اس کے مطابق وہ لوگ صاف ستھرا اور قانونی بزنس کرتے تھے اور آج تک ان کے خلاف کوئی شکایت نہ تھی۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے آغا قادر سے ملنے سے لے کر واپس آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ ایک جیتی جاگتی نوجوان لڑکی یہاں سے جائے اور پھر غائب ہو جائے۔ نہ صرف وہ بلکہ اس کا خاوند اور اس کے سسرال والے بھی۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بہر حال میں اب فارن ایجنٹ کے ذریعے معلوم کراؤں گا"....... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ گراہم سپیکنگ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" چیف فرام پاکیشیا۔ سپیشل فون پر کال کرو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" گراہم بول رہا ہوں سر"....... دوسری طرف سے فارن ایجنٹ گراہم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے ایک لڑکی شادی کے بعد اپنے شوہر کے ہمراہ ایکریمیا گئی ہے لیکن پھر اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اس کا شوہر ایک کمپنی میں ملازم بتایا جاتا ہے جو پتہ ان کے کاغذات میں تھا وہ بھی جعلی بتایا جا رہا ہے۔ یہ لڑکی ایک اہم معاملے میں مجھے مطلوب ہے اس لئے تم اس بارے میں پوری تفصیل حاصل کرو اور مجھے اطلاع دو۔ تفصیل نوٹ کر لو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر اس نے آغا قادر سے لئے ہوئے کاغذات میں درج تمام تفصیلات نوٹ کرا دیں۔

" سر۔ صرف معلومات حاصل کرنی ہیں یا اس لڑکی کو بھی بھجوانا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" معلومات ہی حاصل کرو۔ اس کے بعد فیصلہ ہو گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں"....... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے سپیشل فون کا رسیور رکھا اور پھر اس نے ایک طرف پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی لیکن پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے ایک طرف کر دیا۔

" کیا ہوا۔ آپ شاید ٹائیگر کو کال کر رہے تھے"....... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میرا خیال تھا کہ میں ٹائیگر کو اس انٹرنیشنل میرج بیورو کے بارے میں تفصیلی انکوائری کا کہہ دوں لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا کیونکہ یہ بہرحال ایک کاروباری ادارہ ہے۔ کوئی کلب یا ہوٹل وغیرہ نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ کیس فور سٹارز کا بنتا ہے اس لئے فور سٹارز کو اس پر کام کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے صدیقی کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا۔

"فور سٹارز کا ایک کیس میرے نوٹس میں آیا ہے۔ اس پر تم لوگوں نے کام کرنا ہے۔ عمران کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ تم سے مل کر تمہیں بریف کر دے گا اور تم نے اس سلسلے میں مجھے فائنل رپورٹ بھجوانی ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"گراہم کو معلومات حاصل کرنے میں بہرحال وقت لگے گا اس لئے اس دوران فور سٹارز مقامی حد تک معلومات حاصل کر لیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ اب صدیقی کے پاس جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں فلیٹ پر جاؤں گا اور سلیمان کو ساتھ لے کر اس آدمی سے ملوں گا جس کے بارے میں سلیمان نے بتایا تھا کہ اس کی لڑکی بھی اس طرح شادی کے بعد غائب ہو گئی ہے اور یہ شادی بھی انٹرنیشنل میرج بیورو نے کرائی تھی"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سیٹھ اعظم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" سیٹھ اعظم بول رہا ہوں"....... سیٹھ اعظم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" چوہدری اصغر بول رہا ہوں جناب"....... دوسری طرف سے انٹرنیشنل میرج بیورو کے مینجر چوہدری اصغر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"....... سیٹھ اعظم نے پوچھا۔

" جناب۔ ارکانی کا خیال ہے کہ اب جبکہ سپیشل مال کی ڈیلیوری مکمل ہو چکی ہے انہیں بھی ایکریمیا چلا جانا چاہئے کیونکہ اس بار انہوں نے دس لڑکیوں کی ڈیل کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں تلاش کر لیا

جائے"....... چوہدری اصغر نے کہا۔

" تلاش کر لیا جائے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"....... سیٹھ اعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ انہوں نے ہر بار رہائش گاہیں، حلیہ اور نام تو تبدیل کر لئے تھے لیکن ارکانی کا کہنا ہے کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے چند لوگ انہیں مارک کر رہے ہوں۔ پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔ وہ نفسیاتی طور پر خوفزدہ ہو رہے ہیں اس لئے ان کا خیال ہے کہ اگر وہ دو چار ماہ کے لئے ایکریمیا چلے جائیں تو معاملہ ختم ہو جائے گا اور پھر وہ نئے سرے سے کام شروع کر سکیں گے"۔ چوہدری اصغر نے کہا۔

" اور اگر اس دوران سپیشل مال کی آفر آ گئی تو پھر کون کرے گا یہ کام"....... سیٹھ اعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس۔ میں نے پہلے ہی اس سلسلے میں دو خاندانوں کو تیار کر لیا ہے۔ دونوں انتہائی قابل بھروسہ ہیں۔ میں نے مکمل چھان بین کرنے کے بعد ان سے بات چیت کی ہے اور وہ اس پر پوری طرح رضامند ہو گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ارکانی اور ریٹا سے بھی زیادہ کامیاب رہیں گے"....... چوہدری اصغر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسی صورت میں انہیں جانے کی اجازت دے دو"....... سیٹھ اعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ہونہہ۔ خواہ مخواہ لوگ معمولی معمولی باتوں سے خوفزدہ ہو

جاتے ہیں۔ نانسنس"...... سیٹھ اعظم نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا باتصویر رسالہ اٹھایا اور اسے کھولا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور سیٹھ اعظم بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کم ان"...... سیٹھ اعظم نے رسالہ واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری بھرکم جسامت کی مالکہ عورت اندر داخل ہوئی۔

"اوہ۔ بیگم تم۔ اس وقت اور یہاں۔ خیریت"...... سیٹھ اعظم نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ یہ حصہ ان کی کوٹھی سے علیحدہ تھا اور اسے سیٹھ اعظم نے اپنے کاروباری آفس کے طور پر بنایا ہوا تھا۔ اس کی بیگم یہاں بہت کم آتی تھی۔

"آپ رات کو دیر سے آئے ہیں اس لئے بات نہیں ہو سکی۔ میں نے سوچا کہ خود جا کر بات کر لوں"...... بیگم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہے۔ فون کر لینا تھا"...... سیٹھ اعظم نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا کیونکہ وہ اپنے آفس ورک کے دوران کسی قسم کی ڈسٹربنس کو پسند نہیں کیا کرتا تھا۔

"ہاں۔ خاص بات ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کے میرج بیورو کا مینجر چوہدری اصغر کیسا آدمی ہے"...... بیگم نے کہا تو سیٹھ اعظم بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... سیٹھ اعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری دور کی ایک عزیزہ ہے۔ اس کی شادی چوہدری اصغر نے ایکریمیا میں سیٹل ایک لڑکے سے کرائی۔ میرج بیورو کے ذریعے۔ اس لڑکے، جس کا نام جواد تھا، کے والدین سیٹلائٹ ٹاؤن میں رہتے تھے جبکہ لڑکا ایکریمیا میں کسی کمپنی میں ملازم تھا۔ میرج بیورو کے اشتہار کے جواب میں ہمارے عزیزوں نے میرج بیورو سے رابطہ کیا اور پھر اس لڑکے کے والدین سے ملاقات کی۔ لڑکا بھی یہاں آیا ہوا تھا۔ اس کے بارے میں کوائف ایکریمیا سے معلوم کرائے گئے۔ اس کے بعد شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد لڑکا اور ہمارے عزیزوں کی بیٹی ایکریمیا چلے گئے لیکن اب اس لڑکی کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ نہ اس لڑکے کا۔ اس لڑکے کے والدین بھی بغیر کسی کو کچھ بتائے ایکریمیا شفٹ ہو گئے ہیں۔ اس لڑکے کا جو پتہ ایکریمیا میں تھا اس کی رہائش گاہ اور اس کی کمپنی کا، اب وہاں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکا عارضی طور پر وہاں رہتا تھا اور کمپنی میں بھی ڈیلی ویجز پر ملازم تھا اور پھر وہ نوکری بھی چھوڑ گیا اور رہائش بھی۔ ہمارے عزیز بے حد پریشان تھے۔ انہوں نے چوہدری اصغر سے رابطہ کیا لیکن اس نے انہیں یہ کہہ کر ٹرخا دیا کہ اس کا کام شادی کے لئے صرف رابطہ کرانا ہوتا ہے اس کے بعد کے معاملات کا وہ ذمہ دار نہیں ہے۔ میرے عزیزوں کو کہیں سے یہ معلوم ہو گیا کہ انٹرنیشنل میرج بیورو کے مالک آپ ہیں تو وہ

میرے پاس پہنچ گئے۔ میں نے چوہدری اصغر سے فون پر بات کی لیکن اس نے مجھے بھی صاف جواب دے دیا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ چوہدری اصغر بڑا فراڈیا ہے"...... بیگم نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو سیٹھ اعظم کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

" بیگم تم اپنے عزیزوں کی وجہ سے جذباتی ہو رہی ہو۔ چوہدری اصغر بے حد شریف آدمی ہے۔ طویل عرصے سے ہمارے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اس کی آج تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ جہاں تک میرج بیورو کا تعلق ہے تو ہمارا کام تو صرف ڈاک خانے جیسا ہوتا ہے۔ لڑکے کے والدین رابطہ کرتے ہیں۔ اس طرح لڑکی کے والدین بھی رابطہ کرتے ہیں۔ ان دونوں کو ملا دیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی انکوائری وہ خود کرتے ہیں اور شادی ہو جانے پر میرج بیورو اپنی فیس وصول کر کے فارغ ہو جاتا ہے۔ پھر کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں اس کا میرج بیورو سے واقعی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ ان لوگوں کا انفرادی فعل ہو سکتا ہے۔ اس میں نہ ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں اور نہ چوہدری اصغر"۔ سیٹھ اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرے یہ عزیز بہت بااثر لوگ ہیں۔ انہوں نے مجھے دبے لفظوں میں دھمکی دی ہے کہ وہ اس کیس کو پولیس میں لے جائیں گے اور اخبار میں بھی دیں گے۔ اس طرح آپ کا یہ ادارہ ہمیشہ کے لئے بدنام ہو جائے گا"...... بیگم نے کہا تو سیٹھ اعظم بے اختیار ہنس پڑا۔

" ان عزیزوں کو بتا دو کہ سیٹھ اعظم کوئی گرا پڑا آدمی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی غیر قانونی یا غیر اخلاقی کاروبار کرتا ہے۔ ہمارے معاملات ہر لحاظ سے قانونی اور درست ہوتے ہیں اس لئے اگر تمہارے عزیزوں نے ہمارے خلاف کوئی کارروائی کی تو ایک تو انہیں منہ کی کھانی پڑے گی دوسرا یہ کہ ہمارے وکیل ان کے خلاف کروڑوں روپے ہرجانے کا دعویٰ کر دیں گے اور ان کی ساری جائیدادیں کوڑیوں کے بھاؤ نیلام ہو جائیں گی"...... سیٹھ اعظم نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں نے انہیں سمجھا دیا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کیا آپ اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتے"...... بیگم نے فوراً ہی پسپا ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ اس طرح ہمارے کاروبار پر اثر پڑے گا۔ انہیں کہو کہ وہ خود ایکریمیا جائیں اور وہاں اس لڑکے یا اس کے والدین کو تلاش کریں۔ اس سلسلے میں ہم کیا کر سکتے ہیں"...... سیٹھ اعظم نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا اور بیگم نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر خاموشی سے واپس چلی گئی۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ دروازہ بند ہونے کے بعد سیٹھ اعظم نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انٹرنیشنل میرج بیورو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیٹھ اعظم بول رہا ہوں۔ مینجر سے بات کراؤ"...... سیٹھ اعظم نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا

"چوہدری اصغر بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد چوہدری اصغر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہماری بیگم نے کسی سپیشل کیس کے سلسلے میں تم سے رابطہ کیا تھا"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"یس سر۔ سپیشل کیس نمبر آٹھ کے سلسلے میں انہوں نے فون کیا تھا لیکن ظاہر ہے میں نے معذرت کرنی تھی"...... چوہدری اصغر نے جواب دیا۔

"اس کے عزیز خاصے بااثر لوگ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ پولیس کی طرف رجوع کریں۔ تم احتیاطاً اپنے معاملات کو اچھی طرح چیک کر لو۔ کسی قسم کا جھول انہیں نہیں ملنا چاہئے"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"یس سر۔ میں پہلے ہی اس سلسلے میں بے حد محتاط رہتا ہوں"۔ چوہدری اصغر نے جواب دیا۔

"اوکے"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر میز پر پڑا ہوا رسالہ اٹھا لیا۔ لیکن ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو سیٹھ اعظم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"جناب۔ ورائٹی امپورٹ ایکسپورٹ کی میڈم لائلہ آپ سے ذاتی ملاقات چاہتی ہیں"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کس سلسلے میں"...... سیٹھ اعظم نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"امپورٹ ایکسپورٹ کے کسی آرڈر کے سلسلے میں جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بھیج دو انہیں"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان"...... سیٹھ اعظم نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ لباس اور چہرے مہرے سے وہ خوشحال طبقے کی عورت دکھائی دے رہی تھی۔

"آیئے میڈم لائلہ۔ آپ نے کیسے آج میرے آفس آنے کی خود تکلیف کی ہے"...... سیٹھ اعظم نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا کیونکہ ورائٹی امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن دارالحکومت کا معروف ادارہ تھا اور میڈم لائلہ اس کی مالکہ بھی تھی اور جنرل مینجر بھی جبکہ سیٹھ اعظم کا بھی امپورٹ ایکسپورٹ کا وسیع بزنس تھا لیکن بہرحال اس کا ادارہ اعظم امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن اس قدر وسیع بنیادوں پر کام نہ کرتا تھا جتنی وسیع بنیادوں پر میڈم لائلہ کا ادارہ کام کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میڈم لائلہ کا دارالحکومت کے امراء

میں شمار ہوتا تھا۔

" ایک ایسا کام سامنے آیا ہے جس کے لئے مجھے آپ سے پرسنلی ملنا پڑا ہے"...... میڈم لائلہ نے جواب دیا اور پھر سامنے والی کرسی بیٹھ گئی۔ سیٹھ اعظم نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور مشروبات بھجوانے کا آرڈر دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ملازم ٹرے میں مشروب کا ایک گلاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے انتہائی احترام سے گلاس میڈم لائلہ کے سامنے رکھ دیا۔

" آپ نہیں لیں گے سیٹھ صاحب"...... میڈم لائلہ نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے ڈاکٹر نے پابند کیا ہوا ہے"...... سیٹھ اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا تو میڈم لائلہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مشروب کا گلاس اٹھا کر اس میں سے ایک گھونٹ لے کر اس نے گلاس واپس میز پر رکھا اور میز پر موجود ٹشو پیپر باکس میں سے ایک ٹشو نکال کر اس نے بڑے نزاکت بھرے انداز میں ہونٹوں کو صاف کیا۔ سیٹھ اعظم خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" انٹرنیشنل میرج بیورو کے مالک آپ ہیں ناں"...... میڈم لائلہ نے کہا تو سیٹھ اعظم بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی خیال آیا کہ میڈم لائلہ بھی کسی سپیشل کیس کے سلسلے میں آئی ہے۔

" جی ہاں"...... سیٹھ اعظم نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انٹرنیشنل میرج بیورو نے چند ماہ قبل خصوصی اشتہارات

اخبارات میں دیئے تھے جن کے مطابق ان کے پاس ایکریمیا میں کام کرنے والے اعلیٰ خاندانوں کے لڑکوں کے رشتے موجود تھے۔ کیا آپ کو علم ہے"...... میڈم لائلہ نے کہا۔

" یہ کام میرا مینجر کرتا ہے میڈم۔ مجھے ذاتی طور پر علم نہیں ہے کیونکہ میں تو کبھی کبھار ہی اپنے کسی ادارے میں جاتا ہوں۔ آپ کو تو علم ہے کہ میرے دس مختلف بزنس ہیں اور ان سب کو میں یہاں اپنے ذاتی آفس سے ہی کنٹرول کرتا ہوں۔ اس لئے آپ برائے مہربانی کھل کر بات کریں کہ آپ کو کیا پرابلم ہے۔ اگر میرے بس میں ہوا تو میں ہر صورت آپ سے تعاون کروں گا"...... سیٹھ اعظم نے جواب دیا۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ جو خیال اس کے ذہن میں آیا ہے وہ درست ہے۔ میڈم لائلہ کسی سپیشل کیس کے سلسلے میں آئی ہے۔

" سیٹھ اعظم۔ انتہائی حیرت انگیز واردات ہوئی ہے"...... میڈم لائلہ نے کہا۔

" واردات۔ کیسی واردات"...... سیٹھ اعظم نے چونک کر کہا۔

" آپ کے اس میرج بیورو کے ذریعے جس لڑکی کی شادی ہوئی ہے وہ لڑکی غائب کر دی گئی ہے"...... میڈم لائلہ نے کہا۔

" غائب کر دی گئی ہے۔ کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا میڈم"...... سیٹھ اعظم نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میرے ادارے کے ایک اسسٹنٹ مینجر ہیں ان کا نام سرفراز
خان ہے۔ انتہائی شریف اور خاندانی آدمی ہیں۔ ان کی تین لڑکیاں
ہیں جن میں سے دو کی شادیاں تو یہاں پاکیشیا میں ہوئیں جبکہ
تیسری لڑکی جس کا نام ثمینہ ہے اس کی شادی کے لئے سرفراز خان
پریشان رہتے تھے کہ انہوں نے انٹرنیشنل میرج بیورو کا اشتہار پڑھا۔
انٹرنیشنل میرج بیورو کی شہرت ٹھیک تھی اس لئے انہوں نے وہاں
رابطہ کیا تو انہیں چار لڑکوں کے کوائف اور تصویریں دی گئیں جن
میں سے ایک لڑکا ہاشم انہیں پسند آ گیا۔ ہاشم کے والدین یہاں
دارالحکومت کے ایک پوش علاقے میں رہتے تھے جبکہ ہاشم خو
ناراک میں کسی کمپنی میں سیلز مینجر تھا۔ سرفراز خان اس لڑکے ک
والدین سے ملے۔ ہاشم اپنے والدین کا اکلوتا لڑکا تھا۔ پھر ہاشم بھ
یہاں آ گیا۔ اس سے بھی ملاقات ہوئی۔ سرفراز خان نے ایکریمیا م
اپنے دوستوں کے ذریعے بھی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس ک
بعد شادی طے ہو گئی۔ شادی میں مجھ سمیت سارے سٹاف ن
شرکت کی۔ میں بھی ہاشم خان سے ملی تھی۔ وہ واقعی اچھا لڑکا تھا
بہرحال شادی کے کچھ روز بعد ہاشم خان اپنی بیوی کو لے کر ناراک
چلا گیا۔ ایک دو بار اس لڑکی کا فون بھی آیا۔ وہ بے حد خوش و خ
تھی لیکن اس کے بعد اچانک فون آنا بند ہو گیا۔ سرفراز خان نے ا
پتے پر رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہاشم کی سروس عارضی بنیاد پر تھی ا
وہ سروس چھوڑ گیا ہے۔ جس پتے پر ان کی رہائش تھی وہاں سے ب

پتہ چلا کہ وہ وہاں صرف ایک ماہ کے لئے آیا تھا اور پھر رہائش چھوڑ کر
چلا گیا ہے۔ اس کے والدین سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس
کے والدین بھی اچانک کسی کو بتائے بغیر ایکریمیا چلے گئے ہیں اور
کسی کو ان کے پتے کا علم نہیں ہے تو سرفراز خان بے حد پریشان
ہوا۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے ایکریمیا میں اپنے دوستوں
سے کہا کہ وہ اس لڑکی اور ہاشم کو ٹریس کریں لیکن وہ ٹریس نہ ہو
سکے جس پر میرے کہنے پر وہاں پولیس کی مدد بھی لی گئی لیکن پولیس
بھی ان کی تلاش میں ناکام رہی۔ البتہ پولیس کی انکوائری سے یہ
معلوم ہو گیا کہ لڑکی ایکریمیا پہنچی ضرور ہے لیکن اس کے بعد وہ کہاں
گئی۔ اسے زمین کھا گئی یا آسمان۔ کسی کو کچھ علم نہیں ہو سکا۔ نہ ہی
وہ ہاشم ٹریس ہو سکا ہے اور نہ اس کے والدین۔ میں اس لئے آپ کے
پاس خود آئی ہوں کہ آپ اپنے مینجر سے کہیں کہ وہ ان لوگوں کو
ٹریس کرے جنہوں نے اس سے رابطہ کیا تھا۔ اس طرح شاید اس
لڑکی کا کوئی کلیو مل جائے"...... میڈم لائلہ نے تفصیل بیان کرتے
ہوئے کہا۔

"میں آپ کے سامنے بات کرتا ہوں۔ مجھے یہ سب سن کر بے حد
افسوس ہوا ہے۔ گو شادی کے بعد ہمارا کوئی لنک نہیں رہتا لیکن
بہرحال یہ ہے انتہائی افسوس ناک بات"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور
پھر رسیور اٹھا کر اس نے پرسنل سیکرٹری سے کہا کہ وہ چوہدری اصغر
سے بات کرائے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیٹھ اعظم

نے نہ صرف رسیور اٹھالیا بلکہ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا جبکہ اس
دوران میڈم لائلہ شربت کا گھونٹ لیتی اور ہر گھونٹ کے بعد ٹشو
پیپر سے ہونٹ صاف کرتی رہی۔

"یس"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"چوہدری اصغر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے
چوہدری اصغر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چوہدری اصغر۔ ورائٹی امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن کی مالک
محترمہ میڈم لائلہ اس وقت میرے آفس میں موجود ہیں۔ ان کے
ایک اسسٹنٹ مینجر سرفراز خان کی بیٹی ثمینہ کی شادی ہمارے میرج
بیورو کے ذریعے ہوئی۔ لڑکا ناراک میں کسی کمپنی میں ملازم تھا اور
اس کے والدین یہاں کسی پوش علاقے میں رہتے تھے۔ لڑکے کا نام
ہاشم تھا۔ اس شادی کے بعد ناراک سے وہ لڑکا اور لڑکی دونوں
غائب ہو گئے ہیں۔ وہاں کی پولیس بھی ان کا سراغ نہیں لگا سکی
یہاں سے اس لڑکے کے والدین بھی ایکریمیا چلے گئے اور ان کا بھی
پتہ نہیں چل رہا۔ تم اپنے پرانے کاغذات سے معلوم کرو کہ کس
ذریعے سے اس لڑکے کا رشتہ بیورو کے پاس آیا تھا۔ شاید کوئی ایسی
بات سامنے آسکے جس سے اس لڑکی کو تلاش کرنے میں مدد کی جائے
میں میڈم لائلہ کی مدد ہر صورت میں کرنا چاہتا ہوں"۔ سیٹھ اعظم
نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی چیک کر کے آپ کو دوبارہ کال

کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور سیٹھ
اعظم نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے کہ یہ دونوں آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... سیٹھ
اعظم نے کہا۔

"یہی بات تو کسی کی سمجھ میں نہیں آرہی۔ پولیس نے تو یہاں
تک چیکنگ کی ہے کہ وہ لڑکی ہو سکتا ہے ناراک سے باہر گئی ہو
لیکن ایئرپورٹ پر اس کی آمد کا ریکارڈ تو موجود ہے لیکن واپسی کا نہیں
ہے۔ اس کے علاوہ بس اڈے، ریلوے اور سب جگہوں سے
معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اشتہارات دیئے
گئے ہیں لیکن کسی نے کوئی اطلاع نہیں دی"...... میڈم لائلہ نے
جواب دیا اور سیٹھ اعظم نے صرف سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے وہ اب میڈم
لائلہ کو اصل بات تو نہ بتا سکتا تھا۔ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ لڑکی
کہاں پہنچ چکی ہے اور لڑکا کہاں ہو گا اور کس روپ میں ہو گا۔ تھوڑی
دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیٹھ اعظم نے رسیور اٹھا لیا اور ساتھ
ہی ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"چوہدری اصغر بول رہا ہوں سیٹھ صاحب"...... دوسری طرف
سے چوہدری اصغر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کچھ معلوم ہوا"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"جناب میں نے فائل نکلوائی ہے۔ یہ رشتہ اس لڑکے ہاشم کے

والدین نے خود ہم تک پہنچایا تھا۔ وہ اپنے لڑکے کی شادی یہاں پاکیشیا میں کسی خاندانی لڑکی سے کرنا چاہتے تھے۔ انہیں خدشہ تھا کہ ان کا لڑکا کہیں ایکریمیا میں کسی غیر مسلم لڑکی سے شادی نہ کر لے۔ اس کے بعد سرفراز خان آئے اور انہوں نے رشتہ پسند کیا اور پھر فریقین کے والدین کے درمیان آپس میں کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ اس کے بعد شادی طے ہو گئی۔ شادی میں ہمارے ادارے کی طرف سے بھی شرکت کی گئی اور دولہا دلہن کو پھولوں کے تحفے دیئے گئے۔ اس کے بعد ہمارا ان سے کوئی لنک نہیں رہا اور نہ ہی رہ سکتا تھا کیونکہ ہمارے قوانین کے تحت ہماری فائل کلوز ہو چکی تھی"...... چوہدری اصغر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بتائیں میڈم لائلہ۔ مزید میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ سیٹھ اعظم نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ بہرحال آپ نے جو کچھ کیا ہے یہی بہت ہے۔ اب مجھے اجازت"...... میڈم لائلہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور سیٹھ اعظم نہ صرف اس کے استقبال کے لئے اٹھا بلکہ اسے دروازے تک چھوڑنے بھی گیا۔ میڈم لائلہ کے جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔

"چوہدری اصغر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چوہدری

اصغر کی آواز سنائی دی کیونکہ سیٹھ اعظم نے اس کے خصوصی نمبروں پر کال کی تھی۔

"سیٹھ اعظم بول رہا ہوں چوہدری اصغر۔ یہ سب معاملات تو تیزی سے خراب ہو رہے ہیں۔ پہلے تو ایسا نہیں ہوا تھا۔ اس بار کیا ہوا ہے"...... سیٹھ اعظم نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیٹھ صاحب۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے ہاتھ صاف ہیں۔ ریکارڈ بھی صاف ہے۔ یہ لوگ لاکھ سر ٹکرائیں نہ یہ لڑکی تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ لڑکے تک اور نہ ہی لڑکے کے والدین تک۔ آپ تو جانتے ہی ہیں۔ اصل میں اس بار زیادہ تعداد میں سپیشل مال کی ڈیلیوری ہوئی ہے اس لئے زیادہ لوگ پریشان ہوئے ہیں۔ پہلے تو اکا دکا کیس ہوتے تھے اس لئے ہمیں پتہ ہی نہ چلتا تھا لوگ رو دھو کر خاموش ہو جاتے تھے"...... چوہدری اصغر نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اب میں بھی خیال رکھوں گا کہ بیک وقت زیادہ تعداد میں سپلائی نہیں ہونی چاہئے۔ او کے"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اس کے کلب جانے کا وقت ہو گیا تھا۔

عمران نے کار اس کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے روکی جسے فو
ستارز کے ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا گیا تھا۔ اس نے ہارن دیا تو کوٹھی
چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ یہ منظور تھا جسے صدیقی
نے حال ہی میں ہیڈ کوارٹر میں بطور ملازم رکھا تھا۔ عمران اس سے
کئی بار مل چکا تھا۔ اس لئے وہ عمران کو بخوبی جانتا تھا۔ اس ۔
عمران کو دیکھ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس
کر پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا ا
عمران کار اندر لے گیا۔ برآمدے میں اس کے استقبال کے لئے ف
ستارز موجود تھے کیونکہ عمران صدیقی کی کال پر ہی یہاں آیا تھا
ظاہر ہے عمران کی سپورٹس کار کے ہارن کی آواز وہ نہ صرف پہچا
تھے بلکہ ان تک یہ آواز پہنچ بھی گئی تھی۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا تم چاروں کا تبادلہ ہو گیا ہے"...... سلام

کے بعد عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تبادلہ۔ کیا مطلب۔ کیسا تبادلہ"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سب مصافحہ کرنے کے بعد اب سٹنگ روم کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میرا مطلب ہے کہ پہلے تم فور سٹارز کے چیف تھے اور یہ تینوں ممبرز۔ لیکن اب تم چاروں برآمدے میں بطور استقبالیہ کارکن کھڑے نظر آ رہے ہو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جب بڑا سٹار آجائے تو بے چارے چھوٹے سٹارز کو استقبال تو کرنا ہی پڑتا ہے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بڑا سٹار تو دم دار ہی ہو سکتا ہے لیکن مجھے تو تم میں سے کسی کی دم نظر نہیں آ رہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہ سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ اب سٹنگ روم میں پہنچ کر کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"عمران صاحب معاملہ بے حد الجھ گیا ہے۔ لگتا ہے کوئی گہری اور بھیانک سازش معصوم لڑکیوں کے خلاف ہو رہی ہے"...... یکلخت صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی سازش"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے انٹرنیشنل میرج بیورو کے بارے میں خفیہ طور پر مکمل انکوائری کی ہے۔ اس کے ریکارڈ کیپر کو بھاری دولت دے کر اس

میرج بیورو کے تمام ریکارڈ کا بھی معائنہ کیا ہے۔ اس کے مینجر چوہدری اصغر اور دیگر عملے کے بارے میں بھی چھان بین کی ہے۔ اس کے مالک سیٹھ اعظم کے بارے میں بھی تمام معلومات حاصل کی ہیں۔ بظاہر ریکارڈ بالکل صاف ہے۔ معاملات بھی بظاہر صاف اور سیدھے ہیں لیکن اس چوہدری اصغر کے پاس اتنی دولت موجود ہے جتنی بطور ملازم اس کے پاس نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ ایک بات ہمارے نوٹس میں آئی ہے کہ چند ماہ پہلے اس میرج بیورو سے بیرون ملک میں کام کرنے والے پاکیشیائی لڑکوں کے رشتوں کے سلسلے میں خصوصی اشتہارات دیئے گئے تھے۔ آغا قادر کی لڑکی کا کیس بھی اس اشتہار کے سلسلے میں شامل ہے اور ہم نے ریکارڈ سے معلومات حاصل کر کے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہیں اس کے مطابق دس رشتے ہوئے اور دس کے دس رشتوں میں نہ صرف لڑکیاں غائب ہو چکی ہیں بلکہ لڑکے بھی غائب ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان لڑکوں کے والدین جو یہاں پاکیشیا میں رہتے تھے وہ بھی غائب ہو چکے ہیں لیکن بظاہر اس میرج بیورو کا اس سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ لیکن میری چھٹی حس کہتی ہے کہ اس چوہدری اصغر یا اس سیٹھ اعظم کا کسی نہ کسی طریقے سے اس میں ہاتھ ضرور ہے اور ان لڑکیوں کو باقاعدہ ایک سازش اور سکیم کے تحت غائب کیا گیا ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ اس چوہدری اصغر کو اغوا کر کے یہاں لایا جائے اور اس سے جبراً پوچھ گچھ کی جائے لیکن پھر میں نے اس لئے

ارادہ بدل دیا کہ اگر وہ ملوث نہ بھی نکلا تب بھی اسے ہلاک کرنا پڑے گا اور میں نہیں چاہتا کہ کسی بے گناہ کو ہلاک کیا جائے۔ اس لئے ہم نے سوچا ہے کہ آپ سے مشورہ کر لیا جائے“...... صدیقی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

” دس لڑکیاں اکٹھی غائب ہیں۔ ویری بیڈ۔ سلیمان نے جس لڑکی کی گمشدگی کی نشاندہی کی تھی اس کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

” اس کا بھی کیس ایسا ہی ہے جیسے یہ دس کیس ہیں۔ سب کچھ غائب ہے۔ نہ لڑکی۔ نہ لڑکا اور نہ لڑکے کے والدین۔ کسی کا کچھ پتہ نہیں چل رہا“...... صدیقی نے جواب دیا۔

” لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ میرج بیورو کا اس میں کیا کردار ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے دونوں فریقین کے والدین ایک دوسرے سے ملتے ہوں گے۔ ایک دوسرے کے بارے میں تمام چھان بین مکمل کی جاتی ہو گی اس کے بعد رشتہ ہوتا ہو گا۔ پھر شادی باقاعدہ ہوتی ہے اس کے بعد لڑکی کے کاغذات تیار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ایکریمیا جاتی ہے پھر وہاں سے لڑکی اور لڑکا دونوں غائب ہو جاتے ہیں اور یہاں لڑکے کے والدین غائب ہو جاتے ہیں جبکہ شادی کے بعد میرج بیورو کا عمل دخل تو ختم ہو جاتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی۔ البتہ نعمانی نے ایک بات کی

ہے جو غور طلب ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران چونک کر نعمانی کی طرف دیکھنے لگا۔

" عمران صاحب۔ میں ان دس گمشدہ لڑکیوں میں سے دو لڑکیوں کے والدین سے ملا ہوں۔ میں نے ان لڑکیوں کی تصویریں بھی دیکھی ہیں اور ان کے والدین کی بھی۔ مجھے اچانک شک سا ہوا ہے کہ دونوں لڑکوں کے والدین قدوقامت میں ایک جیسے ہیں اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ دس کے دس لڑکے اپنے والدین کے اکلوتے لڑکے تھے اس لیئے میرا خیال ہے کہ کہیں یہ والدین کا ڈرامہ تو نہیں۔ ایک ہی فیملی میک اپ کر کے اور رہائش بدل کر یہ سب کچھ کر رہی ہو"...... نعمانی نے کہا۔

" لیکن ہر بار وہ نیا لڑکا کہاں سے پیدا کر لیتے ہوں گے۔ وہ بھی نوجوان اور ایکریمیا میں ملازم"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ نعمانی کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم نے شاید چیف کو ان لڑکوں کے کوائف بھیجے ہیں تاکہ وہ ایکریمیا سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ شاید وہاں سے کوئی کلیو مل جائے"...... عمران نے کہا۔

" بھیجے ہیں لیکن انہوں نے بتایا ہے کہ فارن ایجنٹس انہیں ٹریس نہیں کر سکے بلکہ کئی لڑکیوں کے والدین خاصے بااثر اور کھاتے پیتے لوگ ہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر ایکریمین پولیس سے بھی رابطہ کیا

ہے۔ ایکریمین پولیس نے بھی وہاں تفصیلی انکوائریاں کی ہیں لیکن کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

" اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز مسئلہ ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال برق کے کوندے کی طرح چمکا اور وہ چونک پڑا۔

" کیا ہوا۔ کوئی خاص خیال آگیا ہے آپ کو"...... صدیقی نے اسے اس طرح چونکتے دیکھ کر کہا۔

" ہاں۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ میرج بیورو والوں نے آخر انہی دس لڑکوں کے سلسلے میں خصوصی اشتہارات کیوں دیئے جو دسوں کے دسوں مع بیگمات اور والدین کے غائب ہو گئے ہیں۔ لازماً اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

" آپ کا مطلب ہے کہ ہم اس چوہدری اصغر پر ہاتھ ڈال دیں"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ اب اس پر ہاتھ ڈالنا پڑے گا لیکن تم یہ کام نہ کرو۔ یہ کام ٹائیگر کرے گا اور اس سے پوچھ گچھ میں خود کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

" ٹائیگر کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو گا جبکہ ہم نے اس کی تمام مصروفیات کے بارے میں معلومات حاصل کر رکھی ہیں۔

البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم میک اپ میں اسے اغوا کریں اور اسے بے ہوش کر کے یہاں لایا جائے۔ پھر اس سے پوچھ گچھ کے بعد اگر وہ بے قصور ہو گا تو اسے بے ہوش کر کے واپس پہنچایا جا سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت وہ کہاں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس وقت وہ پیراڈائز کلب میں ہو گا۔ وہ وہاں باقاعدگی سے جاتا ہے۔ وہاں سے اسے آسانی سے اغوا بھی کیا جا سکتا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور اسے لے آؤ۔ میں یہیں موجود ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"میں اور چوہان جا کر اسے لے آئیں گے۔ آپ یہاں بیٹھیں"...... نعمانی نے کہا اور پھر صدیقی کے سر ہلانے پر وہ دونوں اٹھے اور باہر چلے گئے۔

"عمران صاحب ان لڑکیوں کو آخر غائب کر کے کہاں بھیجا جاتا ہو گا۔ کیا کیا جاتا ہو گا ان کے ساتھ۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہو گا یا کسی قحبہ خانے میں پہنچا دیا جاتا ہو گا۔ لیکن کیوں اور پھر وہ لڑکیاں پڑھی لکھی باشعور ہیں۔ وہ کسی نہ کسی انداز میں پولیس سے تو رابطہ کر سکتی ہیں لیکن کسی نے بھی پولیس سے رابطہ نہیں کیا"۔ صدیقی نے کہا۔

"اگر ایک بھی لڑکی رابطہ کر لیتی تو ساری صورت حال سامنے نہ آ جاتی۔ بہرحال دیکھو کچھ نہ کچھ تو ہوتا ہی ہے"...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بھی میک اپ کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ ماسک میک اپ کروں گا۔ تم بھی کر لو"...... عمران نے کہا اور صدیقی نے خاور سے ماسک میک اپ باکس لانے کا کہہ دیا۔

"اپنے ملازم کو بتا دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پولیس کو فون کر دے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ ان معاملات میں اب خاصا ٹرینڈ ہو چکا ہے اس لئے بے فکر رہیں"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔ خاور ماسک میک اپ باکس لے آیا اور پھر عمران سمیت ان تینوں نے ماسک اپنے چہروں پر چڑھا لئے۔ صدیقی نے منظور کو بلا کر اسے چائے لانے کا کہہ دیا۔ منظور شاید ان کے میک اپ کرنے کا عادی ہو چکا تھا اس لئے اس نے ان کے بدلے ہوئے چہروں کے باوجود کسی حیرت کا اظہار نہ کیا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد چائے سرو کر دی گئی اور وہ تینوں چائے پینے میں مصروف ہو گئے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد گاڑی کی آواز سنائی دی اور خاور اٹھ کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور کے ساتھ نعمانی اور چوہان اندر داخل ہوئے ان کے چہروں پر ماسک میک اپ تھا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... صدیقی نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم اسے بے ہوش کر کے عقبی راستے سے لے آئے ہیں"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"آؤ۔ اب اس سے دو باتیں کر لیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کوٹھی کے نیچے تہہ خانے میں باقاعدہ ایک ٹارچر روم بنایا گیا ہے جس میں راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور لازماً چوہدری اصغر کو وہیں رکھا گیا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس تہہ خانے میں داخل ہوا تو وہاں ایک کرسی پر ایک بھاری جسامت کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ عمران سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو نعمانی آگے بڑھا اور اس نے اپنی جیب سے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی آدمی کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے دوبارہ جیب میں ڈال کر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد چوہدری اصغر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ آپ کون ہیں۔ یہ۔ یہ۔ میں"۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی چوہدری اصغر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی بے حد خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"تمہارا نام چوہدری اصغر ہے اور تم انٹرنیشنل میرج بیورو کے مینجر ہو"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ میں تو کلب میں تھا۔ پھر اچانک بے ہوش ہو گیا۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم۔ کیا چاہتے ہو"...... چوہدری اصغر نے انتہائی گھبرائے ہوئے بلکہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ادارے نے دس مقامی لڑکیوں کی شادیاں طے کرائیں اور دس کی دس ایکریمیا جا کر غائب ہو گئیں۔ جن لڑکوں سے ان کی شادیاں ہوئیں وہ بھی غائب ہو گئے اور ان کے والدین جو پاکیشیا میں رہتے تھے وہ بھی غائب ہیں۔ بولو یہ سب کیا ہے۔ کیوں ایسا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے"...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے کیا معلوم۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے۔ ہم نے تو صرف شادیاں کرائی ہیں۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... چوہدری اصغر نے کہا لیکن عمران اس کے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

"سنو۔ تم ایک کاروباری آدمی ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جب انسانی جسم پر کوڑے برستے ہیں، جب آنکھیں نکالی جاتی ہیں، ناخن نوچے جاتے ہیں، زخموں پر نمک اور مرچیں بھری جاتی ہیں تو کس قدر ہولناک تکلیف ہوتی ہے اور اگر تم نے سچ سچ نہ بتایا تو یہ

سب کچھ ابھی اور اسی وقت تم پر گزرے گا اس لئے تمہاری بہتری ا
میں ہے کہ تم سچ سچ بتا کر اپنے آپ کو محفوظ کر لو۔ تمہیں نہ صرف
کچھ نہیں کہا جائے گا بلکہ زندہ چھوڑ دیا جائے گا اور اصل آدمیوں
ہاتھ ڈالا جائے گا۔ بولو۔ سچ بول دو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں"۔ عمرا
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو چوہدری اصغر نے باقاعدہ کانپنا شروع
دیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم حکومت کے آدمی ہو"...... چوہدر
اصغر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی انتہائی خوفزدہ نظر آ ر
تھا۔

"اگر ہم حکومت کے آدمی ہوتے تو اب تک تمہارے جسم ک
تمام ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں۔ ہمیں پرائیویٹ طور پر ہائر کیا گیا
اسی لئے تو ہم تم سے نرم انداز میں باتیں کر رہے ہیں لیکن اگر تم
کچھ چھپایا یا جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو پھر تمہارا حشر اس قد
عبرتناک ہو گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی ر
گی"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ سردی موجود تھی۔

"مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ خدا کے لئے مجھے کچھ نہ کہو
مم۔ میں بے قصور ہوں"...... چوہدری اصغر نے انتہائی خوفزدہ
لہجے میں کہا۔

"بولو۔ ورنہ"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"اوہ۔ وہ۔ سس۔ سس۔ اوہ۔ اوہ"...... چوہدری اصغر کی گرد

ٹیڑھی ہو گئی اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ عمران بجلی کی سی تیزی
سے اٹھ کر اس کی طرف لپکا لیکن بے سود۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ صدیقی،
اور اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے
چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"ختم ہو گیا۔ یہ تو بہت گہرا سلسلہ ہے"...... عمران نے واپس
مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا اس نے خودکشی کی ہے۔ مگر کیسے"...... صدیقی نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس بے چارے میں خودکشی کرنے کی بھی ہمت نہیں
تھی۔ اس کے اندر الیکٹرو بم پھٹا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی
اور دوسرے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"الیکٹرو بم اور اس کے اندر۔ کیا مطلب۔ یہ تو عام سا آدمی
تھا"...... صدیقی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ یہ اب عام سا سلسلہ نہیں رہا۔ یہ
بین الاقوامی سطح کی سازش ہے۔ الیکٹرو بم کسی عام آدمی کے اندر نہ
کوئی رکھتا ہے اور نہ رکھنا جانتا ہے۔ یہ بے حد ایڈوانس اور مہنگی
ڈیوائس ہے"...... عمران نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ الیکٹرو بم کیا ہوتا ہے۔ یہ تو اچانک ہلاک ہو گیا ہے۔ بم
پھٹتا تو اس کے جسم کے پرزے اڑ جاتے"...... خاور نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلے دور میں واقعی ایسے الیکٹرو بم ہوتے تھے جس کے پھٹنے
جسم کے پرزے اڑ جاتے تھے لیکن اب جدید دور میں ایسا نہیں ہو
اب تو مکھی کے سر سے بھی سینکڑوں گنا چھوٹے الیکٹرو بم ایجاد ہو
ہیں۔ انہیں دل کے قریب ایسی جگہ کھال کے اندر رکھ دیا جاتا
کہ باہر سے محسوس تک نہیں ہوتا۔ البتہ اس کی الیکٹرک ریز
لاشعور کے ساتھ خصوصی انداز میں جوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے ہی یہ آد
کوئی خاص بات بتانے کے بارے میں سوچتا ہے تو بم کو مطل
الیکٹرک ریز مہیا ہو جاتی ہیں اور یہ پھٹ کر دل کو فوری طور پر نا
کر دیتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو خود بھی ا
بارے میں معلوم نہیں تھا ورنہ یہ کبھی خاص بات بتانے پر آمادہ
ہوتا"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یہ کسی ایسے آدمی کا نام ب
چاہتا تھا جو حرف سین سے شروع ہوتا ہے جیسے سعید۔ سیف
وغیرہ"...... صدیقی نے کہا۔

" کوئی انگریزی نام بھی تو ہو سکتا ہے۔ جیسے سمتھ"...... نعما
نے کہا۔

" ہونے کو تو صدیقی بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو ک
بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" یہ انتہائی اہم مہرہ تھا جو ضائع ہو گیا۔ اب کیا کیا جائے"۔ چ
لمحوں بعد صدیقی نے کہا۔

" میرج بیورو کے مالک کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا نام بتایا تھا تم
نے"...... عمران نے کہا۔

" سیٹھ اعظم"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک
پڑا۔

" اوہ۔ کہیں یہ سیٹھ اعظم کا نام تو نہیں لینا چاہتا تھا"۔ عمران
نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن جو معلومات میں نے حاصل کی ہیں
اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیٹھ اعظم کا میرج بیورو کے کاموں سے براہ
راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے بے شمار مختلف ٹائپ کے
بزنس ہیں۔ ادارے ہیں۔ اس نے اپنی کوٹھی سے ملحق علیحدہ اپنا
آفس بنایا ہوا ہے جس میں بیٹھ کر وہ فون کے ذریعے تمام اداروں
سے رپورٹس وغیرہ لیتا اور احکامات دیتا رہتا ہے اور میرج بیورو اس کا
سب سے کم حیثیت کا ادارہ ہے"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

" بہرحال اس کی نگرانی بھی کراؤ اور اس کے فون بھی ٹیپ
کراؤ۔ شاید کوئی بات سامنے آجائے"...... عمران نے کہا اور صدیقی
نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" نعمانی تم نے جو خدشہ ظاہر کیا ہے کہ وہ دونوں کیسز میں
لڑکوں کے والدین کے قدوقامت ملتے جلتے ہیں اس پر بھی ہمیں کام
کرنا چاہیئے۔ اس لئے تم جا کر ان دس کیسز اور سلیمان کے ہمسائے

کے کیس میں لڑکے، لڑکیوں کے ساتھ ساتھ ان لڑکوں کے والدین کی تصویریں بھی حاصل کرو۔ شاید اس طرح کوئی کلیو سامنے جائے"....... عمران نے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" عمران صاحب۔ اب اس چوہدری اصغر کی لاش کا کیا کیا جائے"۔ صدیقی نے کہا۔

" اٹھوا کر کسی ویران جگہ پر رکھوا دو اور کیا کیا جا سکتا ہے" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار آغا قادر کی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی چوہدری اصغر کی اس انداز میں موت سے یہ بات بہرحال طے ہو گئی تھی کہ یہ سب کوئی بڑی اور گہری سازش ہے اور اب وہ آغا قادر سے اس سلسلے میں تفصیلی بات چیت کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آغا قادر کے چھوٹے سے ڈرائینگ روم میں موجود تھا اور آغا قادر کی امید بھری نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

" عمران صاحب۔ آپ نے تو کہا تھا کہ جلد ہی میری بیٹی غزالہ کا پتہ چل جائے گا۔ ہم تو اسی آس پر جی رہے ہیں"....... آغا قادر نے کہا۔

" آغا صاحب اس سلسلے میں اعلیٰ حکومتی سطح پر خفیہ طور پر کام ہو رہا ہے۔ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ یہ گمشدگیاں اتفاقی نہیں ہیں بلکہ کسی گہری سازش کا نتیجہ ہیں اور آپ اکیلے اس مسئلے سے دوچار نہیں ہیں بلکہ آپ کے ساتھ فی الحال دس اور خاندان بھی سامنے آئے ہیں جن کے ساتھ بالکل ویسا ہی ہوا ہے جیسا آپ کے ساتھ ہوا ہے اور

نجانے مزید کتنے ایسے کیسز ہوں گے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ غزالہ صرف آپ کی بیٹی نہیں میری بھی بہن ہے۔ میں انشاء اللہ اسے ڈھونڈ نکالوں گا"....... عمران نے کہا تو آغا قادر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" اللہ تعالیٰ آپ کی زبان مبارک کرے عمران صاحب۔ آپ کی اس بات نے نہ صرف میرا حوصلہ بڑھا دیا ہے بلکہ دروازے کے پیچھے موجود غزالہ کی ماں کا حوصلہ بھی یقیناً بڑھ گیا ہو گا۔ میں تو صرف آپ کا شکریہ ادا کر سکتا ہوں لیکن اس نیکی کی اصل جزا آپ کو اللہ تعالیٰ دے گا"....... آغا قادر نے انتہائی جذباتی سے لہجے میں کہا۔

" یہ ہم سب کا فرض ہے آغا صاحب کہ اس خوفناک اور بھیانک سازش کو نہ صرف ٹریس کریں بلکہ اس کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا جائے"....... عمران نے کہا اور آغا قادر نے بے اختیار اثبات میں سرہلا دیا۔

" آغا صاحب آپ ایک بار پھر وہ تصاویر مجھے دکھائیں جن میں خاص طور پر آپ کا داماد رضا احمد اور اس کے والدین موجود ہیں"۔ عمران نے کہا تو آغا قادر سرہلاتے ہوئے اٹھے اور اندرونی کمرے میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک لفافہ موجود تھا۔ اس نے لفافے میں سے تصویریں نکال کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیں۔ عمران نے ایک ایک کر کے تمام تصویروں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک ایک تصویر کو دیکھتے ہوئے وہ

چونک پڑا۔ اس کی نظریں تصویر پر جیسے جم سی گئی تھیں۔

"کیا کوئی خاص بات ہے عمران صاحب"...... آغا قادر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ ایک خاص بات مجھے نظر آئی ہے لیکن یہ بات آپ کو سمجھ نہیں آسکے گی۔ بہرحال یہ تصویر میں ساتھ لے جا رہا ہوں۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ بے شک لے جائیں لیکن عمران صاحب آپ نے یہ نہیں بتایا کہ کون سا محکمہ میری بیٹی کے کیس پر کام کر رہا ہے۔ مجھ سے تو ابھی تک کسی نے رابطہ نہیں کیا"...... آغا قادر نے کہا۔

"ایک خصوصی خفیہ محکمہ ہے سے عرف عام میں سپیشل پولیس کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک آدمی نعمانی آپ کے پاس یہ تصویریں لینے آئے گا۔ آپ اسے میرا نام بتا دیں کہ تصویر وہ لے گیا ہے اور اگر میر پہلے اس سے رابطہ ہو گیا تو میں اسے کہہ دوں گا۔ اب مجھے اجازت دیں اور بے فکر رہیں۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ضرور کرم کرے گا"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو آغا قادر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے تصویر اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر شکنیں پڑی ہوئی تھیں۔

"خیریت عمران صاحب۔ آپ کچھ زیادہ ہی الجھے ہوئے نظر آ رہے

ہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"ان لڑکیوں کے کیس کے سلسلے میں ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔ میں ذرا لیبارٹری میں کچھ کام کر لوں۔ تم اس دوران میرے لئے چائے تیار کرو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی تو بلیک زیرو نے چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھ دی۔

"آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ مسئلہ حل ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"حل تو نہیں ہوا البتہ جو الجھن تھی وہ دور ہو گئی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چائے کی پیالی اٹھا کر اس نے ایک گھونٹ لیا۔

"کیا الجھن تھی۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ تصویر دیکھو۔ اس میں آغا قادر کا داماد اور اس کے والدین نظر آ رہے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ یہ دونوں ماسک میک اپ میں ہیں کیونکہ ان میں سے اس مرد کے کان کے قریب کنپٹی کے پاس موجود لکیر بتا رہی تھی کہ یہ ماسک میک اپ میں ہے لیکن یہ عام سے لوگ ہیں اس لئے مجھے الجھن ہو رہی تھی کہ یہ اس قدر ماہرانہ انداز میں میک اپ کیسے کر سکتے ہیں۔ اس الجھن کو دور کرنے کے لئے میں نے

لیبارٹری میں جا کر اس تصویر کو چار گنا انلارج کیا تو یہ بات طے ہو
گئی کہ میرا خدشہ درست تھا۔ ان دونوں میاں بیوی نے بڑے
ماہرانہ انداز میں ماسک میک اپ کیا ہوا ہے اور اب مجھے نعمانی پر
رشک آ رہا ہے کہ اس نے اس بارے میں پہلے ہی سوچ لیا تھا لیکن
میں نے اسے مذاق میں ٹال دیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"نعمانی نے کیا کہا تھا"...... بلیک زیرو نے تصویر اٹھا کر اسے
غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے صدیقی کی کال پر فور سٹارز کے
ہیڈ کوارٹر جانے اور وہاں ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ
چوہدری اصغر کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ یہ اونچے پیمانے پر کچھ ہو رہا ہے۔
الیکٹرو بم اور اس پینجر کے جسم میں۔ انتہائی حیرت انگیز بات ہے"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی بات نے مجھے چونکا دیا ہے اور اسی وجہ سے مجھے نعمانی
کی بات پر دوبارہ غور کرنا پڑا ہے اور اب اس تصویر نے بتا دیا ہے کہ
نعمانی کا خیال درست تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہی دونوں ان سب لڑکوں کے والدین
بنائے گئے ہیں۔ لیکن کیسے۔ وہ لڑکے کون تھے اور کیوں اس انداز
میں انہوں نے انہیں والدین بنایا"...... بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تانا بانا ابھرا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مکمل
غلط ہو اور ہو سکتا ہے کہ جزوی طور پر درست اور جزوی طور پر غلط
ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پاکیشیائی لڑکیوں کی باقاعدہ اسمگلنگ کی جا رہی ہو۔ ہمارے
موجودہ معاشرے میں لڑکیوں کی شادیاں سماجی مسئلہ بنا ہوا ہے اور
مہنگائی نے اس مسئلے کو مزید گھمبیر بنا دیا ہے۔ ایسے رشتے اول تو ملتے
ہی نہیں اور اگر ملتے ہیں تو بہت کم۔ تم سوچو۔ اس صورت میں اگر
کوئی ایسا رشتہ سامنے آ جائے جس میں خوبصورت بظاہر شریف اور
اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکا ہو اور پھر وہ ایکریمیا میں اعلیٰ درجے کی ملازمت
بھی کرے۔ اپنے والدین کا بھی اکلوتا ہو اور اس کے والدین یہاں
کے کسی پوش علاقے میں رہتے ہوں اور انتہائی شریف اور خاندانی
لوگ ہوں تو پھر لڑکی کا باپ اس رشتے سے کیسے انکار کرے گا جبکہ
لڑکے کا کردار، تعلیم اور اس کی غیر ملک میں رہائش کی تصدیق کر لی
جائے۔ یہ سب کچھ ان کیسوں میں بھی ہو رہا ہے۔ لڑکا شادی کے بعد
اپنی بیوی کو ایکریمیا لے جاتا ہے۔ اس کے بعد اچانک پتہ چلتا ہے
کہ لڑکے کی نوکری عارضی تھی اور رہائش بھی اور لڑکا غائب ہو جاتا
ہے۔ ساتھ ہی وہ لڑکی بھی غائب کر دی جاتی ہے۔ یہاں اس کے
والدین بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ پہلے یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی
لیکن اب اس میک اپ کا پتہ چلنے سے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ سب

باقاعدہ منظم طور پر ہو رہا ہے۔ وہ لڑکا بھی اس گینگ کا رکن ہوتا
ہے اور وہ بھی میک اپ میں ہوتا ہے۔ وہاں عارضی نوکری اور
رہائش کا بندوبست بھی وہ گینگ ہی کرتا ہوگا۔ وہ لڑکا یہاں آتا ہے
اور ان فرضی والدین کا بیٹا بن جاتا ہے۔ پھر باقاعدہ قانونی طور پر
شادی ہوتی ہے اور اس کے بعد لڑکی کو وہاں لے جا کر کسی بھی طرح
کسی ایسی جگہ پہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے نہ وہ کسی سے رابطہ کر سکتی
ہے اور نہ واپس آ سکتی ہے اور نہ اس کا پتہ چلتا ہے۔ اس دوران یہ
فرضی والدین میک اپ تبدیل کر کے اپنی رہائش گاہ بدل لیتے ہیں۔
لڑکا بھی میک اپ ختم کر کے اپنی اصل شکل میں آ جاتا ہوگا جبکہ
لڑکی ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتی ہے۔ یہ ڈرامہ اسی طرح چلتا رہتا
ہے اور لڑکیاں پاکیشیا سے شادی کی بنیاد پر اسمگل ہو کر نجانے کہاں
پہنچ جاتی ہوں گی اور ان کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا"۔ عمران نے کہا تو
بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات
بھی ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ بڑی بھیانک تصویر کھینچی ہے آپ نے اس عجیب سے
جرم کی۔ لیکن عمران صاحب وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ ظاہر ہے اس
پر بے پناہ اخراجات آتے ہوں گے۔ پھر اس کا فائدہ"...... بلیک زیرو
نے کہا۔

"ہاں۔ اخراجات کے باوجود ان سب کو بھاری معاوضہ ملتا ہوگا
اور پھر یہ کام اس قدر اعلیٰ سطح پر ہو رہا ہے کہ انہوں نے چوہدری اصغ

کے جسم میں باقاعدہ الیکٹرو بم نصب کر رکھا تھا"...... عمران نے
جواب دیا۔

"انہیں شاید چوہدری اصغر کی طرف سے خدشہ تھا عمران صاحب
کیونکہ یہ سارا سلسلہ انٹرنیشنل میرج بیورو سے جڑا ہوا ہے۔ چوہدری
اصغر اس کا مینجر تھا اس لئے انہیں خطرہ تھا کہ اگر کبھی اس نے کسی
کو کچھ بتا دیا تو یہ سارا سیٹ اپ سامنے آ جائے گا"۔ بلیک زیرو نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب مجھے خود ایکریمیا جانا ہوگا۔ وہاں سے ہی
ان لڑکیوں کا مزید کلیو مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام میں کر لوں"...... بلیک زیرو نے
کہا۔

"یہ والدین یہاں ہوں گے۔ تم فورسٹارز کے ذریعے انہیں تلاش
کراؤ۔ اگر ان میں سے ایک بھی ہاتھ آ جائے تو سارا معاملہ کھل جائے
گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر اس سیٹھ اعظم کو ٹٹولا جائے تو شاید بات
یہیں بن جائے۔ چوہدری اصغر بہت چھوٹا مہرہ تھا اس لئے وہ سب کچھ
نہ ہوگا اور اگر یہ سلسلہ اس قدر طویل ہے تو پھر لامحالہ اس سیٹھ
اعظم کو اس بارے میں معلومات ہوں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس میک اپ والی تصویر کے سامنے آنے کے بعد
تمہاری بات درست محسوس ہوتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں صدیقی۔ نعمانی نے وہ تصویریں اکٹھی کی ہیں یا نہیں"...... عمران نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا۔

"ابھی اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ کیوں"۔ صدیقی نے پوچھا۔

"آغا قادر سے ان کے داماد کے والدین کی تصویریں لے آیا تھا۔ اس تصویر سے ایک نئی اور حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے۔ تصویر میں موجود والدین دونوں ماسک میک اپ میں ہیں لیکن یہ میک اپ انتہائی ماہرانہ انداز میں کیا گیا ہے اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ اگر نعمانی باقی تصویریں لے آیا ہو تو ان سب کا اس نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ماسک میک اپ میں۔ لیکن کیوں"...... صدیقی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اس کیوں کے جواب میں تو سارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ بہرحال میں تمہارے فلیٹ پر آ رہا ہوں۔ تم نعمانی سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر کے اسے کہہ دو کہ اس نے اب تک جتنی بھی تصویریں حاصل کی ہوں وہ انہیں لے کر تمہارے فلیٹ پر پہنچ جائے"۔ عمران

نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ آ جائیں۔ میں اسے پیغام دے دیتا ہوں"۔ صدیقی نے کہا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس سیٹھ اعظم کو چیک کرنے کا ارادہ آپ نے تبدیل کر دیا ہے شاید"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن پہلے میں مزید تصویریں چیک کر لوں۔ وہ کہیں بھاگ تو نہیں جائے گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سیٹھ اعظم اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں اپنی بیگم کے بیٹھا باتوں میں مصروف تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ملازم ہاتھ ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"آپ کی کال ہے جناب"...... ملازم نے کہا۔

"توبہ ہے۔ دو گھڑی بیٹھ کر باتیں بھی نہیں کرنے دیتے وقت فون۔ ہر وقت فون"...... سیٹھ اعظم کی بیگم نے بڑبڑ ہوئے لہجے میں کہا لیکن سیٹھ اعظم نے اس کی طرف توجہ کئے فون پیس لے کر اس کا بٹن آن کیا اور فون پیس کان سے لگا لیا۔

"یس"...... سیٹھ اعظم نے قدرے تلخ مگر انتہائی تحکمانہ لہجے کہا۔

"یاسر بول رہا ہوں جناب آفس سے۔ آپ فوراً آجائیں۔ سپیـ کال آئی ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی د

سیٹھ اعظم بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ میں آرہا ہوں"...... سیٹھ اعظم نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھا اور بیگم کو کچھ کہے بغیر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت میں داخل ہوا جہاں اس نے اپنا آفس بنایا ہوا تھا۔

"سیٹھ صاحب۔ سپیشل کال آئی تھی"...... اس کے آفس میں داخل ہوتے ہی ایک نوجوان نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اٹنڈ کر لیتا ہوں۔ تم جاؤ"...... سیٹھ اعظم نے کہا۔

"ایک بری خبر بھی ہے میرے پاس"...... اس نوجوان نے کہا۔ یہ یاسر تھا جو اس کا آفس انچارج تھا۔

"بری خبر۔ کیا مطلب"...... سیٹھ اعظم نے چونک کر کہا۔

"انٹرنیشنل میرج بیورو کا مینجر چوہدری اصغر ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کی لاش پولیس کو کراس روڈ کے ایک ویران چوک پر پڑی ہوئی ملی ہے"...... یاسر نے جواب دیا تو سیٹھ اعظم کا چہرہ ایک لمحے کے لئے تاریک سا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا ہوا ہے"...... سیٹھ اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پولیس نے اس کی لاش پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوائی ہے۔ بظاہر

"اس کے جسم پر کوئی زخم نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ یاسر نے جواب دیتے ہو
کہا۔

"تمہیں کیسے اطلاع ملی"۔۔۔۔۔۔ سیٹھ اعظم نے پوچھا۔

"پولیس کے ایک آفیسر نے اسے پہچان کر یہاں اطلاع
ہے"۔ یاسر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سپیشل کال اٹنڈ کر لوں پھر
بارے میں بات کریں گے"۔۔۔۔۔۔ سیٹھ اعظم نے کہا تو یاسر سر
ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تو سیٹھ اعظم تیزی سے ملحقہ چھوٹے کمر
میں داخل ہوا۔ اس نے کمرے میں موجود الماری کھولی اور اس
موجود سرخ رنگ کے فون پیس کو اٹھا کر اس نے میز پر رکھا اور
رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی
لہجہ غیر ملکی تھا۔

"سیٹھ اعظم بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ سپیشل کال"۔۔۔۔۔۔
اعظم نے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو سیٹھ اعظم۔ سمتھ بول رہا ہوں۔ تمہیں میرج بیورو
مینجر کی موت کی خبر ملی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بھا
لیکن سخت لہجے میں کہا گیا۔

"ابھی میرے آفس مینجر نے مجھے یہ رپورٹ دی ہے لیکن آپ

کیسے اطلاع ملی ہے۔ آپ تو ایکریمیا میں ہیں"۔۔۔۔۔۔ سیٹھ اعظم نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیٹھ اعظم۔ جو لوگ اتنا بڑا بزنس کرتے ہیں وہ اسے سنبھالنا
بھی جانتے ہیں۔ چوہدری اصغر کے جسم میں میرے آدمیوں نے الیکٹرو
بم نصب کر رکھا تھا اور اس کا لنک اس چوہدری اصغر کے ذہن سے
تھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ چوہدری اصغر عام سا آدمی ہے اس لئے اگر کسی
بھی وقت اس پر اس بزنس کے سلسلے میں کوئی پریشر پڑا تو وہ سب کچھ
بتا دے گا لیکن اس بزنس میں وہ چونکہ بے حد ماہر تھا اس لئے اسے
مجبوراً برداشت بھی کیا جا رہا تھا۔ اس الیکٹرو بم کا تعلق ہمارے
ہیڈ کوارٹر کی ایک مشین سے تھا اور مجھے اطلاع مل گئی کہ یہ بم فائر
ہو چکا ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے اور لامحالہ
اس پر کوئی ایسا پریشر ڈالا گیا تھا کہ وہ ہمارے بزنس کے بارے میں
کچھ بتانے جا رہا تھا جس کی وجہ سے بم فائر ہو گیا۔ میں نے اس لئے
تمہیں سپیشل کال کی ہے کہ فوراً معلوم کرو کہ اس کے ساتھ کیا ہوا
ہے اور کون لوگ اس پر پریشر ڈال رہے تھے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
سمتھ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"بم۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیسا بم"۔۔۔۔۔۔ سیٹھ اعظم نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیٹھ اعظم تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو خفیہ
رکھنے کے لئے کیا کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ بہر حال اگر یہ کام تم سے نہیں

ہو سکتا تو میں اپنے آدمیوں کو حرکت میں لے آؤں"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خوفناک بات ہے کہ چوہدری اصغر کے جسم میں کوئی بم تھا اور وہ پھٹ گیا اور اس کی اطلاع تمہیں ایکریمیا میں کسی مشین نے دی۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خوفناک بات ہے"۔ سیٹھ اعظم نے انتہائی گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام میں خود کر لوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سیٹھ اعظم نے فون پیس آف کر کے میز پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا اور چہرے پر خوف اور دہشت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"چوہدری اصغر کے جسم میں بم۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ تو انتہائی خوفناک بات ہے۔ یہ سمتھ تو خوفناک آدمی ہے"...... سیٹھ اعظم نے فون پیس اٹھا کر الماری میں رکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا کیونکہ وہ صرف ایک کاروباری آدمی تھا اور شاید آج پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ اس قدر خوفناک انداز میں بھی کام ہو سکتا ہے اس لئے وہ واقعی خوفزدہ سا ہو گیا تھا۔

"میری توبہ۔ یہ دھندہ تو انتہائی خطرناک ہے۔ جسم میں بم پھٹ جاتا ہے۔ اب یہ کام میں نہیں کروں گا"...... سیٹھ اعظم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس چھوٹے سے کمرے سے نکل کر وہ جیسے

ہی بڑے آفس میں داخل ہوا کمرے کا دروازہ کھلا اور آفس انچارج یاسر اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے۔ تم بغیر اجازت اندر کیسے آئے ہو"...... سیٹھ اعظم نے چونک کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپیشل کال آپ نے سن لی ہے"...... یاسر نے پراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارا کیا مطلب"...... سیٹھ اعظم نے جو کرسی پر بیٹھ چکا تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیٹھ اعظم۔ آپ کی موت کے احکامات صادر کئے جا چکے ہیں"...... یاسر نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ"...... سیٹھ اعظم نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار ایک چیخ نکلی۔ اسے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے اس کے سینے میں گرم اور دہکتی ہوئی کئی سلاخیں اتر رہی ہوں۔ دوسرے لمحے اس کا سانس اس کے حلق میں ہی پھنس کر رہ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس پر تاریک پردہ پھیلتا چلا گیا۔

صدیقی کے فلیٹ میں عمران، صدیقی اور نعمانی کے ساتھ موجود تھا۔ ان کے سامنے میز پر چار تصویریں موجود تھیں۔

" عمران صاحب۔ یہ سب عجیب اور حیرت انگیز سیٹ اپ ہے۔ ان لڑکوں کے والدین واقعی ایک ہیں جبکہ لڑکے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ان چاروں تصویروں میں ایک ہی جوڑا مختلف ماسک میک اپ میں ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ اب یہ بات بہرحال سامنے آ گئی ہے کہ یہ وارداتیں انتہائی منظم انداز میں کی جا رہی ہیں اور اس کے پیچھے ایکریمیا کی کوئی پارٹی ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس سیٹھ اعظم کو ٹٹولنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس بارے میں یقیناً کچھ نہ کچھ جانتا ہو گا"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ اس سے ملنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سیٹھ اعظم کے آفس کا نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

" خاصا معروف آدمی ہے۔ صرف نام سے انکوائری آپریٹر نے اس کا نمبر بتا دیا ہے"...... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے مسکرا کر کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے تو تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس"...... ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

" سیٹھ اعظم سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

" آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا گیا۔

" میں ان کا کاروباری حلیف ہوں۔ میرا نام پرنس ٹمبکٹو ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور نعمانی دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

" سیٹھ اعظم ہلاک ہو چکے ہیں۔ انہیں فائرنگ کر کے ان کے

آفس میں ہی ہلاک کیا گیا ہے۔ میں پولیس انسپکٹر شاہد بول ر
ہوں"...... دوسری طرف سے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ اسی لئے کوے جیسی آواز سنائی دے رہی ہے"...... عمرا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"واقعی غلطی ہو گئی۔ ہمیں چوہدری اصغر کی لاش باہر پھینکنے ے
پہلے اس سیٹھ اعظم کو کور کرنا چاہئے تھا"...... عمران نے رسیور ر
کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ لاؤڈر کی وجہ سے صدیقی ا
نعمانی بھی دوسری طرف سے آنے والی آوازیں سن رہے تھے اس ل
انہیں بھی معلوم ہو گیا تھا کہ سیٹھ اعظم کو ان کے آفس میں ہلاک
کر دیا گیا ہے۔

"عمران صاحب۔ چوہدری اصغر کے جسم میں تو الیکٹرو بم تھا لیک
سیٹھ اعظم کو فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا ہے اس لئے سیٹھ اع
کے قاتل کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ یقیناً اس کا اس تنظیم سے گہرا تعل
ہو گا جس تنظیم نے یہ وارداتیں کرائی ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"کرائے کا قاتل بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بہرحال چیکنگ کرا
ضروری ہے اور یہ کام ٹائیگر زیادہ آسانی سے کر سکتا ہے۔ ٹرانسم
لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اٹھ کر الماری کھولی اور ا
میں موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے عمران کے سامنے ر
دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ا
آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کافی دیر بعد ٹائیگر کی
آواز سنائی دی۔

"کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی ہے۔ اوور"۔ عمران
نے قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ میں زیرو کلب کے ہال میں موجود تھا جب آپ کی کال
آئی۔ وہاں سے واپس کمرے میں آنے تک وقت لگ گیا۔ اوور"۔
ٹائیگر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انٹرنیشنل میرج بیورو کے مالک سیٹھ اعظم کو اس کی رہائش گاہ
سے ملحقہ ذاتی آفس میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ تم نے اس کے
قاتل کا پتہ چلانا ہے کہ اس کا تعلق کس گروپ سے ہے۔ اوور"۔
عمران نے کہا۔

"یہ کب کی بات ہے باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ابھی پولیس وہاں اس کے آفس میں موجود ہے۔ اوور"۔ عمران
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں معلوم کر لوں گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے
جواب دیا۔

"مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس بار عجیب کیس سامنے آیا ہے کہ کوئی کلیو ہی نہیں مل رہا اور اب چوہدری اصغر اور سیٹھ اعظم کی ہلاکت کے بعد تو ہم ویسے ہی واپس زیرو پوائنٹ پر پہنچ گئے ہیں" .... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ قدرت جلد ہی ہماری مدد کرے گی اور کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا" .... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں کی بجائے ایکریمیا جا کر انکوائری کرنا چاہیے" .... نعمانی نے کہا۔

"یہاں سے وہاں کا کوئی کلیو ملے تو وہاں بات آگے بڑھ سکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہمارے پاس ان لڑکوں کے پتے وغیرہ موجود ہیں۔ ان سے آگے بڑھا جا سکتا ہے" .... نعمانی نے جواب دیا۔

"ایکریمیا کی پولیس اس سلسلے میں پہلے ہی انکوائری کر چکی ہے لیکن وہ بھی ناکام رہی ہے اس لئے ان پتوں کے ذریعے وہاں آگے نہیں بڑھا جا سکتا" .... عمران نے کہا۔

"اس سیٹھ اعظم کے فوری قتل سے بہرحال یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ یہ بھیانک جرم کرنے والے انتہائی منظم اور فعال ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ جلد ہی سامنے آ جائیں گے۔ بہرحال اب میں چلتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ

ان والدین کا کردار ادا کرنے والے جوڑے کو کسی طرح تلاش کرو۔ اگر ان کا کلیو مل جائے تو شاید معاملہ جلد حل ہو جائے" .... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب مزید کام کرنے کا تو کوئی سکوپ نہیں رہا۔ اب اسی پر کام ہو سکتا ہے" .... صدیقی نے کہا۔ وہ اور نعمانی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"اوکے۔ اللہ حافظ" .... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کال بیل کی آواز سنتے ہی سلیمان جو کچن میں کام کر رہا تھا بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے چولہے کی آنچ کو ہلکا کیا اور پھر کچن سے نکل کر راہداری میں سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... سلیمان نے عادت کے مطابق کنڈی کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

"آفتاب احمد ہوں سلیمان صاحب"...... باہر سے ہلکی سی آواز سنائی دی تو سلیمان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے چٹخنی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔ سامنے ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔

"اندر آجائیں"...... سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اندر داخل ہوا۔ سلیمان نے دروازہ بند کیا اور پھر اسے لے کر ڈرائینگ روم میں آگیا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں ابھی آرہا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ڈرائینگ روم سے نکلا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ آفتاب احمد اس کے پاس کیوں آیا ہے کیونکہ اس سے پہلے وہ کبھی یہاں نہ آیا تھا۔ کچن میں پہنچ کر اس نے چولہا بند کیا اور پھر فلاسک سے اس نے دو پیالی چائے تیار کی اور ٹرالی پر چائے اور سنیکس کی پلیٹ رکھ کر وہ ٹرالی سمیت واپس ڈرائینگ روم میں آگیا۔

"اوہ۔ سلیمان صاحب۔ آپ نے تکلف کیا۔ میں تو آپ کے صاحب سے ملنے آیا تھا۔ میری بیٹی کا خط آیا ہے"...... آفتاب احمد نے کہا تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

"بیٹی کا خط۔ کہاں سے"...... سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

"مجھ سے ملک کا نام تو نہیں پڑھا جا رہا۔ میں نے سوچا کہ عمران صاحب کو دکھاؤں۔ اس دن انہوں نے میری بیٹی کی گمشدگی کے بارے میں خاصی دلچسپی لی تھی اور آج ایک صاحب سپیشل پولیس کی طرف سے بھی آئے تھے۔ وہ تصویریں لے گئے ہیں۔ ان کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی پوسٹ مین نے یہ خط لا کر دیا ہے"...... آفتاب احمد نے جواب دیا۔ یہ صاحب اسی بلڈنگ میں ہی رہتے تھے اور ان کی بیٹی بھی شادی کے بعد ایکریمیا جا کر غائب ہو گئی تھی۔

"کیا لکھا ہے خط میں"...... سلیمان نے چائے کی پیالی آفتاب احمد کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"صرف نام اور ہیلپ کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ لفافے پر البتہ میرا پتہ درج ہے لیکن خط کی تحریر تو میری بیٹی کی ہے۔ میں اس کی تحریر کو پہچانتا ہوں لیکن لفافے پر تحریر کسی دوسرے آدمی کی ہے"....... آفتاب احمد نے جیب سے ایک خاکی رنگ کا لفافہ نکال کر سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ سلیمان نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اس پر مہریں لگی ہوئی تھیں لیکن انتہائی مدھم تھیں۔ اس نے لفافے کے اندر سے کاغذ نکالا۔ چھوٹا سا کاغذ تھا جس پر انگریزی میں دو الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ سلیمان نے کاغذ واپس لفافے میں ڈالا اور پھر لفافہ میز پر رکھ دیا۔

"صاحب کا تو کچھ پتہ نہیں کہ کب آئیں۔ آپ یہ لفافہ چھوڑ جائیں۔ صاحب آئیں گے تو میں انہیں دکھا دوں گا"....... سلیمان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اوہ۔ یہ صاحب کی کال ہے"....... سلیمان نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دراوزے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"....... سلیمان نے چٹخنی کھولنے سے پہلے عادت کے مطابق پوچھا۔

"اور کسی کی شامت آئی ہے کہ اس فلیٹ پر آئے"....... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو سلیمان نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔

"ایک شامت زدہ بہرحال پہلے سے بھی موجود ہے"....... سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شامت زدہ۔ مقوی حریرے سے ناشتہ کرنے والا کیسے شامت زدہ ہو سکتا ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں ہونے لگا شامت زدہ۔ میں تو بہرحال آپ کا باورچی ہوں۔ البتہ آفتاب احمد صاحب آئے ہوئے ہیں۔ وہی جن کی بیٹی شادی کے بعد ایکریمیا سے غائب ہو گئی ہے۔ انہیں اپنی بیٹی کا خط ملا ہے۔ وہ دکھانے لائے ہیں"....... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"خط۔ اوہ۔ ویری گڈ"....... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو آفتاب احمد صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں۔ سلیمان نے بتایا ہے کہ آپ کو آپ کی بیٹی کا خط ملا ہے۔ کہاں ہے وہ خط"....... سلام دعا کے بعد عمران نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہے خط عمران صاحب۔ یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے موصول ہوا ہے"....... آفتاب احمد نے میز پر رکھا ہوا خط اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے لفافے پر لکھا ہوا پتہ پڑھا اور پھر اس پر موجود مہروں کو غور سے دیکھنے کے بعد اس نے لفافے کے اندر موجود خط کو نکال کر دیکھا۔

"آپ چائے پئیں میں ابھی آیا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے ک
اور پھر وہ خط لے کر سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس کا بھرپو
تجزیہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ موجودہ حالات میں یہ بہترین کلیو ثابت ہ
سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل روم سے واپس ڈرائینگ روم میں
گیا۔

"کچھ پتہ چلا عمران صاحب"...... آفتاب احمد نے انتہائی امی
بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ یہ خط کارستان سے بھجوایا گ
ہے"...... عمران نے جواب دیا تو آفتاب احمد چونک پڑا۔

"کارستان۔ یہ کہاں ہے"...... آفتاب احمد نے حیرت بھرے لہجے
میں پوچھا۔

"جنوبی ایکریمیا کا ایک دور دراز پسماندہ سا ملک ہے"۔ عمران
نے جواب دیا تو آفتاب احمد کا چہرہ بے اختیار لٹک سا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میری بیٹی۔ اوہ۔ نجانے وہ کس حال میں ہو گی۔ کاش
میں اس کی شادی کرنے کی بجائے خود اس کا گلا گھونٹ دیتا"۔ آفتاب
احمد نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"آپ حوصلہ کریں۔ آپ کی بیٹی کو جلد ہی برآمد کر لیا جائے گا۔
اس سلسلے میں حکومت کا انتہائی خاص ادارہ کام کر رہا ہے۔ آپ کا یہ
خط اسے پہنچا دیا جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ اس خط کی وجہ سے یہ
پراسرار اور بھیانک معاملہ جلد ہی حل ہو جائے گا"...... عمران نے

اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پولیس کا ایک آدمی آج آیا تھا۔ وہ مجھ سے تصویریں لے
گیا ہے"...... آفتاب احمد نے کہا۔

"کیا یہ خط اس وقت آپ کے پاس تھا"...... عمران نے چونک
کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ ان کے جانے کے بعد آیا تھا۔ مجھ سے مہریں پڑھی نہ
جا رہی تھیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے مل لوں"...... آفتاب
احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا۔ یہ خط آپ کی بیٹی کی برآمدگی میں انتہائی
معاون ثابت ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو آفتاب احمد اٹھ کھڑا
ہوا۔

"اب مجھے اجازت دیں"...... آفتاب احمد نے کہا تو عمران بھی
اٹھ کھڑا ہوا۔

"سلیمان"...... آفتاب احمد کے جانے کے بعد عمران نے سلیمان
کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے ڈرائینگ روم میں
داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آفتاب صاحب کی مالی پوزیشن کیسی ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"بس مناسب ہی ہے۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔

سلیمان نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ان کے لباس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی مالی پوزیشن مناسب ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" جب سے ان کی بیٹی گم ہوئی ہے انہوں نے جیسے اپنا من مار دیا ہے ورنہ پہلے یہ خاصے خوش پوش ہوا کرتے تھے۔ ان کی صدر میں بچوں کے کھلونوں کی دکان ہے۔ بہرحال کھاتے پیتے لوگ ہیں"۔ سلیمان نے کہا۔

" اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ تم دروازہ بند کر لو۔ میں دانش منزل جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" اس خط سے کچھ معلوم ہو جائے گا۔ مجھ سے آفتاب احمد اور ان کے خاندان کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ سب جیتے جی مر گئے ہوں"...... سلیمان نے عمران کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" دعا کرو۔ ویسے یہ صدمہ ہی ایسا ہے"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ صدیقی کے فلیٹ سے اٹھ کر واپس آیا تھا کہ یہ خط مل گیا۔ گو اس نے سپیشل روم میں اس خط پر لگی ہوئی مہریں تو پڑھ لی تھیں لیکن اب وہ دانش منزل کی لیبارٹری میں اس کا تفصیلی تجزیہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس خط پر بھیجنے والے کا ایڈریس موجود نہ تھا۔ صرف اس پر مہر کارستان کی تھی جس سے پتہ چلتا تھا کہ

اسے کارستان سے پوسٹ کیا گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران دانش منزل پہنچ گیا اور پھر بلیک زیرو سے سلام دعا کر کے وہ وہاں رکا نہیں بلکہ سیدھا لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لفافے کے اندر موجود کاغذ اور لفافہ دونوں کا بڑی باریک بینی سے معائنہ کیا۔ ان دونوں کو کئی گنا انلارج کر کے بھی دیکھا اور کاغذ میں موجود مخصوص طرز کے واٹر مارک کو بھی اس نے چیک کیا اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھا اور خط اٹھائے وہ واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

" کیا کوئی خاص چیز ہاتھ لگ گئی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ایک گمشدہ لڑکی کی طرف سے اس کے والد کو خط ملا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں موجود خط بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

" اوہ۔ کہاں سے آیا ہے"...... بلیک زیرو نے خط لے کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" کارستان سے۔ لیکن اس پر کوئی پتہ وغیرہ درج نہیں ہے۔ البتہ کارستان کی دو مہریں اس پر موجود ہیں۔ ایک فارن پوسٹ آفس کی ہے جبکہ دوسری میں ٹارکی کا لفظ پڑھا جاتا ہے اور کاغذ کے اندر دو مچھلیوں پر بنا ہوا واٹر مارک بھی موجود ہے۔ ایسی دو مچھلیاں جن کی دم ایک ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ یہ تو کوئی خاص واٹر مارک ہی ہو سکتا ہے لیکن اگر اس

لڑکی نے یہ خط بھجوایا ہے تو اسے اس پر پتہ اور تفصیل بھی لکھ
چاہیئے تھی“....... بلیک زیرو نے کہا۔

”نجانے وہ کس حال میں ہے اور یہ خط کس حال میں وہاں سے
چلا اور یہاں پہنچا ہے۔ وہ سرخ ڈائری مجھے دو“....... عمران نے کہا
بلیک زیرو نے دراز کھول کر سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران
کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے
شروع کر دیئے جبکہ بلیک زیرو خط کے معائنے میں مصروف تھا
ایک صفحے پر عمران کی نظریں جم سی گئیں۔ وہ چند لمحے غور سے اس
صفحے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل
کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

”جنوبی ایکریمیا کا ایک ملک ہے کارستان۔ اس کا یہاں سے رابطہ
نمبر اور اس کے دارالحکومت ناروگ کا رابطہ نمبر بتا دیں“....... عمران
نے کہا۔

”ہولڈ کریں“....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران سمجھ گیا
کہ وہ کمپیوٹر سے چیکنگ کرے گی اور پھر بتائے گی۔

”ہیلو سر“....... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”یس“....... عمران نے جواب دیا۔

”نمبر نوٹ کریں جناب“....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس

کے ساتھ ہی نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل
دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

”انکوائری پلیز“....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

”فری مین کلب کا نمبر دیں“....... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار
پھر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک مسلسل
نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹایا۔

”فری مین کلب“....... ایک قدرے چیختی ہوئی سی مردانہ آواز
سنائی دی۔ پس منظر میں زور زور سے ڈرم بجنے کی آوازیں سنائی دے
رہی تھیں۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ نکلسن سے بات
کراؤ“۔ عمران نے کہا۔

”پاکیشیا۔ یہ کون سی جگہ ہے“....... دوسری طرف سے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”ایشیا کا ایک ملک ہے“....... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اتنی دور سے کال۔ ہولڈ کریں“....... دوسری طرف سے
چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”ہیلو۔ میں نکلسن بول رہا ہوں“....... چند لمحوں بعد ایک بھاری
سی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں نکلسن"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس عمران آپ۔ اتنے طویل عرصے بعد۔ آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے مجھے یاد آگیا ہے۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے یاد کیا ہے۔ حکم کریں"....... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"شکریہ۔ طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود تمہاری یادداشت کام کر رہی ہے ورنہ جس تیز رفتاری سے تم شراب پیتے تھے میرا تو خیال تھا کہ شاید تم کسی شراب کے ڈرم میں غرق ہو چکے ہو گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"میں نے تو مدت ہوئی شراب پینا چھوڑ دی ہے۔ اب صرف منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے دو چار بوتلیں پی لیتا ہوں"....... نکلسن نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے شراب پیتے نہیں بلکہ سونگھتے ہو۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ کارستان کا کوئی علاقہ ٹارکی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ٹارکی۔ ہاں۔ کارستان کے جنوب میں خاصا بڑا شہر ہے۔ کیوں"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرے پاس ایک لفافہ ہے جس پر ٹارکی پوسٹ آفس کی مہر لگی

ہوئی ہے لیکن کوئی پتہ درج نہیں ہے۔ البتہ خط جس کاغذ پر لکھا گیا ہے اس میں ایک خاص قسم کا واٹر مارک ہے۔ دو مچھلیاں جن کی دم ایک ہی ہے۔ میں اس خط کا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واٹر مارک تو ٹارکی کے لارڈ ہارلے کا مخصوص نشان ہے۔ اس کے محل پر بھی یہی نشان ہے"....... نکلسن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"لارڈ ہارلے۔ وہ کون ہے۔ کیا کرتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ٹارکی کا سب سے بڑا لارڈ ہے۔ ٹارکی اور اس کے ارد گرد کا تقریباً تمام علاقہ اس کی ذاتی ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ کارستان سے لے کر ایکریمیا تک اس کے ہارلے ہوٹل اور کلب پھیلے ہوئے ہیں"۔ نکلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لارڈ کس طبیعت اور فطرت کا آدمی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ شریف ہے، بدمعاش ہے، عیاش طبع ہے، بوڑھا ہے یا جوان ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لارڈ ہارلے ادھیڑ عمر ہے۔ انتہائی عیاش طبع آدمی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ اس نے ایک خفیہ سینڈیکیٹ بنایا ہوا ہے جو نہ صرف ٹارکی بلکہ کارستان اور ایکریمیا تک ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ کارستان کے شریف لوگ اسی بنا پر اس لارڈ سے نفرت کرتے ہیں لیکن وہ اس کے ظلم کی وجہ

سے کھل کر کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس کے سینڈیکیٹ کے آدمی
جنہیں ریڈ ڈیتھ کہا جاتا ہے، اس آدمی کو اس کے پورے خاندان
سمیت بموں سے اڑا دیتے ہیں"....... نکلسن نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"کیا اس لارڈ سے فون پر بات ہو سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ کسی کو اس کے فون نمبر
علم ہی نہیں ہے۔ مگر تم یہ بتاؤ کہ یہ خط کس قسم کا ہے۔ کس نے
بھیجا ہے اور تم اس قدر پریشان کیوں ہو"....... نکلسن نے کہا۔

"پاکیشیا سے ایک نوجوان لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ اپنے شوہر
سمیت ناراک گئی۔ پھر اچانک وہاں سے اس کا شوہر اور وہ لڑکی
دونوں غائب ہو گئے ہیں۔ اب چھ ماہ بعد یہ خط اس لڑکی کے والدین
کو موصول ہوا ہے۔ اس پر صرف کارستان کی ٹکٹیں اور ڈاک خانے
کی مہریں لگی ہوئی ہیں اور ایک مہر ٹارکی کے مین ڈاک خانے کی بھی
ہے۔ بھیجنے والے کا نام اور پتہ وغیرہ نہیں لکھا ہوا۔ اندر دو مچھلیوں
والے واٹر مارک کے کاغذ پر اس لڑکی کے اپنے ہاتھ سے ہیلپ کا لفظ
لکھا ہوا ہے اور ساتھ ہی اس لڑکی کے دستخط ہیں۔ اس کے علاوہ اور
کچھ نہیں ہے۔ کارستان کا نام آنے پر مجھے تمہارا خیال آیا تو میں نے
تمہیں فون کیا ہے"....... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر وہ لڑکی یقیناً اس لارڈ ہارلے کے محل میں بنے ہوئے
عشرت کدے میں محبوس ہو گی۔ لارڈ کے بارے میں مشہور ہے کہ

اس نے اپنے محل میں باقاعدہ ایک عشرت کدہ بنایا ہوا ہے جس
میں اس نے تقریباً ہر ملک اور ہر قوم کی نوجوان لڑکیاں رکھی ہوئی
ہیں۔ اس عشرت کدے میں صرف اس کے مخصوص محافظ آ جا سکتے
ہیں ورنہ کسی کو پر مارنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ یقیناً اس لڑکی
نے کسی محافظ کی منت کی ہو گی اور اس نے یہ خط بھیجا ہو گا"۔
نکلسن نے کہا۔

"کیا کارستان کی پولیس اور انتظامیہ اس لڑکی کو اس عشرت
کدے سے برآمد کرا سکتی ہے"....... عمران نے کہا تو نکلسن بے اختیار
طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"کارستان کی پولیس اور حکام تو ایک طرف اقوام متحدہ کی فوج
بھی اس محل میں داخل نہیں ہو سکتی۔ پولیس اور حکام تو اس سے
اس طرح ڈرتے ہیں جیسے انسان طاعون سے ڈرتا ہے کیونکہ اس کے
سینڈیکیٹ کے غنڈے کارستان کے پرائم منسٹر کی بیٹی کو اٹھا کر
سڑک پر بے عزت کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اس کی
اجازت کے بغیر تو کارستان میں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ یوں سمجھو
کہ وہ صرف ٹارکی کا لارڈ نہیں بلکہ پورے کارستان کا لارڈ ہے۔ یہ اور
بات ہے کہ بظاہر اس کا کوئی عمل دخل نظر نہیں آتا لیکن مجھے یہ سب
کچھ اس لئے معلوم ہے کہ اس کا ایک خاص آدمی ہنری میرا گہرا
دوست ہے"....... نکلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہنری کی مدد سے اس لڑکی کے بارے میں معلومات

حاصل کر سکتے ہو۔ معاوضہ جو تم کہو گے وہ مل جائے گا"....... عم
نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ایسا تو سوچنا بھی ممکن نہیں ہے۔ ا
تو اس محل میں کسی دوسرے کا داخلہ ناممکن ہے جبکہ اس عشر
کدے میں تو قطعی ناممکن ہے اور ہنری بے چارے کی اتنی جرأت
نہیں کہ وہ محل میں داخل ہو سکے۔ وہ تو دارالحکومت کے بارلے
کلب کا مینجر ہے اور بزنس کے سلسلے میں اس کا تعلق لارڈ کے خا
آدمی سے رہتا ہے اس لئے اسے لارڈ کے اختیارات اور اس
سرگرمیوں کے بارے میں معلومات مل جاتی ہیں لیکن وہ تو کیا ٹار
کا کوئی آدمی مجھ سمیت لارڈ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا سو
بھی نہیں سکتا۔ ریڈ ڈیتھ ایسے آدمی کو دوسرا سانس بھی نہیں لینے
دیتی۔ آپ سے بھی میں نے یہ ساری باتیں کر لی ہیں کہ آپ کا کوئی
تعلق یہاں سے نہیں ہے ورنہ شاید میں بھی آپ سے اس سلسلے میں
کوئی بات نہ کرتا"....... نکلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یہ تو بتا دو کہ اس ریڈ ڈیتھ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس
کا چیف کون ہے"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہیڈ کوارٹر ٹارکی میں ہی ہے۔ بارلے سپر کلب
کے نیچے تہہ خانوں میں اور ہیڈ کوارٹر کے انچارج کا نام ڈاگر ہے۔
بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ ویسے آج تک نہ میں وہاں گیا ہوں اور نہ ہی
میری کبھی اس سے ملاقات ہوئی ہے"....... نکلسن نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ان تمام معلومات کے لئے شکریہ۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ
نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دو تاکہ تمہارے قیمتی وقت کا
معاوضہ ادا کیا جا سکے"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نکلسن
بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا واقعی آپ معاوضہ ادا کریں گے"....... نکلسن نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے اپنے فون کا بل اس میں سے منہا کروں گا اور اگر
بل تمہارے معاوضے سے بھی بڑھ گیا تو بقیہ بل تمہارے نام بھجوا
دوں گا"....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے نکلسن بے
اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال میں نے ایسی
کوئی بات نہیں بتائی کہ جس کا معاوضہ وصول کروں۔ میرے لئے
یہی بہت ہے کہ آپ نے مجھے اتنے طویل عرصے بعد بھی یاد رکھا ہے۔
گڈ بائی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے ارے۔ اتنی جلدی بھاگ گیا۔ ابھی تو بل میں نے بتایا
ہی نہیں"....... عمران نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا تو سامنے
بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے جتنی لمبی بات کی ہے اور جس قدر پاکیشیا اور کارستان
کے درمیان فاصلہ ہے نکلسن اب تک لازماً یہ سمجھ چکا ہو گا کہ آپ

لارڈ ہارلے سے بھی بڑے لارڈ ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے واقعی۔ کیا مطلب۔ کیا اس فون کا بل آنے لگ گیا ہے"۔ عمران نے اس طرح چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس کے لئے یہ نئی اور انتہائی حیران کن بات ہو۔

"بل تو نہیں آتا لیکن نکلسن کو تو بہرحال معلوم نہیں ہو گا کہ بل آتا ہے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے کہ ابھی تیرے مخیر بندوں کی اس دنیا میں کمی نہیں ہوئی"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مخیر بندوں کی۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ اس فون کا بل نہیں بنتا۔ ضرور بنتا ہے اور ادا بھی ہوتا ہے۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا حکومت ادا کرتی ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حکومت کے پاس عوام کے ٹیکس جمع ہوتے ہیں۔ اس کی طرف سے ادائیگی کا مطلب ہے کہ باتیں تم اور میں کریں اور بل عوام اپنے خون پسینے کی کمائی سے دیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بھائی حکومت کے پاس ایک زکوٰۃ فنڈ ہوتا ہے جس میں مخیر حضرات عطیات اور زکوٰۃ جمع کراتے ہیں۔ یہ بل اس فنڈ سے ادا ہوتا ہے تاکہ تمہارا اور میرا دونوں کا بھرم قائم رہ جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس لئے آپ شکر ادا کر رہے ہیں کہ مخیر حضرات ابھی پاکیشیا میں موجود ہیں۔ ویسے آپ سلیمان کا بل بھی اس کھاتے سے ادا کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ارے۔ سلیمان کے سامنے یہ بات نہ کر دینا۔ وہ تو خود زکوٰۃ دینے کا قائل ہے لینے کا نہیں۔ آخر آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کا صدر ہے۔ تمہاری میری طرح عام آدمی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔ عمران نے اس دوران رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... صدیقی کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا۔

"گمشدہ لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کا کلیو عمران کو ملا ہے اور عمران نے اس کلیو کے تحت جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق وہ لڑکی جنوبی ایکریمیا کے علاقے ٹارکی کے کسی لارڈ کے محل میں قید ہے۔ عمران نے مجھے رپورٹ دی ہے اور درخواست کی ہے

که وه اس لڑکی کی برآمدگی اور اس گینگ کی سرکوبی کے لئے جوزف جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ جنوبی ایکریمیا جانا چاہتا ہے لیکن میں نے اسے حکم دیا ہے کہ چونکہ کیس پہلے فورسٹارز کو ریفر کیا جا چکا ہے اس لئے اسے مکمل بھی فورسٹارز ہی کریں گے۔ البتہ عمران اگر چاہے تو فری لانسر کے طور پر جا سکتا ہے۔ تم عمران سے مل کر اس سے معلومات حاصل کرو اور پھر اس کیس کو مکمل کرو۔ اگر چاہو تو عمران کو ساتھ لے جا سکتے ہو لیکن چونکہ فورسٹارز ان لینڈ کام کرتی ہے اس لئے اس کا کوئی علیحدہ فنڈ قائم نہیں کیا گیا لیکن اس کیس میں چونکہ تمہیں غیر ملک میں کام کرنا پڑ رہا ہے اس لئے تمہارے اخراجات خصوصی فنڈ سے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ عمران کے اخراجات ادا نہیں ہو سکتے“...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کی مہربانی ہے جناب کہ آپ نے اس کیس کی تکمیل کے لئے ہمارا انتخاب کیا ہے۔ جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے تو ہمیں اپنے لئے کسی فنڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس اتنی رقم ذاتی طور پر موجود ہے کہ ہم اس میں سے اس کیس کے اخراجات کر سکتے ہیں اور عمران صاحب کے بھی“...... دوسری طرف سے صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن جہاں تک میری معلومات ہیں تم میں سے کسی کا بھی کوئی بھاری اکاؤنٹ نہیں ہے۔ تم بچ جانے والی تنخواہ اور الاؤنس صفدر

کے ذریعے کسی خیراتی فنڈ میں دے دیا کرتے ہو“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

”آپ کی بات درست ہے جناب۔ ہم واقعی ایسا ہی کرتے ہیں لیکن ایمرجنسی کے لئے ہم کچھ نہ کچھ بچا کر رکھتے ہیں۔ ہم چاروں اگر اس رقم کو اکٹھی کر لیں تو ہمیں فنڈز کی ضرورت نہیں پڑے گی“۔ دوسری طرف سے صدیقی نے جواب دیا۔

”اوکے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

”یہ مشن بنتا تو سیکرٹ سروس کا ہے لیکن آپ نے فورسٹارز کو دے دیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ چونکہ یہ مشن واقعی فورسٹارز کا ہی ہے اس لئے اس پر کام کرنے کا حق بھی انہیں ہی ہے“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا احتراماً اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران نے اسے خدا حافظ کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس آدمی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"دارالحکومت سے ہنری کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ہنری۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... ادھیڑ عمر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا بزنس کے علاوہ تمہیں کال کرنا جرم ہے"...... دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی تو رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں۔ اصل میں بغیر بزنس کے چونکہ پہلے تم نے کبھی کال نہیں کی تھی اس لئے مجھے حیرت ہوئی تھی"...... رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں بزنس سے ہٹ کر ایک اطلاع دینا چاہتا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"ریڈ ڈیتھ اور لارڈ کے محل کے بارے میں ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا سے معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... ہنری نے کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"ایشیا کے ملک پاکیشیا سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ ایشیا کے کسی ملک کا یہاں لارڈ کے محل یا ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"لارڈ صاحب کے محل میں کوئی پاکیشیائی لڑکی موجود ہے جسے پاکیشیا سے اغوا کیا گیا ہو گا۔ بہرحال اس لڑکی کی طرف سے ایک خط پاکیشیا پہنچا ہے اور خط میں گو یہاں کا کوئی پتہ وغیرہ موجود نہیں ہے لیکن خط پاکیشیا کے ایک خطرناک سیکرٹ ایجنٹ عمران کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اس نے اس کاغذ کو چیک کیا تو اس کاغذ میں لارڈ صاحب کے مخصوص نشان والا واٹر مارک موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی اس خط پر کارستان اور ٹارکی کے پوسٹ آفسز کی مہریں تھیں۔

یہاں دارالحکومت میں ایک فری مین کلب کا مالک نکلسن ہے۔ وہ اس عمران کا دوست رہا ہے۔ اس عمران نے نکلسن کو فون کیا اور اس سے اس واٹر مارک کے بارے میں بات کی تو نکلسن نے اسے بتایا کہ یہ واٹر مارک لارڈ صاحب کا مخصوص نشان ہے اور پھر اس عمران نے اسے بتایا کہ ایک لڑکی گم ہوئی ہے اس کی طرف سے خط پاکیشیا پہنچا ہے۔ پھر اس عمران نے لارڈ صاحب کے ساتھ ساتھ ریڈ ڈیتھ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ اس نے نکلسن سے کہا کہ وہ لارڈ صاحب کے محل میں موجود اس لڑکی سے رابطہ کرے یا اس سلسلے میں اس کی مدد کرے لیکن نکلسن نے صاف انکار کر دیا اور اسے بتا دیا کہ یہاں پورے کارستان میں اس کی اس بارے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا کیونکہ یہاں لارڈ صاحب کے خلاف کام کرنا تو ایک طرف سوچنا بھی اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی سزا موت ہے جس پر اس عمران نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا کہ وہ خود اس معاملے کو دیکھ لے گا"...... ہنری نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی عمران نامی شخص یہاں آئے گا اور لارڈ صاحب اور ریڈ ڈیتھ کے خلاف کام کرے گا"۔ رابرٹ نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ اس لڑکی کو برآمد کرنے کی کوشش کرے گا اور میں نے تمہارے لہجے میں موجود طنز کو بھی محسوس کر لیا ہے لیکن تم اس عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جب اس نے کہا ہے کہ وہ

خود اس معاملے سے نمٹ لے گا تو نکلسن نے مجھے فون کر کے یہ ساری بات بتائی اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے بارے میں تفصیل بھی بتائی۔ لیکن تمہاری طرح میں نے بھی اسے ٹال کر خاموش کرا دیا لیکن پھر میں نے ایکریمیا میں اپنے ان دوستوں سے بات کی جو ایکریمیا کی انتہائی طاقتور سیکرٹ ایجنسیوں سے متعلق ہیں۔ انہوں نے جب عمران کے بارے میں مجھے تفصیلات بتائیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شخص انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں تاکہ تم چیف اور لارڈ صاحب کو اطلاع کرا دو"...... ہنری نے کہا۔

"لارڈ صاحب کو اطلاع دینے کا مطلب تو اپنی موت ہی ہو گا اس لئے تم بے فکر رہو۔ میں چیف ڈاکٹر تک تمہاری اطلاع پہنچا دوں گا۔ البتہ تم ایسا کرو کہ اس عمران کا حلیہ وغیرہ معلوم کر کے مجھے بتا دو تاکہ اگر وہ یہاں آئے تو اسے فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"میں نے حلیہ نکلسن سے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ میک اپ کا ماہر ہے البتہ اس نے اس کی ایک خاص نشانی بتائی ہے کہ وہ انتہائی مزاحیہ باتیں کرنے کا عادی ہے اور یہی اس کی پہچان ہے"۔ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس نکلسن کو کہہ دو کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتا ہے تو پھر جیسے ہی عمران یہاں پہنچ کر اس سے رابطہ کرے وہ اس کی

اطلاع تمہیں دے کیونکہ اس نے بہرحال ریڈ ڈیتھ اور لارڈ صاحب کے بارے میں کسی غیر ملکی کو اطلاع دے کر انتہائی سنگین جرم کیا ہے۔ اگر تم مجھے یہ نہ بتاتے کہ اس نے خود تم سے رابطہ کر کے تمہیں اطلاع دی ہے تو میں لامحالہ اس کے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیتا"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اسے کہہ دوں گا۔ تم بے فکر رہو اور وہ اطلاع دے دے گا"...... ہنری نے کہا تو رابرٹ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہارلے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ مین آفس سے۔ چیف سے بات کراؤ"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رابرٹ۔ میں ڈاگر بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"ایک اہم اطلاع دینی ہے چیف"...... رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بولو"...... دوسری طرف سے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا گیا تو رابرٹ نے ہنری سے ملنے والی تمام تفصیل دوہرا دی۔

"ہنری نے اچھا کیا ہے کہ اطلاع دے دی ہے۔ اب میں خود ہی انہیں سنبھال لوں گا"...... ڈاگر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے ہنری کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس نکلسن کی ڈیوٹی لگا دے کہ جب عمران اس سے رابطہ کرے تو وہ ہمیں اطلاع دے دے۔ اس کی طرف سے کوئی اطلاع ملی تو میں آپ کو فوراً پہنچا دوں گا"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ عمران اب نکلسن سے رابطہ ہی نہ کرے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ انتہائی تیز اور شاطر آدمی ہے۔ میں اسے خود ہی یہاں تلاش کر لوں گا"...... ڈاگر نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا چیف۔ پھر تو ٹھیک ہے"...... رابرٹ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف نے اگر کہہ دیا ہے تو وہ واقعی اسے سنبھال بھی لے گا۔

کارستان دارالحکومت کے ایک ہوٹل کے کمرے میں عمران فورسٹارز کے ساتھ موجود تھا۔ وہ پانچوں آج ہی پاکیشیا سے طویل ہوائی سفر کر کے یہاں پہنچے تھے۔ گو ان سب کے کمرے علیحدہ علیحدہ تھے لیکن وہ سب عمران کے کمرے میں ہی اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران اور فورسٹارز پانچوں ہی ایکریمی میک اپ میں تھے۔

" عمران صاحب کیا ساری لڑکیاں اس لارڈ ہارلے کے محل میں پہنچ چکی ہیں"...... اچانک صدیقی نے کہا۔

" نہیں۔ ایک لڑکی کے بارے میں شک ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اگر ایک لڑکی یہاں پہنچی ہے تو نجانے باقی لڑکیاں کہاں کہاں پہنچی ہوں گی اور ہمیں اس طرح ہر لڑکی کو برآمد کرنا پڑے گا"۔ نعمانی نے کہا۔

" ان لڑکیوں کا پتہ کیسے معلوم ہو گا۔ چلو اس لڑکی کی طرف سے تو خط پہنچ گیا"...... چوہان نے کہا۔

" ہمیں بہرحال اصل مجرموں کو پکڑنا ہو گا اور اصل مجرم یہاں کارستان میں نہیں ہیں اور نہ ہی اصل مجرم لارڈ ہارلے ہے۔ لارڈ ہارلے تو ان اصل مجرموں کا گاہک ہو گا البتہ اس لڑکی یا اس لارڈ یا اس کے آدمیوں سے اصل مجرموں کے بارے میں معلومات ملیں گی اور پھر ان سے باقی لڑکیوں کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن لڑکی اور لارڈ تو ٹارکی میں موجود ہیں جبکہ آپ یہاں آ کر رک گئے ہیں۔ یہاں رکنے کا کیا فائدہ۔ ہمیں وہاں ٹارکی پہنچنا چاہئے"۔ صدیقی نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہم ڈنڈے اٹھائے محل میں داخل ہو جائیں اور لارڈ کو مرغا بنا کر اس کی کمر پر ڈنڈے برسا کر اس سے اصل مجرموں کے بارے میں معلومات حاصل کریں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہیں ہے۔ یہ فورسٹارز کا کیس ہے اور فورسٹارز کا چیف میں ہوں۔ آپ نہیں ہیں اس لئے پلاننگ بھی میں نے ہی کرنی ہے اور کام بھی ہم نے کرنا ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ اوہ۔ واقعی میں تو بھول گیا تھا۔ سوری۔ واقعی میں تو

بس پخ ہوں اور مجھے پخ ہی رہنا چاہیئے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پخ تو شاید روک یا پابندی کو کہتے ہیں عمران صاحب۔ آپ نے یہ لفظ کس پیرائے میں استعمال کیا ہے"....... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو پخ روک اور پابندی کے ساتھ ساتھ شور و غل اور جھگڑے کو بھی کہتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے ایک شہر میں سامان لادنے کے لئے جو گدھا ریڑی چلتی ہے اس میں اصل گدھے کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹے گدھے کو بھی جوت دیا جاتا ہے جو بوجھ نہیں کھینچتا بلکہ ویسے ہی ساتھ ساتھ دوڑتا رہتا ہے جبکہ اصل گدھا یہ سمجھ کر مطمئن رہتا ہے کہ وہ اکیلا بوجھ نہیں کھینچ رہا بلکہ دوسرا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس فالتو گدھے کو پخ کہا جاتا ہے"....... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تو ہم اصل گدھے ہیں اور آپ پخ ہیں"....... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہی تو کہہ رہے تھے۔ کیوں نعمانی۔ تم نے سنا ہو گا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ یقیناً اپنی طبیعت کے مطابق کوئی لمبی چوڑی پلاننگ کریں گے کیونکہ آپ بتا چکے ہیں کہ اس لارڈ نے

خطرناک غنڈوں اور بدمعاشوں پر مبنی کوئی سینڈیکیٹ بھی بنایا ہوا ہے جس کا نام ریڈ ڈیتھ ہے اور اس کے محل میں بھی بڑے سخت حفاظتی انتظامات ہیں لیکن اگر ہم اس سینڈیکیٹ کے چکر میں پڑ گئے تو نجانے کب تک اس سلسلے میں الجھے رہیں اس لئے ہم براہ راست اس لارڈ کے محل پر ریڈ کریں گے اور اس پاکیشیائی لڑکی کو وہاں سے برآمد کر کے واپس چلے جائیں گے"....... صدیقی نے کہا۔

"وہ لڑکی چھوٹی سی گڑیا تو نہیں ہو گی کہ تم اسے جیب میں ڈال کر یہاں سے چلے جاؤ گے اور بغیر کاغذات کے ویسے بھی تم اس لڑکی کو یہاں سے نہ نکال سکو گے اور پھر یہاں کارستان میں ظاہر ہے لارڈ کے آدمی موجود ہیں اور پھر ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ کے ساتھ ساتھ یہاں پولیس بھی ہے اور انتظامیہ بھی۔ تم بتاؤ کہ یہ سب کیسے ہو گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ واقعی عمران صاحب۔ آپ نے درست کہا ہے۔ ہم نے تو اس اہم پہلو پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ بہرحال میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اب ہم چاروں پخ ہیں"....... صدیقی نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا جس میں عمران کا قہقہہ بھی شامل تھا۔ صدیقی کے اس برجستہ جواب نے واقعی اسے قہقہہ لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے یقیناً کوئی فول پروف پلاننگ کی ہو گی۔ وہ ہمیں بتا دیں"....... اس بار چوہان نے کہا۔

" پلاننگ کیا کرنی ہے۔ اصل مسئلہ اس لڑکی کی برآمدگی کا۔ اور یہ کام بہرحال جبراً نہیں کیا جا سکتا ورنہ اس لڑکی کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا اس لئے ہم اسے صحیح سلامت واپس نہ لے جا سکیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ اس بے گناہ کو ہلاک کرنا پڑے۔ دوسری بات یہ کہ لارڈ ہارلے یا اس کا ریڈ سینڈیکیٹ ہمارا اصل مجرم نہیں ہے۔ اصل مجرم وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان لڑکیوں کو اس انداز میں غائب کیا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" ہوٹل والوں کی طرف سے کال ہو گی ورنہ یہاں اور تو کوئی ہمیں نہیں جانتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

" مسٹر مائیکل آپ کی کال ہے۔ مسٹر ڈاگر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

" ہیلو مسٹر مائیکل۔ میں ڈاگر بول رہا ہوں ریڈ ڈیتھ کا چیف"۔ دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور عمران یہ آواز سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات

ابھر آئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" مگر میں تو کسی نکرفل ڈیتھ کو نہیں جانتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم عمران ہو اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی مجھے جان جاؤ گے۔ میں ایستاس کا ڈاگر ہوں"...... دوسری طرف سے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا گیا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میں تو اسی وقت پہچان گیا تھا جب تمہاری آواز سنی تھی لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم نے ترقی کی بجائے تنزلی کیوں اختیار کی ہے۔ کہاں ایستاس جیسی بین الاقوامی سطح کی ایکریمین سرکاری ایجنسی اور کہاں یہ لارڈ ہارلے کی نجی بدمعاشوں کی تنظیم ریڈ ڈیتھ "...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" یہ تفصیلی بات ہے عمران۔ اب جبکہ تم مجھے پہچان چکے ہو تو اب میرا خیال ہے کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو میرے پاس آنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہو گی۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں تمہاری ذاتی طور پر مدد کر سکوں "...... ڈاگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بہرحال یہاں کی نسبت ہم ڈاگر کے پاس زیادہ محفوظ ہوں گے"...... عمران نے

جواب دیا۔

"اس اعتماد کا شکریہ عمران۔ بے فکر ہو کر آجائیں۔ میرا آدمی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔ اس کا نام ڈیوک ہے۔ وہ تمہیں اپنے ساتھ ایئر پورٹ لے جائے گا جہاں خصوصی چارٹرڈ طیارہ موجود ہو گا۔ اس طیارے سے تم ٹار کی پہنچ جاؤ گے۔ ڈیوک تمہارے ساتھ ہو گا۔ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے گا۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی۔ گڈ بائی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"لو بھئی قدرت نے خود ہی مدد کر دی ہے ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ پہلے اس لارڈ کو اس کے محل سے اغوا کیا جائے پھر اس لارڈ کا قدوقامت ہم میں سے جس سے بھی ملتا ہو اسے لارڈ ہارلے بنایا جائے۔ اس کے بعد اس لڑکی کو یہاں سے نکالا جائے لیکن اب مجھے یقین ہے کہ ڈاگر خود بخود کوئی درمیانی راستہ نکال لے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ پلان بنایا تھا آپ نے۔ واقعی ان حالات میں یہ بہترین پلان تھا۔ حالانکہ فور سٹارز کا چیف میں ہوں۔ ایسا پلان مجھے سوچنا چاہیئے تھا"....... صدیقی نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف صرف بوجھ کھینچے ہیں۔ فارغ تو تیخ ہوتے ہیں اس لئے وہ پلان بناتے رہتے ہیں"....... عمران نے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ یہ ڈاگر کون ہے اور اس نے کس طرح ہمیں ٹریس کیا ہے"....... خاور نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ یہ بات واقعی حیرت انگیز ہے کہ ان لوگوں کو ہمارے بارے میں اس قدر علم ہے"....... صدیقی نے کہا۔

"میں نے یہاں کے ایک آدمی نکلسن سے تفصیلات حاصل کی تھیں یا تو اس نکلسن نے خوفزدہ ہو کر خود اس ڈاگر کو رپورٹ دے دی ہو گی یا پھر وہ فون کال چیک کر لی گئی ہو گی اور پھر نکلسن سے انہوں نے اگلوا لیا ہو گا اور انہیں یقین ہو گا کہ میں یہاں آؤں گا۔ جہاں تک ڈاگر کا تعلق ہے تو ڈاگر انتہائی ذہین، تیز اور فعال سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے۔ ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی ہے جس کا نام الیٹاس ہے۔ یہ ایجنسی بین الاقوامی سطح پر کام کرتی ہے۔ اس کا کام منشیات کے بڑے بڑے گروں کو ٹریس کرنا ہے اور ان کے خلاف کام کرنا ہے اور ڈاگر اس کا چیف ایجنٹ تھا۔ میری اس سے کئی بار ملاقات ہو چکی ہے۔ جب نکلسن نے مجھے ڈاگر کا نام بتایا تو ایک لمحے کے لئے میں چونکا تھا لیکن پھر میرے ذہن نے اسے تسلیم نہ کیا کہ ڈاگر الیٹاس کے چیف ایجنٹ سے اس ریڈ ڈیتھ کا چیف بن سکتا ہے اور ولنگٹن اور ناراک کو چھوڑ کر یہاں اس دور دراز علاقے میں بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن اب جب اس نے بات کی تو میں اسے فوراً پہچان گیا کیونکہ ڈاگر انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرنے کا عادی ہے اور اس کا انداز مخصوص ہے"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا

دیئے۔

" عمران صاحب۔ کیا خیال ہے۔ کیا ڈاگر اس لارڈ کے خلاف ہماری مدد کرے گا"...... چوہان نے کہا۔

" نہیں کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک خوش رو مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔

" میرا نام ڈیوک ہے اور مجھے چیف ڈاگر نے بھیجا ہے"...... آنے والے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آؤ۔ میں تو کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چیف کے حکم پر پہلے میں نے چارٹرڈ طیارے کا بندوبست کیا ہے۔ پھر یہاں آیا ہوں کیونکہ چیف آپ کا انتہائی بے چینی سے انتظار کر رہا ہے۔ اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم ابھی روانہ ہو سکتے ہیں"...... ڈیوک نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اپنا اپنا سامان لے لو بھائی"...... عمران نے اٹھ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" سامان آپ کا پہنچ جائے گا جناب۔ یہ ہوٹل بھی چیف کی ملکیت ہے۔ آپ تشریف لائیں"...... ڈیوک نے کہا اور دروازے کی طرف

مڑ گیا۔

" آؤ بھئی۔ یہ لوگ تو واقعی انتہائی مہمان نواز ثابت ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور ڈیوک آہستہ سے ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک چارٹرڈ طیارے میں موجود تھے۔ ان کا سامان جو ایک ایک بیگ پر مبنی تھا ان کے ساتھ تھا اور طیارہ ٹارکی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" تم ڈاگر کے کیا ہو۔ نائب ہو یا"...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈیوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں چیف کا یہاں کارستان میں نائب ہوں"...... ڈیوک نے جواب دیا۔

" ہمیں تم نے ٹریس کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ چیف نے آپ کے قدوقامت اور آپ کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی۔ میرے آدمی ایئرپورٹ پر موجود تھے پھر آپ کو چیک کیا گیا۔ آپ اس ہوٹل میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔ اس ہوٹل کے ہر کمرے میں انتہائی جدید ترین انتظامات موجود ہیں۔ چنانچہ یہاں آپ کی گفتگو سنی جاتی رہی جس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ آپ ہی عمران صاحب ہیں کیونکہ آپ کے ساتھیوں نے کئی بار آپ کو عمران کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ یہاں ایسے انتظامات موجود ہیں کہ آپ کو بے ہوش بھی کیا جا سکتا تھا اور ہلاک بھی کیا جا سکتا تھا لیکن چیف نے چونکہ آپ کے بارے میں خصوصی ہدایات دی تھیں اس

لئے ہم نے چیف سے رابطہ کیا اور آپ کی گفتگو کی ٹیپ انہیں سنو
تو چیف نے آپ سے رابطہ کیا اور پھر آپ نے شاید کوئی مزاحیہ با
چیف سے کی کہ چیف مکمل طور پر کنفرم ہو گئے۔ اس کے بعد انہو
نے مجھے ہدایات دیں"...... ڈیوک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بھی ایستاس میں کام کرتے رہے ہو"...... عمران نے ک
تو ڈیوک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرا
ابھر آئے تھے۔

"آپ نے کیسے اندازہ لگایا ہے"...... ڈیوک نے حیرت بھر
لہجے میں کہا۔

"تمہارا انداز غنڈوں اور بدمعاشوں جیسا نہیں ہے بلکہ تربیت
یافتہ ایجنٹوں جیسا ہے اور ڈاگر کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ
ایستاس میں بطور چیف ایجنٹ کام کرتا رہا ہے اور اگر تم یہاں
دارالحکومت میں اس کے نائب ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم اس
کے خاص آدمی ہو۔ اس لحاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تم بھی
ایستاس میں کام کرتے رہے ہو اور اب ڈاگر کے ساتھ ہی یہاں شفٹ
ہوئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ میں ایستاس میں کام کرتا رہا
ہوں لیکن ایک چھوٹی سی برانچ میں۔ پھر چیف ڈاگر کے ساتھ ہی میں
یہاں آ گیا"...... ڈاگر نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ کیا تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ چیف ڈاگر کو کس حد تک جانتے ہیں"...... ڈیوک نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بس دو تین بار اس سے ملاقات ہوئی ہے۔ اس کا ایک ساتھی
تھا پیٹر۔ وہ میرا گہرا دوست تھا۔ اس کی وجہ سے ملاقات ہوئی
تھی"...... عمران نے کہا۔

"چیف ڈاگر کی ایک بہن تھی ریٹا۔ چیف ریٹا سے بے حد محبت
کرتا تھا۔ ریٹا چیف ڈاگر کے ساتھ رہتی تھی۔ وہ دونوں ٹانگوں سے
معذور تھی۔ وہ انتہائی خوبصورت لڑکی تھی لیکن معذوری کی وجہ سے
ظاہر ہے وہ احساس کمتری کا شکار تھی۔ ایستاس کا چیف راڈیل ایک
بار ڈاگر کی رہائش گاہ پر آیا تو اس کی ملاقات ریٹا سے ہو گئی۔ اس نے
ریٹا سے فلرٹ کرنا شروع کر دیا۔ ڈاگر نے راڈیل سے کہا کہ وہ ایسا
نہ کرے کیونکہ وہ شادی شدہ ہے لیکن راڈیل نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی
بیوی کو طلاق دے کر ریٹا سے شادی کرے گا۔ چونکہ ایکریمیا میں
ایسا ہوتا رہتا ہے اور پھر ریٹا بھی راڈیل کی وجہ سے بے حد خوش
رہتی تھی اس لئے چیف ڈاگر خاموش ہو گیا لیکن پھر اچانک راڈیل
نے ریٹا سے تعلقات ختم کر لئے جس کا بے پناہ دکھ ریٹا کو ہوا اور وہ
شدید بیمار پڑ گئی۔ چیف ڈاگر نے راڈیل سے بات کی تو راڈیل نے
الٹا چیف ڈاگر کی بے عزتی کر دی اور کہا کہ وہ کیسے کسی معذور لڑکی
سے شادی کر سکتا ہے۔ بس اس پر چیف ڈاگر کا ذہن گھوم گیا اور اس
نے راڈیل کو ہلاک کر دیا اور ریٹا کو ساتھ لے کر وہ یہاں کارستان آ

گیا۔ لارڈ ہارلے اس کا دوست تھا۔ اس نے لارڈ ہارلے کے پاس ملازمت اختیار کر لی۔ لارڈ ہارلے نے ایکریمیا کے اعلیٰ ترین حکام پر دباؤ ڈال کر چیف ڈاگر کے خلاف ہونے والا کورٹ مارشل ختم کر دیا اور چیف ڈاگر کو صرف سروس سے فارغ کر دیئے جانے کی سزا دی گئی۔ تب سے چیف ڈاگر یہاں ہے"...... ڈیوک نے جواب دیا۔

"ریٹا بھی اس کے ساتھ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ چیف ڈاگر کے ساتھ یہاں آئی تھی لیکن پھر اچانک وہ غائب ہو گئی۔ چیف ڈاگر نے اس کی تلاش میں زمین آسمان ایک کر دیئے لیکن آج تک ریٹا کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ چیف ڈاگر کا خیال ہے کہ ریٹا نے یقیناً خودکشی کر لی ہو گی اور اس کی لاش سمندر میں مچھلیاں کھا گئی ہوں گی کیونکہ آخری بار اسے ساحل سمندر پر ہی دیکھا گیا تھا"...... ڈیوک نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لیکن ڈاگر کی فطرت تو مختلف قسم کی ہے۔ وہ بدمعاشوں اور غنڈوں کی سربراہی کیسے کرتا ہو گا"...... عمران نے چند لمحوں بعد کہا تو ڈیوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیف صرف نام کا چیف ہے لیکن وہ ریڈ ڈیتھ کی کارروائیوں سے یکسر لاتعلق رہتا ہے۔ سارا کام ایک اور آدمی رابرٹ کرتا ہے۔ اصل میں چیف لارڈ ہارلے کی وجہ سے مجبور ہے کیونکہ لارڈ ہارلے اسے واپس نہیں جانے دیتا"...... ڈیوک نے کہا اور عمران نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ٹار کی پہنچ کر وہ سب ہی کاروں میں سوار ہو کر ایک عالی شان کوٹھی میں پہنچ گئے جہاں لمبے قد اور بھاری جسم کے مالک ڈاگر نے بذات خود ان کا استقبال انتہائی خوش دلی سے کیا۔ پھر ڈاگر کے اصرار پر انہوں نے پہلے ڈنر کیا اور اس کے بعد وہ سب سٹنگ روم میں بیٹھ کر ہاٹ کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"مجھے ڈیوک نے تمہاری ساری کہانی سنا دی ہے۔ مجھے ریٹا کی موت کا بے حد افسوس ہے"...... عمران نے ڈاگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم میری یہاں موجودگی پر حیران ہو گے۔ میں نے ڈیوک کو کہہ دیا تھا کہ وہ تمہیں سب کچھ بتا دے کیونکہ مجھ میں ہمت نہ تھی کہ میں ریٹا کے بارے میں تفصیل بتاتا۔ بہرحال وہ تو جو ہونا تھا ہو گیا اب تم بتاؤ کہ تم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو"...... ڈاگر نے کہا۔

"کیا نکلسن نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سے کوئی لڑکی لارڈ ہارلے کے محل میں لائی گئی ہے۔ تم اس لڑکی کو واپس حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ ڈاگر نے کہا۔

"ہاں۔ ایک تو اس لڑکی کو واپس حاصل کرنا ہے۔ دوسرا یہ معلوم کرنا ہے کہ لارڈ ہارلے نے اس لڑکی کو کن لوگوں سے حاصل

کیا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" لڑکی تو ظاہر ہے اپنی مرضی سے یہاں آئی ہو گی کیونکہ لا
ہارلے کسی پر جبر نہیں کیا کرتا اور ہو سکتا ہے کہ وہ واپس بھی نہ جا
چاہے کیونکہ جو سہولتیں اور عیش اسے یہاں مہیا ہوں گے وہ ا
واقعی اور کہیں نہیں مل سکتے۔ البتہ تمہارا دوسرا کام ہو سکتا ہے
میں لارڈ سے معلوم کر کے بتا سکتا ہوں"...... ڈاگر نے کہا۔
" لڑکی کو جبراً لایا گیا ہے اور جبراً یہاں رکھی جا رہی ہے"۔ عمرا
نے کہا تو ڈاگر بے اختیار چونک پڑا۔
" جبراً۔ نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ لارڈ ایسا آدمی نہیں ہے۔
عیاش ضرور ہے لیکن بہرحال وہ جبر کسی پر نہیں کرتا"...... ڈاگر ۔
کہا۔

" میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں کہ لڑکی کے ساتھ کیا ہوا ہے
اس کے بعد باقی باتیں ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے سا
ہی اس نے لڑکی کے رشتے، شادی، ایکریمیا شفٹ ہونا اور پھر اچانک
سب کچھ غائب ہو جانے کے بارے میں بتا دیا تو ڈاگر کے چہرے
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی بھیانک جرم ہے۔ شریف لڑکیو
کے ساتھ اس قسم کی واردات۔ ویری بیڈ"...... ڈاگر نے کہا۔
" تم ایکریمین ہو اس لئے تم ہم مشرقی لوگوں کے جذبات
اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ہم مشرقی لوگ اپنی عورتوں کی عزت او

عصمت کے سلسلے میں انتہائی حساس ہوتے ہیں۔ بہرحال یہاں سے
ایک خط وہاں پاکیشیا پہنچا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے خط
کے بارے میں تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ نکلسن سے ہونے والی
گفتگو بھی دوہرا دی۔
" اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو سراسر ظلم ہے"...... ڈاگر نے کہا۔
" اب تم بتاؤ کہ کیا وہ لڑکی جس کا نام روبینہ ہے یہاں اپنی
مرضی سے رہ رہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔
" تمہاری بات درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ ہارلے کی
فطرت کا یہ پہلو مجھ سے بھی چھپا ہوا تھا۔ چونکہ میں لارڈ سے زیادہ
رابطہ نہیں رکھتا اور نہ کبھی اس کے محل میں گیا ہوں اس لئے مجھے
ان باتوں کا علم نہ تھا۔ تم فکر نہ کرو یہ لڑکی زندہ سلامت تمہارے
ساتھ جائے گی اور لارڈ کو یہ بھی بتانا ہو گا کہ اس نے کن لوگوں کے
ذریعے اس لڑکی کو حاصل کیا ہے۔ چاہے اس کے لئے مجھے لارڈ سے
بغاوت ہی کیوں نہ کرنا پڑے"...... ڈاگر نے کہا۔
" ہم یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتے ڈاگر۔ اگر تم درمیان میں نہ آ
جاتے تو شاید اب تک ہم کوئی نہ کوئی کارروائی کر چکے ہوتے اس
لئے تم نے اگر کچھ کرنا ہے تو فوراً کرو بلکہ بہتر یہی ہے کہ تم سائیڈ پر
ہو جاؤ۔ ہم جانیں اور لارڈ"...... عمران نے کہا۔
" ہاں۔ میں تمہاری عادت جانتا ہوں کہ تم ہر کام فوری کرنے
کے عادی ہو۔ بہرحال میں لارڈ سے بات کرتا ہوں۔ اس کے بعد

مزید بات ہو گی"...... ڈاگر نے کہا۔

"کیا لارڈ ہمیں وہاں داخل ہونے کی اجازت دے دے گا اور لڑ
کو واپس بھجوا دے گا"...... عمران نے یقین نہ آنے والے لہجے
کہا۔

"ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا"...... ڈاگر نے کہا اور ا
کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیز
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہے اسے بھی پریس کر دو"۔ عمرا
نے کہا تو ڈاگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دی
دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا
گیا۔

"لارڈ ہارلے پیلس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف ڈاگر بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ"۔ ڈاگ
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاگر بول رہا ہوں لارڈ صاحب"...... ڈاگر نے قدرے مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ اس وقت کیسے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"۔ لارڈ

کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لارڈ صاحب میرے مہمان آئے ہیں۔ وہ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں کیونکہ انہوں نے صبح واپس جانا ہے اور میں نے ان سے وعدہ کر لیا ہے"...... ڈاگر نے کہا۔

"مہمان۔ کہاں سے آئے ہیں۔ کون ہیں اور کیوں اس وقت مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ صاحب۔ اقوام متحدہ کے تحت پوری دنیا میں جو بھی لارڈ صاحبان ہیں ان پر ریسرچ ہو رہی ہے تاکہ اس سلسلے میں ریکارڈ شائع کیا جائے اور جنوبی ایکریمیا کے لئے جو ٹیم یہ کام کر رہی ہے اس کا سربراہ مائیکل میرا دوست ہے۔ اسے معلوم تھا کہ آپ ملاقات کی اجازت نہیں دیتے اس لئے اس نے مجھ سے رابطہ کیا اور کل انہوں نے کارستان اپنی فائنل رپورٹ دینی ہے اس لئے وہ ابھی اور اسی وقت ملاقات کے لئے مصر ہیں اور لارڈ صاحب اگر یہ ملاقات نہ ہوئی تو پھر اقوام متحدہ کے ریکارڈ میں آپ کے اور آپ کے خاندان کے کوائف سرے سے درج نہ ہو سکیں گے اس لئے برائے مہربانی ملاقات کا وقت دے دیں۔ ہم جلد از جلد ملاقات ختم کر دیں گے"۔ ڈاگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔ ڈاگر نے واقعی انتہائی خوبصورت جواز پیش کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں ساتھ لے آؤ۔ کتنے آدمی ہیں"...... لارڈ نے

پوچھا۔

" پانچ ہیں جناب۔ مگر وہ آپ سے صرف معلومات حاصل کر
گے اور تصاویر بنائیں گے اور بس" .... ڈاگر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں چیف سیکورٹی آفیسر کو احکامات دے دیتا ہوں لیا
تم ان کے ساتھ آؤ گے" .... لارڈ نے کہا۔

" یس سر۔ اس اجازت کے لئے بے حد شکریہ" .... ڈاگر نے
اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر ڈاگر
رسیور رکھ دیا۔

" گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تمہاری ذہانت قائم ہے ور
میں تو سمجھا تھا کہ یہاں کے ماحول میں تم بھی عام غنڈوں ا
بدمعاشوں کی طرح بن چکے ہو گے" .... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تو ویسے بھی یہاں سے جانا چاہ
ہوں لیکن چونکہ لارڈ میرا محسن ہے اس نے مجھے کورٹ مارشل
بچایا ہے اس کی وجہ سے میں یہاں موجود ہوں" .... ڈاگر نے جواب
دیا۔

"یہی بات تو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور اب بھی وقت ہے سو
لو۔ لارڈ نے ظاہر ہے لڑکی واپس نہیں بھیجنی اور ہو سکتا ہے کہ و
اس کی موجودگی سے ہی مکر جائے۔ ایسی صورت میں تم جانتے ہو ک
مجھے کیا کرنا پڑے گا۔ لارڈ تمہارا محسن ہے" .... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ یہی تو اس کا ٹیسٹ کیس ہو گا۔ اگر تو اس نے کسی
شریف لڑکی کو جبراً اپنے محل میں رکھا ہوا ہے تو یہ بات میرے
نزدیک عام اخلاقی معیار سے بھی کمتر ہے اس لئے میں اس کا احسان
صرف اس انداز میں اتار سکتا ہوں کہ تمہیں اس کی موت سے روک
دوں۔ البتہ پھر میرا اس سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ میں خاندانی
آدمی ہوں۔ ریٹا میری بہن اس خاندانی پن کی وجہ سے ہی موت کے
گھاٹ اتر گئی ہے ورنہ عام ایکریمین لڑکیاں تو ظاہر ہے ہر روز اپنے
بوائے فرینڈ بدلتی رہتی ہیں" .... ڈاگر نے جواب دیا تو عمران نے
اس انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ ڈاگر کی بات سے متفق
ہو۔

" اب میری بھی باتیں سن لو۔ لارڈ کے محل میں سیکورٹی کے
انتہائی سخت انتظامات ہیں۔ وہاں داخل ہوتے ہی مشینری کے ذریعے
خودبخود تمہارے میک اپ بھی چیک ہو جائیں گے اور اسلحہ بھی اس
لئے تم سپیشل میک اپ کر لو اور اسلحہ ساتھ نہ رکھو تاکہ لارڈ تک
پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ کھڑی ہو سکے" .... ڈاگر نے کہا۔

" ہمارے میک اپ سپیشل ہیں اس لئے اس طرف سے بے فکر
رہو۔ البتہ اسلحہ ہم یہاں چھوڑ جائیں گے۔ آؤ" .... عمران نے کہا اور
اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو کاروں میں سوار لارڈ کے محل کی
طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈاگر
خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر نعمانی

اور چوہان تھے جبکہ عقبی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی اور سائیڈ سیٹ پر خاور موجود تھا۔ عقبی سیٹ خالی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں آبادی سے ہٹ کر ایک ویران علاقے کے درمیان سے گزرتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں۔

" بڑے سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ یہاں سے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ تو یوں لگتا ہے کہ جیسے "...... عمران نے کہنا شروع کیا لیکن ڈاگر نے درمیان میں ہی منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور عمران چونک کر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ ان کی آوازیں محل میں سنی جا سکتی ہیں۔ اب اسے عقبی کار میں موجود صدیقی اور خاور کی فکر تھی کہ کہیں وہ آپس میں باتیں نہ شروع کر دیں لیکن ظاہر ہے وہ کیا کر سکتا تھا۔ خاموش بیٹھا رہا۔ اب انہیں ایک قدیم دور کی محل نما بہت بڑی عمارت نظر آنا شروع ہو گئی جو بے حد وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی تھی۔ وہ واقعی قدیم دور کا ایک بہت بڑا محل تھا۔ چار دیواری نجانے کہاں سے کہاں تک جا رہی تھی اور چار دیواری میں جگہ جگہ چیک پوسٹیں بنی ہوئی تھیں جن پر مسلح افراد موجود تھے۔ جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے جا کر کاریں رک گئیں۔ پھاٹک کے باہر مشین گنوں سے مسلح چار آدمی کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی تیزی سے کار کی طرف بڑھا اور پھر قریب آ کر اس نے ڈاگر کو دیکھتے ہی انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور کاریں اندر داخل ہوئیں۔ سڑک بل کھاتی لہراتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ سڑک کے دونوں اطراف میں دور دور تک پھولوں کے تختے پھیلے ہوئے تھے۔ پھول اس قدر تعداد میں تھے کہ یوں لگتا تھا جیسے یہاں باقاعدہ پھولوں کی کاشت کی جاتی ہو۔ تھوڑی دیر بعد کاریں وسیع و عریض اور انتہائی عالی شان عمارت کے سامنے بنے ہوئے وسیع و عریض پورچ میں جا کر رک گئیں۔ وہاں مشین گنوں سے مسلح دس افراد موجود تھے جبکہ ایک لمبے قد کا آدمی جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا برآمدے میں موجود تھا۔ جیسے ہی ڈاگر، عمران اور اس کے ساتھی کاروں سے اترے سوٹ میں ملبوس آدمی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر آگے بڑھا اور ڈاگر کے سامنے آ کر قدرے جھک گیا۔

" لارڈ صاحب آپ کے اور مہمانوں کے منتظر ہیں چیف "۔ اس آدمی نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم خود کیسے ہو مارتھن۔ اب تو تم محل سے باہر نکلتے ہی نہیں "...... ڈاگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کی مہربانی چیف۔ بس یہاں کی ڈیوٹی اس قدر ہے کہ فرصت ہی نہیں ملتی "...... مارتھن نے جواب دیا۔

" مسٹر مائیکل یہ لارڈ صاحب کے استقبالیہ سیکرٹری ہیں مسٹر مارتھن "...... ڈاگر نے مارتھن کا باقاعدہ تعارف عمران سے کراتے ہوئے کہا۔

" ارے واہ۔ تو ان صاحب کے نام پر وہ مارتھن ریس ہوتی ۔
جس میں لوگ پیدل بھاگتے رہتے ہیں"...... عمران نے چونک کر ک
تو ڈاگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں لارڈ صاحب کی طرف سے مہمانوں کو خوش آمدید کہ
ہوں"...... مارتھن نے مسکراتے ہوئے سر جھکا کر کہا۔

" شکریہ مسٹر مارتھن ریس۔ آپ سے ملاقات کر کے واقعی خوش
ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ڈاگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" تشریف لائیے جناب"...... مارتھن نے عمران کی باتوں کو اس
انداز میں نظرانداز کرتے ہوئے کہا جیسے یہ باتیں اس نے سنی ہی نہ
ہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک انتہائی وسیع و عریض ہال نما
کمرے میں بٹھا کر واپس چلا گیا۔ یہ ہال نما کمرہ قدیم دور کے بھاری
بھرکم صوفوں، میزوں اور الماریوں سے بھرا ہوا تھا۔ دیواروں پر لارڈ
صاحب کے آباؤ اجداد کی ہاتھ سے بنی ہوئی بڑی بڑی رنگین تصویروں
کے فریم موجود تھے۔

" یہ لارڈ ہارلے ہیں"...... ڈاگر نے ایک قد آدم تصویر کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں ایک قوی ہیکل نوجوان سوٹ پہنے
اکڑا کھڑا نظر آ رہا تھا۔

" کیا یہ تصویر پرانی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" پانچ سال پہلے کی ہو گی"...... ڈاگر نے جواب دیا اور اسی لمحے
ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی میں انتہائی قیمتی شراب

کی بوتل اور گلاس وغیرہ موجود تھے۔

" ہم رات کو شراب نہیں پیا کرتے ۔ ہمارے لئے ہاٹ کافی لے
آؤ"...... عمران نے اس ملازم سے خود ہی کہہ دیا۔

" میرے لئے بھی ہاٹ کافی لے آؤ"...... ڈاگر نے کہا اور ملازم
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر
بعد ہاٹ کافی سرو کر دی گئی۔ برتن واقعی نوابانہ انداز کے تھے۔ کافی
پینے کے بعد ملازم جب خالی برتن لے گئے تو مارتھن اندر داخل ہوا۔

" جناب۔ لارڈ صاحب تشریف لا رہے ہیں"...... مارتھن نے
اندر داخل ہو کر ایک سائیڈ پر کھڑے ہو کر چوبداروں کے سے انداز
میں کہا تو ڈاگر اٹھ کھڑا ہوا اور ڈاگر کے اٹھنے کی وجہ سے عمران اور
اس کے ساتھیوں کو بھی اٹھنا پڑا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے میں سے
لارڈ ہارلے اندر داخل ہوا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کی صحت
نوجوانوں سے بھی زیادہ اچھی تھی۔ جسمانی لحاظ سے وہ قوی ہیکل
کہلایا جا سکتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے انتہائی
قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ ایک ہاتھ کی انگلی میں
سونے کی انگوٹھی تھی جس میں انتہائی قیمتی ہیرا جڑا ہوا تھا لیکن عمران
اس کے چہرے کے خدوخال کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ لارڈ ہارلے
فطرتاً مکار اور عیار آدمی ہے۔ اس نے اپنے اوپر شرافت کا باقاعدہ
نقاب چڑھایا ہوا ہے ورنہ وہ اندر سے انتہائی عیاش، کینہ فطرت،
ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد لارڈ صاحب

سامنے والے صوفے پر اس انداز میں اکڑ کر بیٹھ گئے جیسے وہ فاتح عالم ہوں اور دربار عام میں بیٹھے ہوئے ہوں۔

"میرا نام مائیکل ہے لارڈ صاحب اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہمیں ڈاگر نے بتایا تھا۔ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔ جلدی بتاؤ۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہوتا۔ یہ چونکہ ڈاگر کی وجہ سے تمہیں ملاقات کی اجازت دے دی ہے ورنہ ہم سے ملاقات کے انتظار میں لوگ سالوں بیٹھے رہتے ہیں"...... لارڈ ہارلے نے انتہائی نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے۔ اس محل میں پاکیشیا سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی جس کا نام روبینہ ہے موجود ہے۔ آپ اسے بلوائیں۔ ہم نے اس سے چند باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو لارڈ ہارلے بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت اور الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی لڑکی۔ کیا نام لیا ہے تم نے"۔ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک پاکیشیائی نوجوان لڑکی جس کا نام روبینہ ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اس کی تصویر بھی آپ کو دکھائی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا۔ اس

میں سے ایک تصویر نکال کر اس نے لارڈ صاحب کی طرف بڑھا دی۔ یہ روبینہ کی شادی کی تصویر تھی جس میں وہ دلہن بنی بیٹھی تھی۔ ڈاگر نے یہ تصویر عمران سے لے کر اٹھ کر لارڈ صاحب کو دکھائی تو لارڈ صاحب تصویر دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کون ہے۔ ہم تو اسے نہیں جانتے۔ ہم تو اسے پہلی بار دیکھ رہے ہیں اور ہمارے محل میں کسی پاکیشیائی لڑکی کی موجودگی کا کیا جواز ہے۔ یہ سب کیا ہے ڈاگر"...... لارڈ نے کہا لیکن عمران نے دیکھ لیا تھا کہ تصویر دیکھ کر لارڈ کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اس سے صاف پتہ چلتا تھا کہ اس نے اس لڑکی کو پہلے دیکھا ہوا ہے۔ ڈاگر کے چہرے پر ایسے تاثرات موجود تھے کہ جیسے عمران کی طرح وہ بھی اصل بات سمجھ گیا ہو۔ ظاہر ہے وہ بھی انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ رہا تھا۔

"لارڈ ہارلے۔ یہ لڑکی ورلڈ پولیس کو مطلوب ہے اور ہمارا تعلق بھی ورلڈ پولیس سے ہے۔ یہ اقوام متحدہ کے تحت خفیہ ایجنسی ہے جو بڑے لوگوں کے خلاف کام کرتی ہے۔ ڈاگر میرا دوست ہے اور آپ ڈاگر کے محسن ہیں اس لئے ہم نے یہاں باقاعدہ ریڈ کرنے کی بجائے یہ طریقہ اختیار کیا ہے تاکہ آپ کی پوری دنیا میں بے عزتی نہ ہو اس لئے آپ کے حق میں یہی بہتر ہے کہ آپ اس لڑکی کو یہاں بلوائیں۔ ہم اس کا بیان لیں گے۔ اس کے بعد مزید کارروائی ہو گی"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو اور یہاں میرے محل میں۔ ورلڈ پولیس۔ ہونہہ۔ کیسی ورلڈ پولیس۔ یہ لارڈ ہارلے کا محل ہے۔ سمجھے۔ یہاں تو دوسرا سانس بھی کوئی میری مرضی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ میں ڈاگر کی وجہ سے تمہیں زندہ واپس جانے کی اجازت دے رہا ہوں۔ جاؤ چلے جاؤ ورنہ تمہاری لاشیں بھی کسی کو نہیں ملیں گی"...... لارڈ ہارلے نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ پھڑپھڑا رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ واپس دروازے کی طرف مڑا۔

"ایک منٹ لارڈ صاحب"...... عمران نے کہا تو لارڈ ہارلے واپس مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر صوفے پر جا گرا جبکہ صدیقی اس دوران بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے قریب کھڑے اس استقبالیہ آفیسر مارتھن کی طرف بڑھ گیا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا اور پھر لارڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ بھی اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا اور پھر صدیقی نے تیزی سے دروازہ بند کر دیا۔ مارتھن ایک ہی ضرب کھا کر نیچے گرنے کے بعد دوبارہ نہ اٹھ سکا تھا جبکہ لارڈ چہرے پر عمران کا تھپڑ کھا کر پہلے صوفے پر گرا اور پھر الٹ کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک زوردار جھٹکے

سے اٹھا کر اس نے اسے صوفے کی ایک کرسی پر پھینک دیا۔

"اس کا کوٹ اس کے عقب میں کر دو"...... عمران نے کہا تو نعمانی اور چوہان بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر اس صوفے کے عقب میں چلے گئے اور چند لمحوں بعد ہی عمران کی ہدایت پر عمل ہو چکا تھا۔ لارڈ ہارلے کا چہرہ تکلیف اور غصے کی شدت سے تقریباً مسخ ہوا نظر آ رہا تھا جبکہ ڈاگر ہونٹ بھینچے خاموش صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

"اسے بتا دو ڈاگر کہ ہم بہرحال لڑکی کو لے کر جائیں گے اس لئے اس کا بچاؤ اس میں ہے کہ یہ لڑکی ہمارے حوالے کر دے ورنہ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا"...... عمران نے ڈاگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ہارلے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اگر میں ساتھ نہ آیا ہوتا تو اب تک آپ کے محل کی اینٹ سے اینٹ بج چکی ہوتی۔ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے آپ کے یہاں موجود مسلح محافظ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جب انہوں نے مجھے بتایا کہ جو لڑکی پاکیشیا سے اغوا ہوئی ہے وہ یہاں آپ کے محل میں قید ہے تو مجھے یقین نہ آیا کیونکہ میرے نقطہ نظر سے آپ انتہائی شریف آدمی ہیں۔ آپ کسی پر جبر نہیں کر سکتے لیکن یہاں سے اس لڑکی نے ایک خط پاکیشیا بھجوایا تھا جس کی بنا پر یہ لوگ یہاں آئے ہیں۔ اس کے باوجود مجھے ان کی بات پر یقین نہ آیا تھا اس لئے میں یہاں آیا ہوں لیکن اب اس لڑکی کی تصویر دیکھ کر آپ کے چہرے پر جو تاثرات

ابھرے ہیں اس سے مجھے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ وہ لڑکی واقعی یہاں موجود ہے اور جس طرح آپ نے انکار کیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسے یہاں جبراً قید میں رکھا گیا ہے۔ آپ میرے محسن ضرور ہیں لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ اس طرح کی غیر اخلاقی حرکت کریں اور میں پھر بھی آپ کا ساتھ دیتا رہوں اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ اس لڑکی کو ان کے حوالے کر دیں اور انہیں بتا دیں کہ آپ نے اس لڑکی کو کہاں سے اور کن لوگوں سے حاصل کیا تھا تو پھر میں گارنٹی دیتا ہوں کہ یہ لوگ آپ کو زندہ چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے“...... ڈاگر نے تیز لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم یہ کہہ رہے ہو اور مجھے۔ تم نمک حرام۔ میں نے تمہاری زندگی بچائی اور تم یہ کہہ رہے ہو اور ان لوگوں کو ساتھ لے کر آ گئے ہو۔ اب تم بھی ان کے ساتھ ہی مرو گے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ یہاں جو چاہیں کرتے رہیں گے۔ انہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ یہاں میں نے کیسے کیسے انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ میں نے دس منٹ بعد واپس جانا ہے۔ دس منٹ بعد یہاں کی صورت حال مشینوں پر چیک کر لی جائے گی اور پھر موت تم سب پر جھپٹ پڑے گی اور دس منٹ گزرنے والے ہیں“۔ لارڈ ہارلے نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا تو ڈاگر بے اختیار گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”یہ درست کہہ رہا ہو گا۔ یہاں واقعی ایسے ہی انتظامات ہوں گے“...... ڈاگر نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جب تک یہ یہاں موجود ہے یہاں کچھ نہیں ہو گا“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور لارڈ ہارلے چیخنے کے ساتھ ہی بے اختیار خون تھوکنے لگا۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن ایک تو اس کا کوٹ اس کی پشت تک نیچے تھا اس لئے وہ توازن برقرار نہ رکھ سکتا تھا۔ دوسرا اس کے پیچھے کھڑے نعمانی اور چوہان اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ دیتے تھے۔

”بولو ورنہ“...... عمران نے ایک بار پھر غراتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ ایشیا سیکشن میں ہے۔ ایشیا سیکشن میں ہے“...... لارڈ ہارلے نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ایشیا سیکشن۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں محل میں تم نے سیکشن بنائے ہوئے ہیں“...... عمران کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے لارڈ کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”ہاں۔ یہاں ہر براعظم کا علیحدہ سیکشن ہے اور ہر سیکشن میں ہر براعظم کے ہر ملک کی لڑکی موجود ہے“...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم تو مکمل شیطان ہو“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں لارڈ ہوں اور سب لارڈ اسی طرح کرتے ہیں۔ اسی لئے تو لارڈ کہلاتے ہیں"...... لارڈ ہارلے نے کہا۔

"اس لڑکی کو یہاں بلواؤ۔ یہاں"...... عمران نے کہا۔

"وہ یہاں نہیں آ سکتی۔ ایشیا سیکشن سے باہر وہ جا ہی نہیں سکتی"...... لارڈ نے جواب دیا تو عمران کا بازو ایک بار پھر گھوم گیا اور اس بار لارڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کافی دیر تک کمرہ تھرتھراتا رہا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون کی لکیریں بہنے لگی تھیں۔ گال پھٹ سا گیا تھا۔ اس کا چہرہ انتہائی تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں بلواتا ہوں۔ فار گاڈ سیک مجھے مت مارو"۔ لارڈ نے کہا۔

"نعمانی تم باہر جاؤ اور جا کر کوئی مشین گن لے آؤ لیکن خیال رکھنا فوری طور پر میں جھگڑا نہیں چاہتا"...... عمران نے نعمانی سے پاکیشیائی زبان میں کہا تو نعمانی سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بڑے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جبکہ صدیقی بڑے چوکنا انداز میں دروازے کے ساتھ کھڑا تھا جبکہ اس استقبالیہ سیکرٹری مارتھن کو اس دوران ہوش آنے لگا تھا کہ صدیقی نے اس کی کنپٹی پر لات ماری اور وہ دوبارہ بے ہوش ہو گیا۔ ڈاگر ہونٹ بھینچے صوفے پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کسی معاملے میں کوئی مداخلت نہ کر رہا تھا۔

"کیسے بلواؤ گے۔ مجھے بتاؤ پہلے"...... عمران نے لارڈ ہارلے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ میں یہاں سے فون کروں گا تو چیف سیکورٹی آفیسر اسے وہاں سے یہاں پہنچا دے گا"...... لارڈ نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ محل کے کس حصے میں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مشرقی حصے میں۔ وہ حصہ علیحدہ ہے"...... لارڈ نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور نعمانی اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی۔

"اس آدمی کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے اور ایک کمرے میں صوفے کے پیچھے اس کی لاش ڈال دی ہے۔ وہ وہاں اکیلا تھا"...... نعمانی نے پاکیشیائی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مارتھن کی بھی گردن توڑ دو اور پھر تم چاروں باہر جاؤ اور اس مرکز کو تباہ کر دو جہاں جدید چیکنگ مشین موجود ہے لیکن خیال رکھنا کہ فائرنگ نہ ہو اور اس کے ساتھ ہی اس محل کا نقشہ اگر مل سکے تو زیادہ بہتر رہے گا"...... عمران نے نعمانی کے ہاتھ سے مشین گن لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... نعمانی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔ اسی لمحے صدیقی قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے مارتھن پر جھک گیا۔

دوسرے لمحے کٹک کی ہلکی سی آواز ابھری اور مارتھن کے جسم نے بے ہوشی کے دوران ہی ایک جھٹکا کھایا اور پھر وہ ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

"یہ بہت وسیع و عریض محل ہے عمران اور یہاں ہر طرف مسلح افراد موجود ہیں"....... ڈاگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ڈاگر۔ تم فکر مت کرو۔ میں خود بے گناہ لوگوں کی ہلاکت کو پسند نہیں کرتا لیکن راستے کی رکاوٹ بھی مجھے پسند نہیں ہے"....... عمران نے جواب دیا اور ڈاگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے فون لا کر دو۔ میں اس لڑکی کو بلوا دیتا ہوں۔ تم اسے ساتھ لے جاؤ۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔ مجھے چھوڑ دو"....... لارڈ نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"نمبر بتاؤ۔ میں تمہاری بات کرا دیتا ہوں"....... عمران نے کہا تو لارڈ ہارلے نے نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے ساتھی یہاں کا جائزہ لینے گئے ہیں۔ وہ آ جائیں پھر بات ہو گی"....... عمران نے کہا اور پھر وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"تمہارے ساتھی کہاں گئے ہیں"....... ڈاگر نے چونک کر پوچھا کیونکہ عمران نے اپنے ساتھیوں کو پاکیشیائی زبان میں ہدایات دی تھیں اس لئے ڈاگر کو بھی معلوم نہ ہو سکا تھا۔

"جائزہ لینے"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو ڈاگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر صوفے کی بیک سے پشت لگا کر

اس طرح بیٹھ گیا جیسے وہ اب اس معاملے سے لاتعلق ہو گیا ہو جبکہ لارڈ ہارلے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے منہ اور ناک سے نکلنے والے خون کی لکیریں اس کی گردن تک پہنچ کر جم گئی تھیں۔ اس کا چہرہ البتہ ابھی تک تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھیں پھٹی پھٹی سی نظر آ رہی تھیں لیکن وہ ساکت و صامت بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صدیقی اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ یہاں تو واقعی انتہائی زبردست سائنسی نظام تھا۔ اس ہال کے نیچے بڑے تہہ خانے میں مشینری نصب ہے اور یہاں بھی اس کا سلسلہ ہے لیکن چونکہ یہاں لارڈ خود موجود تھا اس لئے انہوں نے اسے چیک نہیں کیا۔ بہرحال اس سارے حصے میں موجود دس مسلح افراد کی گردنیں توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور نیچے تہہ خانے میں موجود چھ افراد بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور مشینری کو توڑ دیا گیا ہے"....... صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کوئی نقشہ وغیرہ"....... عمران نے پوچھا۔

"یہاں ایک کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے۔ نعمانی اس کی تلاشی لے رہا ہے۔ شاید نقشہ مل جائے"....... صدیقی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم باہر جاؤ۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ نجانے یہاں اور کیا کیا چکر چل رہے ہوں"....... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس چلا گیا۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ مجھے تو بتاؤ"...... ڈاگر نے کہا تو عمران نے صدیقی کی بات دوہرا دی۔

"یہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ یہ۔ یہ"...... لارڈ ہارلے نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا زوردار تھپڑ کھا کر اس کے حلق سے ایک بار پھر کربناک چیخ نکل گئی۔

"اب اگر بولے تو گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو لارڈ ہارلے کا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے سردی کھایا ہوا کتے کا پلاّ کانپتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار نعمانی ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ نقشہ موجود ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"تم اس کا خیال رکھنا۔ میں دیکھتا ہوں"...... عمران نے اس کے ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فائل کو کھولا تو فائل میں کافی سارے کاغذات موجود تھے اور آخر میں ایک تہہ شدہ نقشہ بھی موجود تھا۔ عمران سرسری طور پر ان کاغذات کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے نقشہ کھولا اور اسے دیکھنا شروع کر دیا۔

"نعمانی"...... عمران نے نعمانی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس"...... نعمانی نے چونک کر پوچھا۔

"یہ فائل لے جاؤ اور صدیقی کے ساتھ مل کر اس پورے محل کو کلیئر کر دو۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ صرف بیرونی لوگ رہ جائیں گے۔ اندرونی طور پر سب کو ختم ہونا چاہئے۔ ان کاغذات میں

تفصیلات بھی موجود ہیں اور نقشہ بھی۔ جاؤ"...... عمران نے فائل واپس نعمانی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ البتہ خاور یہیں باہر رہے گا۔ ہم تینوں جائیں گے"...... نعمانی نے کہا اور فائل اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران نے مشین گن کو نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے مشین گن کا دستہ صوفے پر بیٹھے ہوئے لارڈ ہارلے کے سر پر پڑا۔ لارڈ ہارلے کے حلق سے کراہ سی نکلی لیکن اسی لمحے دوسری ضرب پڑی اور لارڈ ہارلے کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"تم سوچ رہے ہو گے کہ تم خواہ مخواہ اس چکر میں پھنس گئے ہو لیکن میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ آخر میں تمہیں اس ساری کارروائی پر افسوس بہرحال نہیں ہو گا"...... عمران نے ڈاگر کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی افسوس نہیں ہو رہا۔ اس لارڈ ہارلے کے کردار نے مجھے انتہائی مایوس کیا ہے۔ میں تو ایک لڑکی کے سلسلے میں اس قدر حیران ہو رہا تھا۔ اس نے تو یہاں سیکشن بنائے ہوئے ہیں۔ یہ تو انسان ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ تو شیطان ہے"...... ڈاگر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے اپنے ساتھیوں کو بھیجا ہے۔ کیا تمہارے ساتھی تمہاری طرح کام کر لیں گے"...... ڈاگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل لوگ تو یہی ہیں۔ میں تو کرائے کا آدمی ہوں۔ ایک

سرکاری تنظیم ہے جس کا نام فور سٹارز ہے۔ صدیقی اس کا چیف ہے۔ باقی تینوں اس کے ممبرز ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ نہیں ہیں"...... ڈاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ سیکرٹ سروس کا مشن نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاگر نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے اب اسے بات کی سمجھ آگئی ہو۔

"اصل لوگ کون ہو سکتے ہیں۔ کیا تم معلوم نہیں کر سکے"۔ ڈاگر نے کہا تو عمران نے اسے چوہدری اصغر اور میرج بیورو کے مالک سیٹھ اعظم کی موت کے بارے میں بتا دیا۔

"یہ کوئی انتہائی منظم گروہ لگتا ہے"...... ڈاگر نے کہا۔

"ہاں اور بہرحال یہ لوگ ایکریمیا میں ہیں۔ اب یہ لارڈ ہارلے بتائے گا تو پھر ان پر کام کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران جن لڑکیوں کے بارے میں تم بتا رہے ہو وہ سب تو یہاں نہیں ہوں گی۔ اگر ایک لڑکی یہاں ہے تو دوسری لڑکیاں نجانے کہاں اور کن لوگوں کے پاس ہوں گی"...... ڈاگر نے کہا۔

"انہیں بہرحال ٹریس تو کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا اور ڈاگر چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر چونک پڑا۔

"عمران اگر میں ایک بات کہوں تو کیا تم میری بات مانو گے"۔

ڈاگر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ تم نے کیا اندازہ لگایا ہے"...... ڈاگر نے کہا۔

"تم یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ اب تم یہاں تو رہ نہیں سکتے اس لئے لامحالہ تم واپس ایکریمیا سیٹل ہو گے اور تم چاہتے ہو کہ ان لڑکیوں کو اغوا اور فروخت کرنے والے مجرموں کے خلاف کام کرنے کا موقع تمہیں دیا جائے"...... عمران نے کہا تو ڈاگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم سے جیتا نہیں جا سکتا۔ نجانے تمہارے ذہن کے اندر قدرت نے کیسا کمپیوٹر فٹ کر دیا ہے"...... ڈاگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال تمہارا جواب بتا رہا ہے کہ میرا اندازہ درست ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد"...... ڈاگر نے کہا۔

"دیکھو ڈاگر۔ مجھے یہ سن کر بے حد افسوس ہوا تھا کہ تم ایک انتہائی شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہوئے اور ساری عمر مجرموں کے خلاف لڑنے کے بعد خود کسی مجرم تنظیم کے سربراہ بن گئے ہو اور پھر وہ مجرم تنظیم جو انتہائی گھٹیا غنڈوں اور بدمعاشوں پر مبنی ہو

اور جو شریف لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑتی رہتی ہو۔ لیکن تم سے ۔
کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ تمہارے اندر خاندانی شرافت ا
تک موجود ہے اور تمہارا ضمیر زندہ ہے۔ تم لارڈ ہارلے کے احسا
تلے دبے ہوئے تھے اور اس کے علاوہ ریٹا کی گمشدگی اور تمہار
خیال میں موت نے تمہیں بے حس کر دیا تھا اور اب بھی اگر تم
ایکریمیا جا کر اسی طرح کسی مجرم تنظیم سے مل کر کام کرنا ہے تو
بہتر ہے کہ تم یہیں رہو۔ یہاں ہم کسی کو زندہ چھوڑ کر نہیں جا
گے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم یہاں آئے تھے اس
یہاں تمہارا سیٹ اپ قائم رہے گا لیکن اگر تمہارے اندر ضمیر مو
ہے تو پھر تم ایکریمیا جا کر ایسی تنظیم بناؤ جو ایسے مجرموں کے خلا
رضاکارانہ طور پر کام کرے۔ جیسے مجرموں کے خلاف فور سٹارز کام
رہی ہے۔ فور سٹارز اخلاقی اور سماجی برائیوں اور ان میں ملوث ا
کے خلاف جدوجہد کرتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں تمہاری ہر قسم
مدد بھی کرنے کو تیار ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے یہی سوچا ہے۔ میں بالکل ایسا ہی کروں گا جیسا تم
کہا ہے"...... ڈاگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی با
کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور صدیقی اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ پورے محل میں اندرونی طور پر جتنے بھی
افراد موجود تھے سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ البتہ ایک علیحدہ بلڈنگ
ہے جو خاصی وسیع و عریض ہے۔ اس کے گرد باقاعدہ چار دیواری

اور اس کے گرد مسلح افراد موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہی اس لارڈ
کا عشرت کدہ ہے۔ ہم نے وہاں کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی۔ اگر آپ
کہیں تو وہاں کام کیا جائے لیکن وہاں فائرنگ بہرحال کرنا پڑے
گی"...... صدیقی نے کہا۔

"فائرنگ سے میں تمہیں اس لئے روک رہا تھا کہ باہر موجود مسلح
افراد اندر آ سکتے ہیں۔ ویسے تم نے فائل دیکھی ہو گی۔ اس میں یقیناً
کسی اسلحہ خانے کی نشاندہی کی گئی ہو گی اور اس اسلحہ خانے میں
سائیلنسر والا اسلحہ بھی یقیناً موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے"...... صدیقی نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ
کر واپس چلا گیا۔

"پھر تو باہر موجود افراد کو بھی ہلاک کرنا ہو گا"...... ڈاگر نے
کہا۔

"میں پہلے اس عشرت کدے کو دیکھنا چاہتا ہوں جس کے اس
لارڈ نے باقاعدہ براعظموں کے ناموں پر سیکشن بنا رکھے ہیں۔ میرا
خیال ہے کہ وہاں موجود ساری لڑکیاں اسی طرح اغوا شدہ ہوں
گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن انہیں تم ساتھ کیسے لے جا سکتے ہو۔ ان کی تعداد تو خاصی
ہو گی"...... ڈاگر نے کہا۔

"لارڈ ہارلے خود انہیں رہا کرے گا۔ اسی لئے تو میں نے اسے
زندہ رکھا ہوا ہے تاکہ وہ مجرموں کی نشاندہی بھی کرے اور ان

لڑکیوں کو بھی ان کے ٹھکانوں تک پہنچانے میں مدد دے سکے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ تو یہاں بے ہوش پڑا ہوا ہے ورنہ اگر اسے موقع مل جاتا تو اب تک ہماری لاشوں کے ٹکڑے بھی نہ ملتے اور اب بھی اگر اسے موقع مل گیا تو یہ باز نہیں آئے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہاں کی پولیس اور انتظامیہ سے بھی امید نہ رکھنا کہ وہ لارڈ ہارلے کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے بلکہ وہ لارڈ ہارلے کا ہی ساتھ دیں گے۔ یہاں کارستان میں اس کا نام ہی حکومت سمجھا جاتا ہے"۔ ڈاگر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور صدیقی اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ اب اندرونی طرف کا میدان مکمل طور پر صاف ہے۔ تقریباً اٹھائیس مسلح افراد تھے اور بیس کے قریب ملازمین تھے۔ ان سب کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب باہر جو مسلح افراد موجود ہوں گے سو ہوں گے۔ اندر کوئی مسلح آدمی تو ایک طرف زندہ آدمی بھی موجود نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لو اور یہاں سے چلو۔ آؤ ڈاگر"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ صدیقی نے آگے بڑھ کر بے ہوش لارڈ ہارلے کو گھسیٹ کر

کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس عشرت کدے پر لے چلو اسے"...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسی عمارت کے قریب پہنچ گئے جس کے گرد باقاعدہ اونچی چاردیواری تھی اور چار دیواری پر خاردار تار لگی ہوئی تھی جبکہ بہت سی جگہوں پر بلب جل رہے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اس خاردار تار میں باقاعدہ برقی رو دوڑ رہی ہو گی۔ چار دیواری کے ساتھ جگہ جگہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ نعمانی اور چوہان وہاں موجود تھے۔ سامنے ایک بڑا سا فولادی گیٹ تھا جو بند تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ لیکن پہلے اس کی تلاشی لے لو"۔ عمران نے کہا تو صدیقی نے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش لارڈ ہارلے کو زمین پر لٹا دیا اور پھر اس نے جھک کر اس کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"کچھ نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے ایک بار پھر جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جب لارڈ ہارلے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صدیقی ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کا کوٹ ٹھیک کر دو۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی"۔ عمران نے صدیقی سے کہا تو صدیقی نے اس کا کوٹ ٹھیک کر دیا۔

اسی لمحے لارڈ ہارلے ایک جھٹکے سے اٹھ کر پہلے بیٹھا اور پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے جگہ کو پہچان رہا ہو۔

"یہاں موجود تمہارے تمام محافظ ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور اس عشرت کدے کے سامنے ہو جہاں بقول تمہارے باقاعدہ سیکھ... ہیں۔ اب اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ اندر کتنے محافظ ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اندر صرف لڑکیوں کو کنٹرول کرنے والی عورتیں ہیں مرد کوئی نہیں ہے"...... لارڈ ہارلے نے آہستہ سے کہا۔

"تو چلو یہ پھاٹک کھلواؤ اور اندر چلو"...... عمران نے کہا۔

"یہ پھاٹک اندر سے نہیں کھل سکتا۔ یہ لاکڈ ہے۔ ادھر خفیہ راستہ ہے میں ادھر سے جاتا ہوں"...... لارڈ ہارلے نے رک کر کہا اور ساتھ ہی دائیں طرف اشارہ کر دیا۔

"چلو پھر اور سنو۔ ہمیں صرف ہماری مطلوبہ لڑکی چاہیئے۔ ہم اسے لے کر واپس چلے جائیں گے۔ ہمیں تمہاری دوسری لڑکیوں سے دلچسپی نہیں ہے۔ اگر تم پہلے تعاون کرتے تو تمہاری یہ حالت بھی نہ ہوتی اور تمہارے ملازمین اور محافظ بھی نہ مارے جاتے اور اب اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر تم خود جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور یہ تمہارا پورا محل بھی بموں سے اڑا دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ تم لڑکی لے جاؤ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور میرا وعدہ کہ میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں کروں گا"...... لارڈ ہارلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو دیکھ لیتے ہیں کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں"...... عمران نے کہا تو لارڈ ہارلے تیز تیز قدم اٹھاتا دائیں طرف بڑھ گیا۔ پھر چار دیواری کے قریب ایک جگہ رک کر اس نے زمین پر مخصوص انداز میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار کے درمیان ایک خلا پیدا ہو گیا۔ دوسری طرف ایک بند راہداری تھی۔

"آؤ۔ اندر آ جاؤ"...... لارڈ نے کہا اور آگے بڑھ گیا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور ڈاگر سمیت اندر داخل ہو گیا۔ البتہ ایک مشین گن اس کے ہاتھ میں موجود تھی۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی لارڈ ہارلے نے ایک بار پھر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔

"آؤ"...... لارڈ ہارلے نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کا اختتام ایک دیوار پر ہوا جس کی جڑ میں پیر مارنے پر اس دیوار میں بھی خلا نمودار ہوا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ دوسری طرف باقاعدہ رہائش گاہ بنی ہوئی تھی۔ انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجی ہوئی چند کمروں پر مشتمل ایک چھوٹی سی رہائش گاہ۔ برآمدے سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے لیکن یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں باتھ روم میں جا کر لباس تبدیل کر لوں اور چہرہ بھی صاف کر لوں"...... لارڈ ہارلے نے کمرے میں پہنچ کر عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے باتھ روم"...... عمران نے کہا تو لارڈ ہارلے نے ایک کونے میں موجود ساگوان کے بنے ہوئے انتہائی خوبصورت اور نفیس چھوٹے سے دروازے کی طرف اشارہ کر دیا۔

"صدیقی۔ جا کر چیک کرو پہلے اسے"...... عمران نے صدیقی سے کہا تو صدیقی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آ گیا۔

"کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے یہ فائدہ اٹھا سکے۔ البتہ یہ باتھ روم واقعی شاہانہ انداز میں سجا ہوا ہے"...... صدیقی نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"جاؤ لیکن جلدی آنا"...... عمران نے لارڈ سے کہا اور لارڈ سر ہلاتا ہوا اندر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ یہاں نجانے اور کتنی مجبور اور بے بس لڑکیاں قید ہوں گی"...... اچانک چوہان نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن"...... عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا عمران صاحب"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ ایسی لڑکیوں کی مدد ہم کیسے کر سکتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ایسی لڑکیوں کی مدد میں کر سکتا ہوں۔ میں انہیں ان کے گھروں تک واپس بھجوا سکتا ہوں"...... کرسی پر خاموش بیٹھے ہوئے ڈاگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"لیکن اس لارڈ کو اگر زندہ چھوڑ دیا گیا تو یہ تو آفت برپا کر دے گا اور اگر اسے ہلاک کر دیا گیا تو کل جب اس کی لاش ملے گی تو پورے شہر میں قیامت برپا ہو جائے گی۔ اب تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے"۔ عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم جس لڑکی کو لینے آئے ہو اسے لے لو۔ باقی سارا کام مجھ پر چھوڑ دو۔ میں اب تک اس لئے خاموش ہوں کہ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تمہارے مشن میں کوئی رکاوٹ پڑے ورنہ ڈاگر ابھی اتنا گیا گزرا نہیں ہے کہ لارڈ جیسے لوگ اس کا راستہ کاٹ سکیں"۔ ڈاگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کمال ہے۔ اس کی ماتحتی میں کام بھی کرتے ہو اور ایسی باتیں بھی کرتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ نے مجھ پر احسان کیا تھا عمران اس لئے میں اس کے احسان کی وجہ سے خاموش رہا تھا۔ گو مجھے معلوم ہے کہ لارڈ کی بنائی ہوئی تنظیم ریڈ ڈیتھ انتہائی خوفناک جرائم میں سر سے پیر تک ملوث ہے لیکن میں نے کبھی اس میں انٹرسٹ نہیں لیا۔ ریٹا کی گمشدگی

اور پھر اس کی موت کے تصور نے مجھے حقیقتاً بے حس کر دیا تھا اس
لئے میں خاموش رہا تھا لیکن اب تم لوگوں کو دیکھ کر مجھے اپنے آپ پر
شرم آنے لگ گئی ہے کہ تم اپنے ملک کی ایک لڑکی کو برآمد کرنے
کے لئے کتنے طویل فاصلے طے کر کے نہ صرف یہاں پہنچے ہو بلکہ ایک
لحاظ سے تم نے اپنی جانیں بھی اپنی ہتھیلیوں پر رکھی ہوئی ہیں حالانکہ
لڑکی نہ تمہاری رشتے دار ہو گی اور نہ ہی تمہارا کوئی اس سے ذاتی
تعلق ہو گا۔ تمہارے انہی جذبات کی وجہ سے میں نے فیصلہ کر لیا
ہے کہ میں بے حس رہنے کی بجائے ایسی لڑکیوں کی مدد کروں گا جو
ایسے حالات کا شکار ہو جاتی ہیں۔ میرے لئے یہ سب ریٹا ہوں
گی"...... ڈاگر نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی۔ اسی لمحے باتھ روم
کا دروازہ کھلا اور لارڈ باہر آگیا۔ اس نے نہ صرف غسل کیا تھا بلکہ
لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔ اب وہ پہلے کی طرح ہشاش بشاش نظر آ رہا
تھا۔

"اب اس لڑکی کو بلواؤ جسے ہم نے ساتھ لے جانا ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"ابھی بلواتا ہوں"...... لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد
دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ عمران قریب ہی کھڑا تھا اس نے
ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ایشیا سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک

مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں۔ ریڈ ہاؤس سے"...... لارڈ نے انتہائی تحکمانہ
لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے انتہائی
گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے لارڈ کی آواز
سن کر وہ انتہائی خوفزدہ ہو گئی ہو۔

"تمہارے سیکشن میں کوئی لڑکی ہے روبینہ۔ وہ پاکیشیا کی رہنے
والی ہے"...... لارڈ نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی حیرت بھری
نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کیونکہ لارڈ کا فقرہ بتا رہا تھا کہ
وہ ذاتی طور پر اس لڑکی کو نہیں جانتا حالانکہ وہ اس کے اس عشرت
کدے جسے وہ ریڈ ہاؤس کہہ رہا تھا، موجود تھی۔

"یس سر۔ لیکن"...... دوسری طرف سے لڑکی بولتے بولتے
خاموش ہو گئی تو لارڈ چونک پڑا۔

"لیکن کیا۔ تم رک کیوں گئی ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ میرے
سامنے اس طرح بولنے کے انداز کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... لارڈ نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری لارڈ۔ دراصل میں اس لئے خاموش ہو گئی تھی کہ
میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آپ کو کن الفاظ میں صورت حال
بتاؤں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس لڑکی روبینہ نے یہاں سے بھاگنے
کی کوشش کی اور اس کے لئے اس نے ایک محافظ کو اپنے ساتھ

شامل کر لیا۔ اس محافظ کا تعلق کافرستان سے تھا لیکن ظاہر ہے یہ دونوں پکڑے گئے۔ اس محافظ کو تو فوری طور پر موت کی سزا دے دی گئی اور اس لڑکی کو سیکشن چیف نے ایک ماہ کی قید تنہائی کی سزا دی ہے اور اس وقت بھی وہ قید تنہائی میں ہے"...... اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتائی گئی۔

" اس لڑکی روبینہ کو فوراً ریڈ ہاؤس بھجوایا جائے۔ اٹ از مائی آرڈر"...... لارڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" تم اس لڑکی کو نہیں جانتے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ تمہارے اس عشرت کدے میں موجود ہے"...... عمران نے لارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہاری حیرت بجا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں نے اس لڑکی کو صرف ایک بار دیکھا ہے۔ مجھے تو اس کے نام کا بھی علم نہیں تھا۔ جب تم نے پاکیشیا کا نام لیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ لڑکی یہاں لائی گئی تھی تو وہ لازماً ایشیا سیکشن میں ہی ہو گی"...... لارڈ نے جواب دیا۔

" جبکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم انتہائی عیاش فطرت انسان ہو اور تم نے یہ عشرت کدہ اسی مقصد کے لئے بنایا ہوا ہے اور تم اپنی راتیں اس عشرت کدے میں گزارتے ہو"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" میں عیاش نہیں ہوں البتہ رنگین مزاج ضرور ہوں اور یہ بھی

درست ہے کہ میری راتیں یہاں ریڈ ہاؤس میں ہی گزرتی ہیں لیکن یہاں چند گنی چنی عورتیں اور لڑکیاں ہیں جو میری خدمت پر مامور ہیں ورنہ ریڈ ہاؤس میں تو شاید اس وقت چار پانچ سو سے زائد لڑکیاں اور عورتیں موجود ہوں گی"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ لڑکیاں یہاں کیا کرتی ہیں اور کیوں انہیں یہاں رکھا گیا ہے"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" اصل بات یہ ہے کہ ان لڑکیوں کے ذریعے ملک کے اعلیٰ ترین حکام اور فوج کے اعلیٰ ترین آفیسرز کو بلیک میل کیا جاتا ہے۔ ان لڑکیوں کو باقاعدہ یہاں ٹریننگ دی جاتی ہے کہ وہ کس طرح ان حکام کو ٹریٹ کریں گی اور پھر کس طرح ان کے خلاف بلیک میلنگ سٹف بنایا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ایک خصوصی طریقے سے مسلسل ہوتا رہتا ہے اور پھر یہ بلیک میلنگ سٹف مجھے پیش کیا جاتا ہے اور میں اسے ان اعلیٰ حکام کو بھجوا دیتا ہوں اس طرح اس ملک کے اعلیٰ و ادنیٰ ہر قسم کے حکام نہ صرف میرے تابع رہتے ہیں بلکہ میں جس وقت چاہوں ایک اشارے سے کسی کی بھی قسمت بدل سکتا ہوں"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ لڑکیاں تم کس طرح اور کن لوگوں سے حاصل کرتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

" یہ کام میرا ایک خصوصی سیکشن کرتا ہے۔ مجھے یہ نہیں معلوم

وہ کیا کرتا ہے اور کس طرح کرتا ہے"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ خصوصی سیکشن اور کون اس کا انچارج ہے"۔ عمران نے پوچھا لیکن اس سے پہلے کہ لارڈ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک سامنے کی دیوار سرر کی آواز سے درمیان سے شق ہوئی اور اس میں سے ایک لمبی تڑنگی عورت جس نے باقاعدہ نیلے رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات اس حد تک واضح تھے کہ جیسے اس کا چہرہ صرف سختی اور سفاکی کے عناصر سے ملا کر بنایا گیا ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور لڑکی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب چڑھا ہوا تھا جس میں آنکھوں کے لئے بھی کوئی سوراخ نہ تھا۔ یہ بالکل اس طرح کا نقاب تھا جس طرح کا نقاب پھانسی دیتے ہوئے پھانسی پانے والے کے چہرے پر چڑھایا جاتا ہے۔ اس لڑکی کے پیچھے پہلی عورت کی طرح کی ظالم اور سفاک چہروں والی دو اور عورتیں تھیں جن کے ہاتھوں میں کوڑے تھے اور نقاب پوش لڑکی کے جسم پر کوڑوں کے تازہ نشانات بھی صاف نظر آ رہے تھے۔ وہ لڑکی کراہتی ہوئی اور تقریباً گھسٹتی ہوئی آ رہی تھی۔ سب سے آگے والی اس سفاک عورت کے بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی جس پر اے ٹو لکھا ہوا تھا جبکہ اس نقاب پوش لڑکی کے پیچھے آنے والی دونوں عورتوں کے

بازوؤں پر بھی پٹیاں موجود تھیں جن پر اے الیون اور اے تھرٹین لکھا ہوا تھا۔ دیوار ان کے عقب میں خود بخود برابر ہو گئی تھی۔

"باغی لڑکی روبینہ لارڈ کی خدمت میں حاضر ہے"...... اے ٹو نے بڑی تند نظروں سے عمران اور دوسرے لوگوں کو دیکھتے ہوئے لارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"اس کے چہرے پر اس انداز کا نقاب کیوں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اے ٹو اور دوسری عورتیں خاموش رہیں۔

"جو یہ پوچھتے ہیں اس کا جواب دو اور جو یہ کہیں اس کی تعمیل کرو"...... لارڈ نے کہا۔

"جناب اس لڑکی کو سیکشن چیف نے ایک ماہ کی قید تنہائی کی سزا دی ہوئی ہے اور ابھی اس سزا کو صرف دو ہفتے گزرے ہیں۔ اسے لارڈ کے حکم پر یہاں لایا گیا ہے لیکن سزا چونکہ برقرار ہے اس لئے اس کے چہرے پر نقاب چڑھا دیا گیا ہے تاکہ سزا پر عملدرآمد بحال رہے"...... اے ٹو پٹی والی عورت نے اس بار کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نقاب اتار دو اس کا اور اس کے ہاتھ بندھنوں سے آزاد کر دو"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سیکشن چیف کا حکم صرف لارڈ صاحب ہی ختم کر سکتے ہیں

جناب"...... اے ٹو نے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں کہا نہیں کہ جیسے یہ کہہ رہے ہیں ویسے ہی کرو"۔ لارڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... اے ٹو عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر اس لڑکی کے پیچھے موجود دونوں عورتوں کو حکم کی تعمیل کے لئے کہا تو ایک عورت نے آگے بڑھ کر اس نقاب پوش لڑکی کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں سے ہتھکڑی کھول دی جبکہ دوسری عورت نے آگے بڑھ کر گلے کے قریب موجود اس بند نقاب کے تسمے کھولے اور پھر کھینچ کر اس نے نقاب اتارا تو عمران اور اس کے دوسرے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ لڑکی کے منہ میں رومال بھی دبایا گیا تھا اور اس کے چہرے پر بھی تشدد کے نشانات موجود تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے اس پر انتہائی بہیمانہ تشدد کیا گیا ہو۔ لڑکی کی آنکھوں میں انتہائی دکھ اور مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس کے منہ سے رومال نکالو"...... عمران نے کہا تو نقاب اتارنے والی عورت نے اس کے منہ سے رومال باہر کھینچا تو لڑکی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تمہارا نام روبینہ ہے اور تم آفتاب احمد کی بیٹی ہو"...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا تو لڑکی اس بری طرح اچھلی جیسے اس کے پیروں کے نیچے اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی۔ عمران اور اس کے

ساتھی چونکہ ایکریمی میک اپ میں تھے اس لئے روبینہ کی نظروں میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن بھی تھی۔

"آپ۔ آپ تو ایکریمی ہیں۔ پھر"...... لڑکی نے الجھے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"ہم میک اپ میں ہیں۔ ہم پاکیشیائی ہیں۔ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ خدایا۔ کیا تو نے میری دعائیں سن لی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ اللہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ اس نے میری دعائیں سن لی ہیں۔ اوہ۔ میری دعائیں سن لی گئی ہیں"...... اچانک لڑکی گھٹنوں کے بل قالین پر گری اور اس کے ساتھ ہی اس نے سجدے میں سر رکھ دیا۔ وہ مسلسل یہی گردان کر رہی تھی کہ اللہ بہت رحیم و کریم ہے۔ اس نے اس کی دعائیں سن لی ہیں۔ عمران اٹھ کر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے روبینہ کا بازو پکڑ کر اسے اوپر اٹھا لیا۔

"تم میری بہن بھی ہو روبینہ اور میری ہمسائی بھی ہو۔ کنگ روڈ کی اس بلڈنگ میں جہاں تمہارا فلیٹ ہے وہاں میرا بھی فلیٹ ہے۔ فلیٹ نمبر دو سو اس لئے تم فکر مت کرو۔ اب تم محفوظ ہاتھوں میں ہو۔ اللہ نے واقعی تمہاری دعائیں سن لی ہیں اور نہ صرف تمہاری بلکہ مجھے یقین ہے کہ ان تمام لڑکیوں کی دعائیں بھی سن لی گئی ہیں جو تمہارے جیسے حالات سے گزر رہی ہیں"...... عمران نے اس کے بازو پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو روبینہ بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ساون کی جھڑی کی طرح گر رہے تھے۔

"صدیقی۔ بہن روبینہ کو باتھ روم تک پہنچاؤ تاکہ یہ منہ وغیرہ دھو لے۔ پھر اسے بٹھاؤ میں اس دوران مزید مذاکرات کر لوں"۔ عمران نے صدیقی سے کہا تو صدیقی تیزی سے آگے بڑھا۔

"آؤ روبینہ بہن"...... صدیقی نے انتہائی نرم لہجے میں کہا تو روبینہ نے ایک بار پھر چونک کر صدیقی کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموشی سے چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی جبکہ اسے لے آنے والی تینوں محافظ عورتوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ بار بار لارڈ ہارلے کی طرف دیکھتی تھیں لیکن لارڈ ہارلے ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ڈاگر بھی خاموش تھا۔

"ہمارے لئے کیا حکم ہے لارڈ"...... اے ٹو عورت نے لارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم واپس جاؤ۔ لڑکی یہیں رہے گی"...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... اے ٹو عورت نے کہا اور واپس مڑ گئی۔

"ٹھہرو"...... اچانک عمران نے تیز لہجے میں کہا تو اے ٹو اور دوسری عورتیں واپس پلٹ کر عمران کی طرف دیکھنے لگیں۔

"کتنی لڑکیاں ہیں تمہارے سیکشن میں"...... عمران نے پوچھا تو

اے ٹو عورت نے لارڈ کی طرف دیکھا۔

"میں نے کہا ہے کہ جو یہ پوچھیں بتا دو"...... لارڈ نے کہا۔

"بیس لڑکیاں ہیں"...... اے ٹو عورت نے جواب دیا۔

"اور تم جیسی کتنی عورتیں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"پچیس"...... اے ٹو عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایشیا سیکشن کے علاوہ اور کتنے سیکشن ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"تین اور سیکشن ہیں۔ یورپ، ایکریمیا اور افریقہ"...... اے ٹو عورت نے جواب دیا۔

"کیا وہ سب اکٹھے ہیں یا ان کے درمیان دیواریں ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"علیحدہ علیحدہ ہیں۔ البتہ درمیانی حصہ ایک ہے"...... اے ٹو عورت نے جواب دیا۔

"باقی سیکشنوں میں روبینہ جیسی کتنی لڑکیاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"باقی سیکشنوں میں تعداد کم یا زیادہ ہو گی۔ ہمیں صرف اپنے سیکشن کا علم ہے"...... اے ٹو عورت نے جواب دیا۔

"ڈاگر۔ تم میرے دو ساتھیوں سمیت جاؤ اور جا کر وہاں موجود تمام لڑکیوں سے معلومات حاصل کرو۔ ان میں جو اپنی مرضی اور آزادی سے یہاں رہ رہی ہوں انہیں وہیں رہنے دو۔ جو لڑکیاں روبینہ

کی طرح زبردستی لائی گئی ہوں انہیں یہاں لے آؤ۔ میں اس دوران لارڈ سے بقیہ مذاکرات مکمل کر لوں"...... عمران نے ڈاگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں۔ ڈاگر نہیں جائے گا۔ یہ میرا ماتحت ہے اور میرے کسی ماتحت کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے"...... یکلخت لارڈ نے اٹھ کر انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے احسان کی وجہ سے آج تک تمہارا بے حد لحاظ کیا ہے لارڈ۔ لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔ میں اب تمہارا ماتحت نہیں ہوں"...... ڈاگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ بھی ہو تم ریڈ ہاؤس میں داخل نہیں ہو سکتے"...... لارڈ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ وجہ۔ کیا چکر ہے۔ بولو"...... عمران نے آگے بڑھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کوئی چکر نہیں۔ لیکن جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی ہو گا"۔ لارڈ نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور پڑے صوفے پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے جا گرا۔ عمران کے زور دار تھپڑ سے وہ کمرہ گونج اٹھا تھا۔ تینوں محافظ عورتیں بے اختیار اچھل پڑی تھیں اور پھر ان میں سے ایک ہاتھ میں موجود کوڑا لہراتی تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ۔ میں تمہارے عورت ہونے کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ ڈھیر کر دوں گا"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تو تینوں عورتیں بے اختیار ٹھٹھک گئیں۔ لارڈ بھی گال پر ہاتھ رکھے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید نفرت کے تاثرات تھے۔ وہ ایسی نظروں سے عمران اور ڈاگر کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ ان دونوں کو کچا چبا جانا چاہتا ہو۔

"ڈاگر جاؤ اور اگر یہ عورتیں یا ان کی ساتھی دوسری عورتیں کوئی مداخلت کریں یا رکاوٹ ڈالیں تو ان کا خاتمہ کر دینا۔ میرے ساتھی نعمانی اور چوہان تمہارے ساتھ جائیں گے۔ ایشیا سیکشن کی لڑکیوں سے یہ بات کر لیں گے جبکہ باقی سیکشنوں کی لڑکیوں سے تم خود بات کر لینا"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو ڈاگر کی طرف اچھالتے ہوئے کہا تو ڈاگر نے مشین پسٹل کیچ کر لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔

"چلو تم تینوں اور سنو میں اس آدمی کی طرح نرم دل نہیں ہوں۔ سمجھیں۔ میں ایک لمحے میں گولی مار دوں گا۔ چلو"...... ڈاگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو تینوں عورتوں نے ایک نظر لارڈ کی طرف دیکھا جو اب نظریں جھکائے کھڑا تھا اور پھر وہ عورتیں واپس مڑ گئیں۔

"نعمانی اور چوہان تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ یہ عورتیں یا ان کی

ساتھی عورتیں ضرور شرارت کرنے کی کوشش کریں گی۔ اگر ایسا ہو تو ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑنا"...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... نعمانی اور چوہان نے کہا اور تیزی سے وہ ڈاگر کے پیچھے چل پڑے جو ان تینوں عورتوں کے پیچھے جا رہا تھا۔ پھر اس اسے ٹو عورت نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے شق ہوئی اور پیدا ہونے والے خلا میں سے ایک ایک کر کے وہ سب دوسری طرف چلے گئے اور چند لمحوں بعد دیوار دوبارہ برابر ہو گئی تو عمران لارڈ کی طرف مڑا جو اب دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے اسے اپنی موت کا یقین ہو چکا ہو۔

"تم ڈاگر کو کیوں روک رہے تھے۔ بولو"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"سنو۔ میری بات سنو۔ تم جتنی دولت چاہو مجھ سے لے لو لیکن مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے ڈاگر سے بچا لو گے"...... لارڈ نے یکلخت انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ ڈاگر تمہیں کیوں مارے گا۔ کھل کر بات کرو"۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ اس کی بہن میرے پاس ہے"...... لارڈ نے کہا تو عمران کے چہرے پر لارڈ کے لئے انتہائی نفرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تو تم اس لئے ڈاگر کو اندر جانے سے روک رہے تھے لیکن تو معذور لڑکی ہے۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہے تو معذور لیکن بڑی خوبصورت لڑکی ہے۔ میں نے اسے ھا تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ اب ریڈ ہاؤس میں رہے گی۔ چنانچہ ں نے اسے سمندر کے کنارے سے اٹھوا لیا اور ڈاگر کو آج تک لوم نہیں ہو سکا۔ اب ڈاگر اسے دیکھے گا تو لازماً اسے پتہ چل جائے اور ہو سکتا ہے کہ ڈاگر انتقامی کارروائی کے طور پر مجھے ہلاک کر ے اس لئے پلیز مجھے بچا لو۔ اس کے آنے سے پہلے مجھے یہاں سے لے ۔ جتنی دولت تم کہو گے میں تمہیں دے دوں گا۔ میرا وعدہ"۔ لارڈ ، کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم انسان نہیں ہو شیطان ہو لارڈ۔ بہرحال ایک صورت میں یں بچایا جا سکتا ہے کہ تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ لڑکیاں یہاں ے پہنچتی ہیں اور کہاں سے آتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ کام میرا ایک خصوصی شن کرتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم"...... لارڈ نے کہا۔

"اس سیکشن کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس سیکشن کو ہم سپلائی سیکشن کہتے ہیں۔ اس کا انچارج میرا ب خاص آدمی بوبی ہے۔ ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں لے ہوٹل کا وہ جنرل مینجر ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"۔ لارڈ نے اب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کیسے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں لڑکیوں کی ضرورت ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جب یہاں کوئی لڑکی ہلاک ہو جاتی ہے یا مجھے بلیک میلنگ کے لئے خصوصی لڑکی چاہیے ہوتی ہے تو میں اسے آرڈر بھجوا دیتا ہوا اور پھر لڑکی ریڈ ہاؤس پہنچ جاتی ہے"۔۔۔۔۔۔ لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فون اٹھاؤ اور اسے فون کر کے بتاؤ کہ تمہیں کوئی لڑ چاہیے۔ جیسے پہلے احکام دیتے ہو ویسے دو تا کہ میں کنفرم ہو جاؤں تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے ڈاگر سے بچا لو گے"۔۔۔۔۔۔ لارڈ۔ کہا۔

"ڈاگر تمہیں نہیں مارے گا۔ بے فکر رہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لارڈ نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود ایک سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کر۔ شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لارڈ نے ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دی۔

"ہارلے ہوٹل"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوا آواز سنائی دی۔

"لارڈ ہارلے بول رہا ہوں۔ بوبی جہاں بھی ہو اس سے بات کراؤ"۔۔۔۔۔۔ لارڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ سر۔ مم۔ مم۔ مگر سر۔ وہ تو اپنی رہائش گاہ پر ہیں سر"۔ دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے کہا ہے کہ وہ جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ"۔ لارڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"بوبی بول رہا ہوں سر۔ آپ کا خادم بوبی"۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بھیک مانگنے والوں جیسا تھا لیکن آواز میں نیند کا خمار بہرحال نمایاں تھا۔

"بوبی۔ مجھے جلد از جلد ایک یورپی لڑکی چاہیے"۔۔۔۔۔۔ لارڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ۔ کس کلاس کی سر"۔۔۔۔۔۔ بوبی نے جواب دیا۔

"سپیشل اے کلاس"۔۔۔۔۔۔ لارڈ نے جواب دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں تمہیں ایک ہفتہ دے رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دیوار سرر کی آواز کے ساتھ درمیان سے شق ہوئی

اور اس کے ساتھ ہی ڈاگر آندھی اور طوفان کی طرح خلا سے نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے اس حد تک مسخ ہو رہا تھا کہ وہ انسان ہی نظر نہ آ رہا تھا۔

" اس۔ اس لارڈ نے میری بہن ریٹا۔ میری بہن ریٹا"...... ڈاگر نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے کچھ کہتا یکلخت ٹھک ٹھک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے شعلے نکل کر لارڈ کے سینے پر پڑے اور لارڈ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے بکری ذبح ہونے کے بعد تڑپتی ہے۔ ڈاگر کے مشین پسٹل سے گولیاں مسلسل نکل کر لارڈ کے جسم میں گھستی چلی جا رہی تھیں۔ عمران خاموش کھڑا تھا۔ اس نے ڈاگر کو روکنے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔ جب ٹرچ کی آواز سنائی دی تو ڈاگر جیسے ہوش میں آ گیا۔ لارڈ تو نجانے کب کا ختم ہو چکا تھا۔

" یہ۔ یہ شیطان ہے۔ یہ شیطان ہے۔ اسے ہزاروں بار مرنا چاہئے تھا عمران۔ یہ شیطان ہے"...... ڈاگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ صدیقی بھی اس دوران سائیڈ برآمدے سے باہر آ کر عمران کے ساتھ کھڑا ہو چکا تھا۔

" ہاں۔ یہ واقعی شیطان ہے۔ انسان نہیں ہے۔ اگر تم اسے نہ مارتے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی ہڈیاں توڑ دیتا۔ ویسے ریٹا ٹھیک تو ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر انتہائی نرم لہجے میں ڈاگر

کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے ریٹا کے بارے میں پوچھا۔

" ہاں۔ وہ ٹھیک ہے۔ یہاں جتنی بھی لڑکیاں ہیں وہ چاہے کسی بھی براعظم کی ہیں سب کو جبری یہاں رکھا گیا ہے اور انہوں نے مجبوراً اس زندگی کو اپنا بھی لیا ہے۔ سوائے اس لڑکی روبینہ کے جو پہلے یہاں لائی گئی ہے اس نے بہت دکھ اٹھائے ہیں لیکن اس نے اس زندگی کو نہیں اپنایا"...... ڈاگر نے جواب دیا۔

" ان عورتوں کا کیا کیا تم نے۔ ان محافظ عورتوں کا"۔ عمران نے پوچھا۔

" وہ سب ہلاک کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا"...... ڈاگر نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے پہلے سے معلوم تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔

" میرے ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ لڑکیوں کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ میں انہیں لے آتا ہوں"۔ ڈاگر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" اس لارڈ کی موت نے بڑا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ یہاں کے اعلیٰ حکام سے بات کر کے انہیں یہاں بلوا کر لڑکیاں ان کے حوالے کر دوں گا تاکہ انہیں ان کے وارثوں تک واپس پہنچایا جا سکے لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ لارڈ کی لاش اب اس کام میں سب سے بڑی رکاوٹ بن چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ڈاگر خود ہی یہ سب کچھ سنبھال لے گا۔ وہ

یہاں طویل عرصے سے رہ رہا ہے اور ریڈ ڈیتھ سینڈیکیٹ کا بہرحال
چیف ہے۔ ہمیں اس لڑکی روبینہ کو لے کر جس قدر جلد ہو سکے
یہاں سے نکل جانا چاہئے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ڈاگر اب راہ راست پر آچکا ہے
اس لئے اب وہ خود ہی سنبھال لے گا۔ روبینہ کی کیا پوزیشن ہے"۔
عمران نے کہا۔

"میں نے اسے تمام تفصیل بتا دی ہے۔ اب وہ مطمئن ہے"۔
صدیقی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ نعمانی اور چوہان آجائیں پھر سب کچھ ڈاگر کے
حوالے کر کے ہم یہاں سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا اور
صدیقی نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر نیم دراز ایک لمبے تڑنگے اور
بھاری جسم والے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یس"...... اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ راجر بول رہا ہوں۔ فان لینڈ کے دارالحکومت سناکی سے
مارکس کی کالنگ کال ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"...... اس آدمی نے اسی طرح تیز لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ مارکس بول رہا ہوں سناکی سے"...... چند لمحوں بعد ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ اسمتھ بول رہا ہوں مارکس۔ بڑے طویل عرصے بعد تم
نے کالنگ کال کی ہے"...... اسمتھ نے نرم لہجے میں کہا۔

"کہاں عرصہ ہوا ہے۔ ابھی دو ماہ پہلے تو چار لڑکیاں تم نے بھجوائی ہیں۔ اب مزید ڈیمانڈ ہو گی تو کال بھی کروں گا"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"ہماری بھجوائی ہوئی لڑکیاں تو ہاتھوں ہاتھ نکل جاتی ہیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہم کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ انتہائی بے داغ انداز میں اور بالکل قانونی اس لئے کسی طرح کا کوئی خطرہ بھی آج تک سامنے نہیں آیا۔ ہمارے آدمی بہترین مال سلیکٹ کرتے ہیں۔ ہر لحاظ سے بہترین۔ بہرحال بتاؤ کیا ڈیمانڈ ہے"...... اسمتھ نے کہا۔

"دو لڑکیاں چاہئیں۔ پاکیشیائی لڑکیاں"...... مارکس نے کہا۔

"پاکیشیائی لڑکیاں۔ یہ پابندی تم نے کیوں لگائی ہے۔ پہلے تو تم ایشیائی کہہ دیتے تھے لیکن اس بار تم نے پاکیشیائی کی خصوصی شرط لگا دی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... اسمتھ نے کہا۔

"ہاں۔ فان لینڈ میں جس نے ڈیمانڈ کی ہے وہ طویل عرصے تک پاکیشیا میں رہ چکا ہے اس لئے اسے پسند ہی پاکیشیائی لڑکیاں ہیں"...... مارکس نے کہا۔

"پاکیشیائی اور کافرستانی لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ کافرستانی بھجوا دوں۔ میرے پاس سٹاک میں بھی موجود ہیں۔ فوری ڈیمانڈ پوری ہو سکتی ہے"...... اسمتھ نے کہا۔

"نہیں اسمتھ۔ ڈیمانڈ خصوصی طور پر پاکیشیائی لڑکیوں کی ہے۔ کیا بات ہے۔ تم نے پہلے تو کبھی اس طرح بات نہیں کی تھی۔

ہمارا کام تو پوری دنیا کے ہر ملک میں پھیلا ہوا ہے"...... مارکس نے کہا۔

"پاکیشیا میں گڑبڑ ہو گئی تھی اس لئے جو سیٹ اپ تھا وہ ختم کرنا پڑا اور ابھی نیا سیٹ اپ نہیں بنا۔ بہرحال ٹھیک ہے کب تک مال چاہئے"...... اسمتھ نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں تک۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ ہماری ڈیمانڈ کیسی ہوتی ہے"...... مارکس نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ تم آدھی رقم بھجوا دو مال پہنچ جائے گا"...... اسمتھ نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس تہہ خانے میں ایک دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی جس کے سامنے میز اور اس کے پیچھے ایک کرسی موجود تھی۔ میز پر ایک چھوٹی سی مستطیل شکل کی مشین موجود تھی۔ اسمتھ کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے میز پر رکھی ہوئی مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین پر چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس کے ساتھ ہی دیوار میں نصب قد آدم مشین بھی جاگ پڑی۔ اس پر موجود ڈائلوں کی سوئیاں حرکت کرنے لگ گئی تھیں اور بے شمار چھوٹے بڑے اور رنگ برنگے بلب جل بجھ

رہے تھے۔ مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن اسمتھ اس چھوٹی مشین کو ہی آپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔ پھر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سپیشل کال فار وائٹ مور"...... اس نے بار بار یہی فقرہ دوہرایا اور پھر بٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس بڑی مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی لگی تو اسمتھ نے ہاتھ بڑھا کر اس چھوٹی مشین کا بٹن آن کر دیا۔

"وائٹ مور کالنگ۔ سپیشل کال"...... بڑی مشین میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اسمتھ اٹنڈنگ یو"...... اسمتھ نے کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"دو پاکیشیائی لڑکیوں کی ڈیمانڈ آئی ہے۔ اے کلاس ہیں۔ کیا سٹاک میں موجود ہیں"...... اسمتھ نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ پاکیشیا سے تو ابھی کوئی سپلائی نہیں آئی اور نہ ہم نے ڈیمانڈ کی ہے"...... وائٹ مور نے جواب دیا۔

"یہاں بھی تو پاکیشیائی خاندان رہتے ہیں۔ کیا ان میں سے دو اے کلاس لڑکیاں نہیں مل سکتیں"...... اسمتھ نے کہا۔

"یہاں سے باس۔ لیکن پھر تو انہیں اغوا کرنا پڑے گا۔ کیا آپ اس کی اجازت دیں گے"...... وائٹ مور نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آج تک ہمارا کاروبار اس لئے محفوظ ہے کہ ہم نے

کبھی کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا۔ اغوا کی جانے والی لڑکیوں کا سراغ بہرحال پولیس نکال لیتی ہے جبکہ شوہروں کے ساتھ رہتی ہوئی یہ لڑکیاں خود ٹھکانوں پر پہنچ جاتی ہیں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ پاکیشیا میں ہمارا سیٹ اپ ختم ہو چکا ہے۔ اب کیا کیا جائے"۔ اسمتھ نے کہا۔

"باس۔ وہاں انٹرنیشنل میرج بیورو کے ساتھ ہمارا بزنس لنک تھا"...... وائٹ مور نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا مینجر چوہدری اصغر اور مالک سیٹھ اعظم دونوں بالکل درست انداز میں کام کر رہے تھے اور طویل عرصے سے یہ کام درست طور پر ہو رہا تھا۔ کبھی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا تھا لیکن پھر اچانک وہ مینجر مارا گیا اور سیٹھ اعظم نے مجھے بتایا کہ ان کے خلاف کوئی سرکاری پارٹی حرکت کر رہی ہے جس پر مجھے اسے فوری طور پر آف کرنا پڑا۔ اس کے بعد آج تک نہ کوئی ڈیمانڈ آئی ہے اور نہ رابطہ ہوا ہے"...... اسمتھ نے کہا۔

"اوہ باس۔ آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں ورنہ میں وہاں سے معلومات حاصل کرتا کہ آخر کون سی سرکاری پارٹی ان کے خلاف کام کر رہی ہے اور کہاں ہے"...... وائٹ مور نے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کے بارے میں کہہ رہا تھا سیٹھ اعظم۔ اس لئے میں نے اسے آف کر دیا کیونکہ میں ایسے چکروں میں کسی صورت بھی ملوث نہیں ہونا چاہتا۔ بہرحال اس سے کوئی غلطی ہوئی ہو گی تو

انٹیلی جنس ان کے پیچھے لگی ہو گی حالانکہ اس سیٹھ اعظم کو ہمارے سیٹ اپ کے بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں تھا اور وہ صرف میرا نام جانتا تھا لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا"۔ اسمتھ نے کہا۔

"یس باس۔لیکن اب یہ ڈیمانڈ کیسے پوری کی جائے ۔ فوری طور پر وہاں سیٹ اپ تو نہیں بن سکتا۔ شادیاں ہونے اور پھر سب کچھ طے ہونے میں بہرحال عرصہ چاہئے کیونکہ جس کے ذمے یہ کام لگایا جائے گا اسے وہاں پہلے سیٹ اپ بنانا پڑے گا اور اس میں بہرحال طویل عرصہ لگ جائے گا جبکہ ڈیمانڈ تو ہمیں جلد از جلد پوری کرنا پڑے گی"...... وائٹ مور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ کیا کیا جا سکتا ہے۔ بوبی کی طرف سے ڈیمانڈ آئی تھی۔اس کا کیا ہوا"...... اسمتھ نے کہا۔

"اس پر بھی کام ہو رہا ہے باس۔ ابھی ڈیمانڈ فائنل نہیں ہوئی"...... وائٹ مور نے جواب دیا۔

"کیوں۔یورپی لڑکیاں تو صرف دولت دیکھتی ہیں۔ پاکیشیائی یا کافرستانی لڑکیوں کی طرح ان کے ساتھ لمبے چوڑے ڈرامے تو نہیں کرنے پڑتے۔ پھر"...... اسمتھ نے کہا۔

"باس۔بوبی کی ڈیمانڈ سپیشل اے کلاس ہے اور آپ جانتے ہیں کہ سپیشل اے کلاس کے ساتھ بھی وہی سب کچھ کرنا پڑتا ہے جو ان ایشیائی لڑکیوں کے ساتھ ہوتا ہے"...... وائٹ مور نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے جلد از جلد اسے فائنل کرو"...... اسمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے ۔جب مشین دوبارہ خاموش ہو گئی تو وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس تہہ خانے سے نکل کر واپس اسی کمرے میں آ گیا جہاں وہ پہلے موجود تھا۔ صوفے پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"پیٹر شوٹنگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پیٹر سے بات کراؤ۔ میں اسمتھ بول رہا ہوں"...... اسمتھ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پیٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسمتھ بول رہا ہوں پیٹر۔ ایک اہم کام ہے تم سے"...... اسمتھ نے کہا۔

"کس قسم کا کام"...... پیٹر نے چونک کر پوچھا۔

"کیا فون محفوظ ہے"...... اسمتھ نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو اسمتھ ۔ کیا تم لائن پر ہو"...... چند لمحوں بعد پیٹر کی آواز

دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا فون محفوظ ہو گیا ہے"...... اسمتھ نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... پیٹر نے کہا۔

"کیا تمہارا گروپ دو ایشیائی لڑکیوں کو اغوا کر کے فان لینڈ پہنچا سکتا ہے۔ اس انداز میں کہ پولیس کسی طرح بھی ان کا سراغ نہ لگا سکے"...... اسمتھ نے کہا۔

"فان لینڈ۔ اوہ نہیں۔ ہمارا گروپ اغوا تو کر سکتا ہے لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے کہ ہم انہیں فان لینڈ تک پہنچا سکیں۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... پیٹر نے کہا۔

"ہاں۔ میرے ایک کاروباری دوست کو جو فان لینڈ میں رہتا ہے دو ایشیائی لڑکیوں کی ضرورت ہے۔ ضرورت سے تم میرا مطلب سمجھ گئے ہو گے"...... اسمتھ نے کہا تو دوسری طرف سے پیٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ میں سمجھ گیا ہوں لیکن تم اس سلسلے میں کیوں پڑ رہے ہو۔ وہ خود ہی کوئی نہ کوئی بندوبست کر لے گا۔ فان لینڈ میں بھی تو ایشیائی لوگ رہتے ہیں"...... پیٹر نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں کی لڑکیاں اگر اغوا ہوئیں تو انہیں بہرحال ٹریس کر لیا جائے گا کیونکہ ملک ایک ہی ہے۔ البتہ یہاں ڈنگٹن سے لے جائی گئی لڑکیاں فان لینڈ میں ٹریس نہیں کی جا سکتیں لیکن مسئلہ صرف اتنا ہے کہ یہ کام اس انداز میں ہو کہ یہاں کی پولیس انہیں

کسی صورت بھی ٹریس نہ کر سکے کیونکہ تم جانتے ہو کہ میں بہرحال ایک کاروباری آدمی ہوں۔ اگر پولیس میرے خلاف حرکت میں آ گئی تو میرا تو سارا کاروبار ہی تباہ ہو جائے گا"...... اسمتھ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ تم اس چکر میں نہ پڑو۔ یہ انتہائی خطرناک مسئلہ ہے"...... پیٹر نے کہا۔

"میرا ایک بہت بڑا بزنس پھنسا ہوا ہے۔ سمجھو کروڑوں ڈالر کا مسئلہ ہے اس لئے مجبوری ہے"...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ویسے اگر تم کہو تو یہاں ایک ایسا سینڈیکیٹ موجود ہے جو یہ کام آسانی سے اور انتہائی محتاط انداز میں کر سکتا ہے۔ لڑکیوں کی نشاندہی تم کر دو۔ باقی کام وہ کرے گا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی اور اگر پولیس اس سینڈیکیٹ تک پہنچ بھی گئی تو وہ خود ہی پولیس سے بھی نمٹ لیں گے لیکن وہ اخراجات اور رقم بھاری لیں گے اور پھر میرا کمیشن بھی ہو گا"...... پیٹر نے کہا۔

"مجھے پتہ تو چلے کہ وہ کیا مانگتے ہیں لیکن کام انتہائی بے داغ انداز میں ہونا چاہئے"...... اسمتھ نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ تم کہاں ہو۔ کیا اپنے آفس میں"...... پیٹر نے کہا۔

"نہیں۔ میں اپنی رہائش گاہ پر ہوں"...... اسمتھ نے کہا۔

"اوکے۔ میں بات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں"...... دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اسمتھ نے رسیور رکھ دیا۔

" وائٹ مور کے آدمی لڑکیاں تو تلاش کر لیں گے مسئلہ انہیں اغوا کر کے فان لینڈ پہنچانے کا ہے "....... اسمتھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک شراب کی بوتل نکالی اور اسے لے کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ پیٹر کی کال آنے تک خالی بیٹھ کر انتظار نہ کرنا چاہتا تھا۔

ولنگٹن کی جاز کالونی کی ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے بڑے سے کمرے میں اس وقت عمران اور فور سٹارز کے ساتھ روبینہ بھی موجود تھی۔ اس کوٹھی کا انتظام عمران کی کارستان سے مخصوص کال پر ولنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ نے کیا تھا اور پھر لارڈ ہارلے کے محل کو ڈاگر کے سپرد کر کے عمران اپنے ساتھیوں اور روبینہ سمیت سیدھا ایئر پورٹ پر پہنچا جہاں سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہ ولنگٹن پہنچے اور پھر ایئر پورٹ سے سیدھے اس رہائش گاہ پر پہنچے تھے۔ ڈاگر نے فوری طور پر ریڈ ڈیتھ کے ایک خصوصی گروپ کو جو اس کا ذاتی طور پر وفادار تھا۔ لارڈ ہارلے کے محل پر قبضہ کرنے کے لئے استعمال کیا اور پھر ان لوگوں نے انتہائی مہارت سے نہ صرف پورے محل پر قبضہ کر لیا بلکہ وہاں بیرونی طور پر موجود مسلح محافظوں کا بھی اس انداز میں خاتمہ کر دیا گیا کہ انہیں

حالات بدلنے کا شبہ تک نہ ہوا تھا۔ جو لڑکیاں لارڈ ہارلے کے
عشرت کدے سے دستیاب ہوئی تھیں ان کے بارے میں بھی ڈاگر
نے ذمہ داری نبھائی تھی کہ وہ انہیں ان کی مرضی کے مطابق جہاں
جہاں جانا چاہیں پہنچا دیا جائے گا۔ البتہ روبینہ کو عمران اپنے ساتھ
لے آیا تھا تاکہ اسے پاکیشیائی سفارت خانے کے ذریعے واپس
پاکیشیا اس کے والدین تک پہنچایا جاسکے۔ روبینہ نے انہیں اپنے
بارے میں جو کچھ بتایا تھا اس سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ ایک
باقاعدہ نیٹ ورک ہے جو اس قانونی انداز میں لڑکیوں کو پاکیشیا اور
دوسرے ممالک سے ایکریمیا منگوا کر پھر انہیں دور دراز علاقوں میں
عیاش لارڈ یا بڑے بڑے غنڈوں اور بدمعاشوں کو فروخت کر دیتا
ہے یا پھر انہیں پرائیویٹ قحبہ خانوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور ان
کے عوض بھاری دولت کمائی جاتی ہے۔ روبینہ نے انہیں بتایا تھا کہ
اس کے شوہر فواد نے شادی کے بعد اس قدر جلد اس کے کاغذات
تیار کرالئے کہ روبینہ اور اس کے والدین اور رشتہ دار بھی حیران
رہ گئے تھے لیکن روبینہ کے شوہر فواد نے اسے اپنے خصوصی تعلقات
کا نتیجہ بتایا اور پھر وہ روبینہ کو ساتھ لے کر ولنگٹن پہنچا۔ یہاں وہ
ایک فلیٹ میں دو روز رہے۔ روبینہ نے اپنے گھر والوں کو اس
فلیٹ سے فون کیا تھا اور وہ بے حد خوش تھی۔ دو روز بعد فواد نے
اسے بتایا کہ اس نے ایک ماہ تک ایکریمیا کی سب سے خوبصورت
ریاست کارستان میں ہنی مون منانے کے تمام انتظامات

مکمل کر لئے ہیں۔ کارستان کا سب سے بڑا رئیس لارڈ ہارلے اس کا
دوست ہے اور پھر وہ روبینہ کو لے کر ولنگٹن میں ہارلے ہوٹل کے
جنرل مینجر کے پاس پہنچ گیا جہاں اس جنرل مینجر جس کا نام بوبی تھا،
نے فواد کی بات کی تصدیق کی اور اسے بتایا کہ لارڈ نے خصوصی طور
پر ان کے کارستان لے جانے کے احکام دیئے ہیں اور وہ دونوں ایئر
فلائٹ کے ذریعے ولنگٹن سے کارستان پہنچے جہاں ایئرپورٹ پر لارڈ
ہارلے کے چار آدمیوں نے لارڈ کی طرف سے ان کا استقبال کیا اور
پھر لارڈ کی ایک انتہائی شاندار اور بڑی سی گاڑی میں بیٹھ کر وہ لارڈ
پیلس میں پہنچے اور پھر لارڈ نے ان سے ملاقات کی اور انہیں مشروب
پیش کئے گئے۔ روبینہ کے بقول مشروب پیتے ہی اس کا ذہن گھومنے لگا
اور پھر جب اسے ہوش آیا تو وہ لارڈ کے اس خصوصی عشرت کدے
میں تھی جہاں انتہائی سخت مزاج کوڑا بردار عورتیں تھیں۔ وہاں
تقریباً ہر ملک کی لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے بہت سی لڑکیاں تو
بے حد خوش تھیں کیونکہ انہیں اچھا کھانے کو ملتا تھا اور اچھا پہننے کو
اور یہی ان کے لئے بہت تھا لیکن روبینہ نے ظاہر ہے وہاں ہنگامہ
کھڑا کر دیا جس پر اسے پہلی بار بتایا گیا کہ فواد کے ساتھ اس کی
شادی صرف ڈرامہ تھی تاکہ اسے قانونی طور پر پاکیشیا سے ایکریمیا لایا
جاسکے۔ دراصل اسے لارڈ کے اس عشرت کدے کے لئے انتہائی
بھاری قیمت پر خریدا گیا ہے۔ اب اس کی باقی عمر یہیں اس عشرت
کدے میں جسے ریڈ ہاؤس کا نام دیا گیا تھا گزارنی ہو گی اور اگر لارڈ

اسے اپنے عشرت کدے میں طلب کرے تو اسے بھی ان کی خدمت کرنا ہو گی اور اگر لارڈ اسے کسی بھی دوسرے بڑے آدمی کے خلوت کدے میں خدمت کے لئے بھیجے تو اسے وہاں بھی جانا ہو گا۔ روبینہ کے بقول جب اس نے مزاحمت کی تو اسے انتہائی بے دردی سے کوڑوں سے پیٹا گیا۔ گو روبینہ نے جس قدر بے دردی سے مار کھائی تھی اس سے اس کی حالت بے حد خراب ہو گئی تھی لیکن اس سے اسے یہ فائدہ ہو گیا تھا کہ وہ دو تین ماہ کے لئے اس عشرت کدے کے اصل مقصد کے لئے بے کار ہو گئی تھی۔ لارڈ ہارلے نے روبینہ کی آمد پر ریڈ ہاؤس میں آکر اسے طلب کیا تھا لیکن جب اسے میری حالت کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے دوسری لڑکیاں منگوا لیں اور میرے بارے میں حکم دیا گیا کہ مجھے ہر صورت میں ٹھیک کیا جائے۔ اس ایشیا سیکشن میں ایک محافظ عورت کافرستان کی رہنے والی تھی۔ اس کو مجھ سے ہمدردی ہو گئی تو میں نے اسے بڑی مشکل سے رضامند کیا کہ وہ یہاں کے بارے میں تفصیل لکھ کر پاکیشیا میرے ماں باپ کو بھجوا دے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے اور وہ مجھے یہاں سے نکلوانے کے لئے کوشش کر سکیں۔ اس محافظ عورت نے بڑی مشکل سے ایک خالی کاغذ چوری کیا اور پھر اس نے اس پر مدد کے لئے لکھا اور دستخط کئے۔ اس کے بعد اس محافظ عورت نے بتایا کہ اس نے اپنے ایک دوست محافظ کے ذریعے خط پوسٹ کرا دیا ہے لیکن پھر یہاں کے محافظوں کو معلوم ہو گیا کہ میں نے ایسا کیا ہے

جس پر مجھے ایک بار پھر انتہائی بے دردی سے کوڑوں سے پیٹا گیا اور اس میری ہمدرد محافظ عورت کو میرے سامنے گولی مار دی گئی اور مجھے قید تنہائی کی سزا مل گئی اور پھر مجھے نقاب پہنا کر وہاں سے گھسیٹ کر لے آیا گیا۔ میں سمجھی کہ لارڈ ہارلے اپنی شیطانیت کے لئے مجھے طلب کر رہا ہے اس لئے میں نے بھرپور مزاحمت کی جس کے نتیجے میں مجھے وہاں لاتے ہوئے بھی کوڑوں سے پیٹا گیا۔

وہ سب ایک کمرے میں بیٹھے روبینہ کی واپسی اور اس گروپ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے جو ان سب واقعات کا اصل موجب تھا کہ درمیانی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ جبکہ روبینہ جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی بے اختیار سہم سی گئی۔ اس کے چہرے سے ایسے اندازہ ہو رہا تھا جیسے وہ فون کی گھنٹی بجنے سے انتہائی خوفزدہ ہو گئی ہو۔

" یہ میرے دوست کا فون ہے جس نے اس کوٹھی کا بندوبست کیا تھا"...... عمران نے روبینہ سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ایڈورڈ بول رہا ہوں عمران صاحب۔ روبینہ کے کاغذات تیار ہو گئے ہیں اور اس کی واپسی کے تمام انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں۔ اب سے ایک گھنٹے بعد پاکیشیا جانے والی فلائٹ میں اس کی ٹکٹ کا

بھی بندوبست ہو گیا ہے۔ آپ اسے لے کر ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ میں وہیں موجود ہوں گا"...... دوسری طرف سے ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس نے یہاں سے اکیلے جانا ہے۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ تمام انتظامات درست انداز میں ہیں اور پاکیشیائی سفیر صاحب نے خود اپنی نگرانی میں کرائے ہیں"...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" مبارک ہو بہن۔ تمہاری بخیریت واپسی کا انتظام ہو گیا ہے لیکن تم اپنے والد کا فون نمبر مجھے بتاؤ تاکہ میں اسے تمہاری آمد کے بارے میں بتا دوں۔ وہ تمہیں ایئرپورٹ سے رسیو کر لیں گے"۔ عمران نے کہا تو روبینہ نے جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔

" پلیز میری بات ابو سے ضرور کرائیں"...... روبینہ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے ولنگٹن سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر پہلے سے معلوم تھا اس لئے اسے انکوائری سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ آخر میں عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ روبینہ کے چہرے پر انتہائی بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" ہیلو۔ آفتاب احمد بول رہا ہوں"...... رسیور سے آفتاب احمد کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ میرے ابو"...... روبینہ نے یکلخت کسی چھوٹی سی بچی کی طرح چیختے ہوئے کہا اور اچھل کر اس نے عمران کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

" ابو۔ ابو۔ میں روبینہ بول رہی ہوں۔ آپ کی بیٹی روبینہ۔ ابو میں روبینہ بول رہی ہوں۔ روبینہ"...... روبینہ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" روبینہ تم۔ کیا تم واقعی روبینہ ہو۔ کہاں سے بول رہی ہو"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے روبینہ کی آواز سن کر آفتاب احمد کا گلا رندھ گیا ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے روبینہ کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

" آفتاب صاحب میں آپ کا ہمسایہ علی عمران بول رہا ہوں۔ ہم ولنگٹن سے بات کر رہے ہیں۔ ہم نے بہن روبینہ کو ٹریس کر کے ایک گروہ کی قید سے نکال لیا ہے۔ آپ بے فکر ہیں۔ روبینہ بالکل بخیریت ہے اور صحت مند بھی۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ ہم روبینہ کے کاغذات تیار کرا کر اسے پاکیشیا بھجوانے کا بندوبست کر چکے ہیں۔ اب سے ایک گھنٹہ بعد اس کی فلائٹ روانہ ہو جائے گی اور پاکیشیا کل صبح سویرے پہنچ جائے گی۔ آپ پلیز ایئرپورٹ پر پہنچ کر اسے رسیو کر لیں"...... عمران نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ تو فرشتہ ہیں۔ آپ نے وہ کچھ کر دیا ہے جو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ میں آپ کا انتہائی احسان مند ہوں۔ آپ پلیز"....... آفتاب احمد کی آواز بات کرتے کرتے بالکل ہی رندھ گئی۔

" آپ اپنے آپ کو سنبھالیں آفتاب صاحب۔ میں نے کوئی احسان نہیں کیا۔ روبینہ میری بہن ہے اور اس چکر میں صرف روبینہ ہی نہیں تھی اور بھی بے شمار پاکیشیائی لڑکیاں ہیں۔ ہم نے انہیں بھی برآمد کرانا ہے۔ آپ پلیز کل صبح کی فلائٹ سے اسے رسیو کر لیں پھر پاکیشیا واپسی پر انشاء اللہ تفصیل سے بات ہو گی خدا حافظ "۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" چوہان تم بہن روبینہ کو ساتھ لے کر ایئر پورٹ چلے جاؤ۔ ایڈورڈ تم سے مل چکا ہے۔ اسے سی آف کر کے تم نے واپس یہیں آ جانا ہے۔ ہم اس دوران اس بوبی سے مذاکرات کر لیں گے"۔ عمران نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر روبینہ ان سے مل کر چوہان کے ساتھ کوٹھی میں موجود ایک کار میں سوار ہو کر چلی گئی۔

"آؤ بھئی۔ اب اس جنرل مینجر سے دو باتیں کر لیں"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور صدیقی، نعمانی اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی میں موجود دوسری کار میں سوار ہو کر ہارلے ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہارلے ہوٹل ولنگٹن کا انتہائی معروف فائیو سٹار ہوٹل تھا اور عمران اور اس کے

ساتھی پہلے بھی کئی بار اس ہوٹل میں ٹھہر چکے تھے اس لئے انہیں اس کے بارے میں تمام باتیں معلوم تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صدیقی اور عقبی سیٹ پر خاور اور نعمانی بیٹھے ہوئے تھے۔

" عمران صاحب۔ اس بوبی کو اس ہوٹل سے اغوا کر کے وہاں اپنی رہائش گاہ پر لے جانا پڑے گا۔ تب ہی وہ زبان کھولے گا"۔ صدیقی نے کہا۔

" لارڈ ہارلے کی ٹپ کام کرے گی"....... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار آٹھ منزلہ عالی شان ہوٹل ہارلے کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور پھر عمران نے کار وسیع و عریض پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔ وسیع و عریض پارکنگ جدید ماڈل اور رنگ برنگی گاڑیوں سے بھری ہوئی تھی کیونکہ اس ٹائپ کے ہوٹلوں میں ایکریمیا کا بھی صرف پوش طبقہ ہی آتا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہوٹل کے ہال میں داخل ہوا تو ہال تقریباً بھرا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود ماحول پر خاموشی کا راج تھا۔ عمران ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے پیچھے دو خوبصورت ایکریمین لڑکیاں موجود تھیں۔ یہ کاؤنٹر استقبالیہ کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ سروس کے لئے کاؤنٹر علیحدہ تھا۔

" یس سر"....... ایک لڑکی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے

کاؤنٹر کے قریب پہنچنے پر مترنم آواز میں کہا۔

" جنرل مینجر صاحب سے کہو کہ لارڈ ہارلے کے نمائندے آئے ہیں۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے ان تک لارڈ ہارلے صاحب کا خصوصی پیغام پہنچانا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... لڑکی نے لارڈ ہارلے کا نام سنتے ہی جلدی سے رسیور اٹھایا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے رسیور رکھا اور ایک طرف موجود ایک سپروائزر کی طرف اشارہ کیا۔

" معزز صاحبان کی جنرل مینجر صاحب کے سپیشل آفس تک رہنمائی کرو"...... لڑکی نے اس سپروائزر سے کہا۔

" یس۔ آئیے سر"...... اس سپروائزر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری کے آخر میں موجود ایک کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ گئے جس کے باہر ایک باوردی چپراسی موجود تھا۔ اس نے ان کے قریب پہنچتے ہی ہاتھ بڑھا کر کمرے کا دروازہ کھولا تو عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی لیکن انتہائی جدید انداز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے چہرے مہرے اور انداز سے خالصتاً کاروباری آدمی نظر آ رہا تھا۔

" خوش آمدید جناب۔ میرا نام بوبی ہے"...... اس آدمی نے اٹھ

کر مسکراتے ہوئے انتہائی اخلاق بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر رسمی فقروں اور مصافحوں کے بعد وہ سب ایک طرف رکھے ہوئے صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

" آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... بوبی نے کہا۔

" کچھ نہیں۔ ہم لارڈ صاحب کی ڈیوٹی پر ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا تو بوبی چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" مجھے کاؤنٹر گرل نے بتایا ہے کہ آپ لارڈ صاحب کے نمائندے ہیں۔ یہ نمائندگی کا کیا مطلب ہوا۔ آج سے پہلے تو کبھی ان کا کوئی نمائندہ نہیں آیا"...... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کو لارڈ صاحب نے ریڈ ہاؤس کے لئے ایک یورپی لڑکی کا آرڈر دیا تھا"...... عمران نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر"...... بوبی اس قدر حیرت زدہ ہو گیا تھا کہ اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

" اس قدر حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے بوبی۔ تم طویل عرصے سے یہ کام کر رہے ہو۔ ہم اس لڑکی کو لینے آئے ہیں اس لئے ہم نے نمائندگی کی بات کی تھی"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو بوبی نے ایک طویل سانس لیا۔

" اچھا تو یہ بات ہے۔ دراصل میں خوفزدہ ہو گیا تھا۔ لیکن پہلے تو

میں خود لڑکیوں کو اپنے طور پر پیلس بھجواتا تھا۔ اس مرتبہ پہلی با
لارڈ صاحب نے تمہیں بھیجا ہے"...... بوبی نے کہا لیکن عمران نے
اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک دیکھ لی تھی۔

" لارڈ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ تم بتاؤ لڑکی کہاں ہے"۔ عمران
نے کہا۔

" ابھی وہ مجھ تک نہیں پہنچی اس لئے تمہیں انتظار کرنا ہو گا"۔
بوبی نے جواب دیا۔

" کب تک"...... عمران نے پوچھا۔

" دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دو روز لگ جائیں۔ میں تمہارے
لئے سپیشل رومز کا انتظام کرا دیتا ہوں۔ تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہ
ہو گی"...... بوبی نے کہا اور ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کی
طرف ہاتھ بڑھایا لیکن عمران نے رسیور پر ہاتھ رکھ دیا۔

" ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ لارڈ صاحب کو فوری لڑکی
چاہئے۔ اسی لئے تو انہوں نے خصوصی طور پر ہمیں بھیجا ہے۔ تم نے
جسے آرڈر دیا ہے اسے فون کر کے معلوم کرو کہ لڑکی کب مل جائے
گی"...... عمران نے کہا تو بوبی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور
اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس سر"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رافٹ سے بات کراؤ میری"...... بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو بوبی نے

رسیور اٹھا لیا جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔
بوبی نے چونک کر دیکھا لیکن خاموش رہا۔

" رافٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔

" رافٹ وہ سپیشل مال کی ڈیلیوری ابھی تک نہیں ہوئی جبکہ مال
کا کسٹمر بے حد بے چین ہے۔ کیا پوزیشن ہے"...... بوبی نے قدرے
بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ کس قدر رسکی معاملہ ہے اس لئے کام
میں کچھ وقت تو لگے گا۔ بہرحال زیادہ نہیں۔ صرف ایک دو روز لگ
جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے"...... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ رافٹ کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" رافٹ کلب کا مالک ہے۔ وہی سپلائی کرتا ہے"...... بوبی نے
جواب دیا۔

" کیا وہ خود یہ کام کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ نجانے آگے کتنا طویل سلسلہ ہو گا۔ آپ جانتے تو ہیں
کہ یہ معاملہ انتہائی رسکی ہوتا ہے۔ پولیس اس پر انتہائی تندہی سے
کام کرتی ہے اس لئے کسی قسم کا رسک نہیں لیا جا سکتا"...... بوبی
نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن
پریس کر کے اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں"...... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں خود رافٹ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے لارڈ صاحب نے خصوصی طور پر ہدایات دی ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو بوبی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے انکوائری سے رافٹ کلب کا نمبر پوچھا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کراؤ۔ میں لارڈ ہارلے کا سپیشل مینجر مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رافٹ کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر رافٹ۔ میں ہارلے ہوٹل کے جنرل مینجر بوبی کے سپیشل آفس سے آپ سے بات کر رہا ہوں۔ میں لارڈ ہارلے کا سپیشل مینجر ہوں اور ابھی بوبی نے آپ کو جس سپیشل مال کا آرڈر دیا ہے وہ مجھے سپلائی ہونا ہے۔ ابھی میرے سامنے آپ نے بوبی سے کہا ہے کہ ابھی ایک دو روز اس سپیشل مال کی سپلائی میں دیر ہے۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ اس وقت کیا پوزیشن ہے۔ اس مال کا انتخاب ہو چکا

ہے یا نہیں"...... عمران نے سپاٹ اور خشک لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ میری بوبی سے بات کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور بوبی کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ بوبی بول رہا ہوں"...... بوبی نے کہا۔

"مسٹر بوبی۔ آپ نے یہ کیا کیا کہ کسٹمر تک میرا نام پہنچا دیا ہے۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ اس سارے سلسلے میں کس قدر راز داری برتی جاتی ہے"...... رافٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل لارڈ صاحب کے خصوصی آدمی ہیں اس لئے بے فکر رہیں۔ رازداری قائم رہے گی"...... بوبی نے جواب دیا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"مسٹر رافٹ۔ آپ کی تسلی ہو گئی۔ اب بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں یہ کام براہ راست نہیں کرتا۔ میں نے بھی آگے آرڈر دیا ہوا ہے اس لئے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ آپ ایک دو روز ٹھہر جائیں۔ کام بہرحال ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو یقین ہے کہ ایک دو دنوں تک کام ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ پورا یقین ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مسٹر بوبی آپ کو یاد ہے کہ آپ نے ایک پاکیشیائی لڑکی روبینہ کو ریڈ ہاؤس بھجوایا تھا"...... عمران نے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا شوہر فواد نامی پاکیشیائی لڑکا تھا۔ وہ کہاں موجود ہو گا۔ لارڈ صاحب کا ایک اہم پیغام اس تک پہنچانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے تو نہیں معلوم۔ یہ سپلائی بھی رافٹ نے ہی کی تھی۔ اس نے مجھے فون کر کے بتایا تھا کہ فواد اور لڑکی روبینہ میرے پاس آ رہے ہیں۔ انہیں جہاں بھجوانا ہے بھجوا دوں۔ رافٹ کو تو یہ بھی علم نہ تھا کہ اس لڑکی کو کہاں بھجوانا ہے"...... بوبی نے جواب دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور بوبی بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں آپ کے لئے کمروں کا انتظام کرا دیتا ہوں"...... بوبی نے کہا۔

"ہم نے رافٹ سے ملنا ہے لیکن اس سے پہلے آپ کے لئے کسی گٹر کا انتظام کرنا پڑے گا کیونکہ آپ نے پاکیشیائی لڑکی کے اغوا میں اہم کردار ادا کیا ہے اور ہمارے ہاں اس جرم کی سزا موت ہے"۔

عمران نے خشک لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بوبی کچھ سمجھتا عمران کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔ دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی بوبی کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ سینے پر گولیاں کھا کر پیچھے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر اس الماری کے پیچھے ڈال دو"...... عمران نے کہا تو نعمانی اور خاور دونوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی لاش گھسیٹ کر وہاں موجود الماری کے پیچھے خالی جگہ میں ٹھونس دی۔

"آؤ۔ اب اس رافٹ سے دو باتیں ہو جائیں"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر بائیں طرف کو مڑ گئی۔

"یہ سلسلہ تو شیطان کی آنت کی طرح پھیلا ہوا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم بہرحال اصل آدمی تک پہنچ جائیں گے۔ اب ہمیں اصل ٹریک مل گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب جنرل مینجر بوبی کی لاش بہت جلد دستیاب ہو جائے گی اور سب سے آخر میں اس سے ملاقات کرنے والے ہم ہیں۔ اس لئے ہمارے حلیئے پولیس تک پہنچ جائیں گے اور پھر پولیس ہمارے حلیوں کی مدد سے اس کار کے بارے میں بھی جان جائے گی اور آپ جانتے ہیں کہ ایکریمین پولیس کس قدر برق رفتاری سے کام

کرتی ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نعمانی نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے لیکن جب تک پولیس تک معاملہ پہنچے گا ہم رافٹ سے نمٹ چکے ہوں گے۔ اس کے بعد کار کی نمبر پلیٹ بھی بدل دی جائے گی اور ماسک میک اپ بھی کر لیا جائے گا ورنہ اگر ہم اس چکر میں لگ گئے تو رافٹ تک بوبی کی موت کی خبر پہنچ گئی تو وہ غائب ہو جائے گا اور ہم پہلے کی طرح اندھیرے میں گھرے رہ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نعمانی نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی اس وضاحت سے مطمئن ہو گیا ہو۔

" عمران صاحب۔ اس کیس میں آپ پر انتہائی سنجیدگی طاری ہے۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ اصل عمران نہ ہوں"۔ اچانک صدیقی نے کہا تو عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نعمانی اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہاری بات درست ہے۔ دراصل اس کیس کی وجہ سے میری روح پر بے حد بوجھ ہے۔ تم نے روبینہ کی حالت دیکھی ہے اور جس طرح اس نے اپنے والد سے بات کی اور جس طرح اس کے والد کا رسپانس تھا یہ سب حقیقتاً بے حد المناک تھا اور روبینہ کو تو ہم نے آزاد کرا لیا ہے لیکن جانے اور کتنی معصوم لڑکیاں یہاں ایسے خوفناک حالات میں جکڑی ہوئی ہوں گی اور ان کے والدین کی کیا حالت ہو گی۔ ایک اور لڑکی کے والد آغا قادر سے میں مل چکا ہوں۔

تم لوگ اس کا اور اس کے گھر کا حال دیکھو تو یقیناً تمہاری آنکھوں سے آنسو نکل آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے یوں لگ رہا ہے کہ جیسے میں سرے سے زندہ ہی نہ رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی گھمبیر لہجے میں کہا۔

" آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ آئی ایم سوری"۔ صدیقی نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" والدین اپنی بیٹیوں کے اچھے مستقبل کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے لیکن یہ شیطان صفت دولت کے پجاری لوگ کس طرح معصوم روحوں اور ان کے شریف والدین کو ہمیشہ کے لئے دکھ اور مایوسی کے اندھیروں میں دھکیل دیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ان سب کے چہروں پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے یہ سب کچھ ان کے ساتھ ہوا ہو۔ اسی لمحے عمران نے کار ایک گلی کے اندر موڑی تو وہ سب چونک پڑے۔ یہ بند گلی تھی جس میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔

" خاور۔ ڈگی میں دوسری نمبر پلیٹیں موجود ہیں۔ پہلی اتار کر دوسری لگا دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اگنیشن سے چابی نکال کر عقبی سیٹ پر موجود خاور کو دے دی اور خاور چابی لے کر کار سے نیچے اتر گیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ نے یکلخت ارادہ کیوں بدل دیا"۔

صدیقی نے کہا۔

" میں کار کو پہلے محفوظ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ہمارے لئے مشکلات کا باعث بن سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

" لیکن اس کا رنگ اور ماڈل تو وہی ہے۔ کاغذات کی چیکنگ ہوئی تو مسئلہ بن جائے گا"....... صدیقی نے کہا۔

" تمہارے چیف کے فارن ایجنٹ تمہارے چیف سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔ کار میں کاغذات کے دو علیحدہ علیحدہ سیٹ موجود ہیں۔ جو نمبر پلیٹ ہوئی اس کا سیٹ وہاں دکھا دیا جائے گا۔ مسئلہ ختم"۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

" ویسے یہ تجویز واقعی عقلمندانہ ہے لیکن ہماری تعداد پر پولیس کو شبہ پڑ جائے گا"....... صدیقی نے کہا۔

" رافٹ سے ملنے کے بعد جو صورت حال ہو گی اس کے مطابق دیکھ لیں گے"....... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ماندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں ایک خوبرو نوجوان آفس
کے پیچھے موجود تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی جدید تراش اور قیمتی
، کا سوٹ تھا۔ اپنے جسم اور چہرے مہرے سے وہ کوئی فلم اسٹار
ہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جسے وہ پڑھنے میں
ف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ نوجوان
ئل میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

یس۔ وائٹ مور بول رہا ہوں"....... مینجر وائٹ بزنس
زر"....... نوجوان نے خالصتاً کاروباری لہجے میں کہا۔

ہاں۔ سٹیفن بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک
ا سی آواز سنائی دی تو نوجوان جس نے اپنا نام وائٹ مور بتایا
بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ سٹیفن تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"....... وائٹ

مور نے چونک کر کہا۔

"باس۔ہارلے ہوٹل کے جنرل مینجر بوبی کو اس کے سپیشل رو
میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا
تو وائٹ مور بے اختیار اچھل پڑا۔

"بوبی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔اوہ۔ویری سیڈ۔کس نے ایسا
ہے اور کیوں"...... وائٹ مور نے حیرت اور افسوس کے ملے
لہجے میں کہا۔

"سپیشل بزنس کی وجہ سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا
وائٹ مور محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔اس کے چہرے
یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔سپیشل بزنس کی وجہ سے۔کیا مطلب
وائٹ مور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔بوبی کو ملنے چار ایکریمین آئے۔انہوں نے کاؤنٹر پر
وہ لارڈ ہارلے کے نمائندے ہیں اور بوبی سے ملنے آئے ہیں ج
کاؤنٹر گرل نے بوبی سے بات کی اور پھر بوبی نے انہیں سپیشل
میں بلوا لیا۔پھر جب وہ چلے گئے تو اس سپیشل آفس سے بوبی کی
ملی تو میں چونک پڑا۔آپ کو تو معلوم ہے کہ بوبی کے سپیشل
میں ہونے والی تمام گفتگو میرے آفس میں آٹومیٹک ٹیپ ہوتی
ہے۔میں نے فوراً وہ ٹیپ نکال کر سنی تو مجھے معلوم ہوا کہ
سپیشل بزنس کا سارا معاملہ ہے"...... سٹیفن نے کہا۔

"اوہ۔کیا تم وہ ٹیپ مجھے سنوا سکتے ہو"...... وائٹ مور نے کہا۔

"یس باس۔میں نے پہلے ہی اس کا انتظام کر رکھا ہے"۔دوسری
ف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ٹیپ ریکارڈ چلنے کی مخصوص آواز
ائی دی اور پھر انسانی آوازیں سنائی دینے لگیں۔وائٹ مور ہونٹ
نچے خاموش بیٹھا یہ گفتگو سنتا رہا۔اس کے چہرے پر پریشانی کے
ات اب خاصے نمایاں نظر آ رہے تھے۔آخر میں ٹھک ٹھک کی
وص آوازوں کے ساتھ ہی بوبی کے حلق سے نکلنے والی چیخ کی آواز
ئی دی۔پھر لاش کو الماری کے پیچھے ڈالنے اور رافٹ سے باتیں
نے کی بات کی گئی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"آپ نے ٹیپ سن لیا ہے باس"...... سٹیفن نے کہا۔

"ہاں۔لیکن یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔لارڈ ہارلے کے آدمی تو
کو نہیں مار سکتے۔یہ کوئی اور چکر ہے"...... وائٹ مور نے کہا۔

"باس۔بوبی کے ساتھ ساتھ رافٹ کو بھی ہلاک کر دیا گیا
"...... دوسری طرف سے سٹیفن نے ایک اور انکشاف کیا تو
ٹ مور کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا واقعی"...... وائٹ مور نے کہا۔

"یس باس۔میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے وہاں کال کی تھی
لہ مجھے خیال آ گیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ بوبی کی طرح رافٹ کے
ابھی ان لوگوں نے یہی کچھ کیا ہو۔وہاں سے پتہ چلا کہ ابھی
ا رافٹ کی لاش اس کے آفس سے دستیاب ہوئی ہے۔اسے ملنے

بھی چار افراد آئے تھے اور انہوں نے بوبی کا حوالہ دیا تھا"۔ سٹیفن نے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... وائٹ مور نے کہا۔

" باس۔ آپ نے بوبی کے ساتھ ان کی ہونے والی گفتگو کے آخری حصے پر غور نہیں کیا"...... سٹیفن نے کہا تو وائٹ مور بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... وائٹ مور نے کہا۔

" باس۔ آپ نے سنا ہو گا کہ انہوں نے پاکیشیائی لڑکی کی بات کی تھی اور ساتھ ہی یہ الفاظ کہے تھے کہ ہمارے ہاں اس جرم کی سز موت ہے اور اس کے بعد گولیاں ماری گئی ہیں۔ اس سے یہی معلو ہوتا ہے کہ یہ سارا سلسلہ پاکیشیا سے تعلق رکھتا ہے اور آپ کو ت معلوم ہے کہ پاکیشیا میں ہمارا سیٹ اپ ختم ہو چکا ہے کیونکہ وہا کی انٹیلی جنس ہمارے سیٹ اپ کے پیچھے لگ گئی تھی"۔ سٹیف نے کہا۔

" لیکن تم تو بتا رہے تھے کہ یہ لوگ ایکریمین ہیں"...... وائٹ مور نے کہا۔

" باس۔ وہ میک اپ میں بھی تو ہو سکتے ہیں"...... سٹیفن نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ اوہ۔ پھر تو مجھے چیف سے فوراً بات کرنا ہو گا

یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ ہے"...... وائٹ مور نے کہا۔

" باس۔ رافٹ نے یقیناً آپ کے بارے میں انہیں بتا دیا گیا ہو گا ر ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اب آپ تک پہنچنے والے ہوں"۔ دوسری رف سے سٹیفن نے کہا تو وائٹ مور بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ ہے"...... وائٹ مور اس انداز میں بولنے لگا جیسے اس کی جان نکل ی ہو۔

" باس۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ یہ لوگ آپ کو فوری ہلاک نہیں یں گے۔ میں ان کا اصل معاملہ سمجھ گیا ہوں۔ یہ لوگ چیف باس پہنچنا چاہتے ہیں اس لئے یہ لوگ یقیناً آپ سے بات چیت کریں اور آپ انہیں انتہائی آسانی سے بے ہوش کر سکتے ہیں اور اس بعد ان کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا"...... سٹیفن نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اگر یہ لوگ میرے پاس آئیں تو میں یں بے ہوش کر دوں۔ اوہ۔ نہیں سٹیفن۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ ا ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... وائٹ ر نے کہا۔

"آپ صرف اتنا کریں کہ آپ اپنے سپیشل آفس میں شفٹ ہو ئیں اور اگر یہ لوگ آئیں تو آپ ان سے اپنے سپیشل آفس میں ہی ات کریں۔ میں اپنا گروپ لے کر وہاں پہنچ رہا ہوں۔ جیسے ہی یہ آئیں آپ مجھے صرف ریڈ کاشن دے دیں۔ باقی میں سنبھال

لوں گا"...... سٹیفن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم ایسی ایجنسیوں میں رہ چکے ہو اس لئے تم یہ کام کر لو گے۔ ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا لیکن پہلے مجھے چیف باس سے بات کرنا ہو گی"...... وائٹ مور نے کہا۔

"باس۔ ان کا خاتمہ کرنے کے بعد آپ چیف سے بات کریں۔ اس طرح چیف باس آپ کی کارکردگی سے بے حد خوش ہوں گے"...... سٹیفن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم فوراً پہنچ جاؤ۔ میں اب سپیشل آفس میں جا رہا ہوں"...... وائٹ مور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے

عمران کے تاریک ذہن میں پہلے روشنی کا ایک نقطہ نمودار ہوا اور یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں ا آنکھیں کھل جانے کے باوجود اس کا شعور پوری طرح بیدار نہ سکا تھا لیکن چند لمحوں بعد جب اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے بے بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے بے بار چونک پڑا کہ اس کا جسم ایک کرسی کے ساتھ رسیوں سے ھا ہوا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر اُدھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اکے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اسے بے ہوش ہونے کا منظر یاد یا تھا۔ بوبی کی ہلاکت کے بعد وہ فور سٹارز کے ساتھ رافٹ سے ملا ھر رافٹ سے انہوں نے ایک شخص وائٹ مور کے بارے میں م کر لیا جو رافٹ کو لڑکیاں سپلائی کیا کرتا تھا اور رافٹ کے بق وائٹ مور ہی اصل آدمی تھا۔ وہ ایک فرم وائٹ بزنس

ایڈوائزر کا مالک تھا۔ اس کا آفس ایک بزنس پلازہ میں تھا۔ عمرا
نے رافٹ کے ذریعے اس وائٹ مور سے بات کرنے کی کوشش ک
لیکن رافٹ نے اچانک ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں اسے فور
طور پر موت کے گھاٹ اتارنا پڑ گیا۔ بہرحال وہاں سے نکل کر انہوا
نے ماسک میک اپ کیئے اور پھر وہ کار لے کر اس پلازہ میں پہنچ گ
جہاں وائٹ مور کا آفس تھا۔ وائٹ مور کا آفس پلازہ کے گراؤنڈ فلو
پر ہی تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ وائٹ مور کے آفس میں اس
ساتھ موجود تھے۔ وائٹ مور اپنے چہرے مہرے اور انداز سے
ہیرو دکھائی دیتا تھا اور عمران اس کے چہرے کی مخصوص بناوٹ دیا
کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وائٹ مور دولت کمانے میں تو گھاگ ہے لیک
فطری طور پر وہ انتہائی بزدل ٹائپ آدمی ہے اور پھر ابھی عمران
اس سے بات چیت شروع ہی کی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ ک
اور پھر سرر کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز کمرے میں پھٹی اور اس
ساتھ ہی عمران کا ذہن کسی کیمرے کے بند ہوتے ہوئے شٹر کی طر
تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تو وہ ایک تہہ خانے نما کم
میں کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا پڑا تھا۔ اس نے گردن گھمائی
اسے انتہائی حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ کمرے میں اس کے ساتھیوں
ساتھ ساتھ وائٹ مور بھی کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بے ہو
کے عالم میں موجود تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ وائٹ مور خود بھی اس حالت میں ہے۔ اس

مطلب ہے کہ یہ کسی اور کی کارروائی ہے۔ مگر کون ایسا کر سکتا
ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب اتنی بات تو
وہ بھی سمجھتا تھا کہ مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے اس کو خود بخود
ہوش آگیا ہے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دی تاکہ ناخنوں میں
موجود بلیڈوں کی مدد سے رسی کاٹ سکے لیکن دوسرے لمحے اس کے
چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس کے ناخنوں سے بلیڈ
علیحدہ کر دیئے گئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم کسی ایجنٹ کی قید میں ہیں۔ صرف
تربیت یافتہ ایجنٹ ہی ان بلیڈوں کے بارے میں جانتے ہیں"۔
عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے اپنی انگلیوں کو حرکت دینی شروع کر دی کیونکہ اب اس کے
پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ رسی کی گانٹھ تلاش کرے
اور پھر اسے کھول کر ان رسیوں سے نجات حاصل کر سکے۔ اس نے
ایک نظر رسیوں کو دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ گانٹھ کہاں ہو سکتی
ہے اور اب اس کی انگلیاں اس گانٹھ کی تلاش میں سانپوں کے سے
انداز میں حرکت کر رہی تھیں۔ رسیوں کا انداز ہی بتا رہا تھا کہ
باندھنے والا واقعی تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن اس بات سے عمران
نے فائدہ اٹھانے کا سوچا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ تربیت یافتہ
آدمی گانٹھ کہاں اور کس انداز میں لگاتے ہیں اور اسے کس طرح
مہارت سے کھولا جا سکتا ہے۔ تھوڑی سی کشمکش کے بعد آخر کار عمران

نے نہ صرف وہ گانٹھ بلکہ اس کی وہ مخصوص رسی بھی تلاش کر لی جس کو کھینچنے سے وہ گانٹھ کھل سکتی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ گانٹھ کھولتا اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک آدمی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

" تم ہوش میں ہو۔ کیا مطلب "....... اس آدمی نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک سمارٹ سا نوجوان اندر داخل ہوا جس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک اس کی ذہانت کا ثبوت دے رہی تھی جبکہ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا پھرتیلا آدمی ہے۔

" ہونہہ۔ تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے بوبی اور رافٹ کو ہلاک کیا ہے لیکن اسے کون ہوش میں لے آیا ہے "....... نوجوان نے بات کرتے کرتے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اس مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" باس۔ یہ خود ہی ہوش میں آگیا ہے "....... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب اسی سے بات ہو گی۔ کرسی لے آؤ یہاں "....... اس نوجوان نے کہا تو مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر کونے میں پڑی ہوئی پلاسٹک کی کرسی اٹھا کر اس نوجوان کے پاس رکھ دی اور نوجوان اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی کرسی عمران کے سامنے تھی۔

" ان کا میک اپ چیک کیا ہے جیری "....... نوجوان جو باس تھا، نے دوبارہ اسی مسلح آدمی سے پوچھا۔

" یس باس۔ یہ سب ماسک میک اپ میں تھے۔ ماسک میں نے اتار دیئے ہیں اور باس اس ہوش میں آنے والے آدمی کے ناخنوں میں بلیڈ بھی فٹ تھے جو اچانک مجھے نظر آ گئے۔ میں نے انہیں بھی اتار دیا ہے "....... جیری نے جواب دیا۔

" ناخنوں میں بلیڈ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کسی ایجنسی سے وابستہ ہیں ورنہ عام لوگ تو اس بارے میں جانتے ہی نہیں۔ ان کی تلاشی لی ہے یا نہیں "....... نوجوان نے اس بار قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ ان کے پاس سائیلنسر لگے مشین پسٹل تھے جو میں نے نکال لئے ہیں "....... جیری نے جواب دیا۔

" اگر یہ لوگ کسی ایجنسی سے متعلق ہیں تو پھر ان کے چہروں پر ڈبل میک اپ بھی ہو سکتا ہے۔ جاؤ میک اپ واشر لے آؤ اور ان کا میک اپ چیک کرو "....... نوجوان نے کہا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔

" تم پاکیشیائی ہو "....... نوجوان نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میک اپ واشر آلینے دو۔ اب اتنی بھی بے صبری کا کیا فائدہ "....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان ہونٹ

بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جیری اندر داخل ہوا۔ اس کے پاس واقعی ایک جدید میک اپ واشر موجود تھا۔

"پہلے اسے چیک کرو"...... نوجوان نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جیری سر ہلاتا ہوا عمران کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واشر عمران کی کرسی کے ساتھ زمین پر رکھا اور پھر اس کا کنٹوپ اس نے عمران کے سر اور گردن پر چڑھا کر مخصوص زپیں لگا دیں۔ اس کے بعد اس نے بیٹری سے چلنے والے اس جدید میک اپ واشر کا بٹن آن کر دیا اور عمران کے چہرے کے سامنے براؤن رنگ کا ہلکا ہلکا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا چہرہ جلنے لگ گیا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے چہرے کو کوئی پگھلا رہا ہو اور باقاعدہ چھیل بھی رہا ہو۔ یہ اس گیس کا کام تھا جو کنٹوپ میں بھر گئی تھی لیکن عمران مطمئن بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپیشل میک اپ سادہ پانی سے تو صاف ہو سکتا ہے لیکن اس گیس سے صاف نہیں ہو سکتا اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد کنٹوپ اس کے چہرے سے ہٹا لیا گیا اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"اس کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے باس"...... جیری نے کہا تو باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے"...... نوجوان نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک ایجنسی سے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بلیک ایجنسی سے۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ بلیک ایجنسی ایسے عام سے جرائم کے خلاف کام نہیں کرتی"...... نوجوان نے کہا۔

"تمہارا تعلق کسی ایجنسی سے رہا ہے"...... عمران نے کہا تو نوجوان ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کس پیرائے میں کہی ہے"۔ نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا انداز اور تمہارے چہرے پر بلیک ایجنسی کا نام سن کر جو تاثر ابھرا ہے مجھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمہارا تعلق بھی کسی ایجنسی سے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں ریڈ ایجنسی کا فورتھ گریڈ ایجنٹ رہا ہوں"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"رہا ہوں کا مطلب ہے کہ اب نہیں ہو۔ اب کہاں ہو"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اس نوجوان کو نوکری دینے کے لئے انٹرویو کر رہا ہو۔

"اب میں ایک پرائیویٹ تنظیم سے متعلق ہوں اور سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے بوبی اور رافٹ دونوں کو ہلاک کیا ہے اور

رافٹ کے ذریعے تم وائٹ مور تک پہنچے ہو لیکن اب تم نے وائٹ مور کو دیکھ لیا ہو گا کہ یہ بھی یہاں اس حالت میں موجود ہے"۔ نوجوان نے کہا۔

"پہلے اپنا تعارف کرا دو تاکہ بات کرنے میں آسانی رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سٹیفن ہے"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"ہاں تو سٹیفن صاحب۔ کیا تم بتاؤ گے کہ تم نے ہمیں اور اس وائٹ مور کو کیوں بے ہوش کیا ہے اور یہاں لا کر کیوں باندھا ہے۔ اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی تو مقصد ہو گا اور میں وہ مقصد جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم ہماری تنظیم کے چیف کو ٹریس کرنا چاہتے ہو۔ تم بوبی تک پہنچ گئے۔ بوبی سے تم نے رافٹ کا پتہ چلایا اور اس کے بعد تم نے بوبی کو ہلاک کر دیا۔ تمہارے اور بوبی کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کی ٹیپ میں نے سن لی ہے۔ پھر تم رافٹ کے پاس پہنچے۔ وہاں بھی تم نے وہی کارروائی دوہرائی۔ میں نے چیف کو ٹیپ سنوائی تو چیف نے تمہیں ہلاک کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔ مجھے معلوم تھا کہ تم رافٹ سے وائٹ مور کے بارے میں معلوم کر چکے ہو گے اس لئے میں نے چیف سے بات کی اور چیف نے مجھے وائٹ مور کی جگہ انچارج بنا دیا کیونکہ مجھے بھی معلوم ہے اور چیف کو بھی کہ وائٹ

مور بزدل آدمی ہے اور وائٹ مور سے تم چیف کے بارے میں معلومات حاصل کر لو گے۔ چنانچہ میں نے وائٹ مور کو سپیشل آفس میں جانے کا کہا اور پھر میں نے وہاں تمام انتظامات کر لئے جس کے نتیجے میں وہاں وائٹ مور سمیت تم سب بے ہوش ہو گئے اور پھر میں تم سب کو وائٹ مور سمیت یہاں اپنے خصوصی پوائنٹ پر لے آیا ہوں۔ میں نے اس دوران کوشش کی کہ چیف یہاں خود آ جائے تاکہ اس کے سامنے تمہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن چیف نے مجھے بااختیار بنا دیا ہے"...... سٹیفن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری تنظیم کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فلاور سینڈیکیٹ"...... سٹیفن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آج تک تو سینڈیکیٹس کے نام انتہائی خوفناک رکھے جاتے تھے جیسے ریڈ سینڈیکیٹ، ڈیتھ سینڈیکیٹ لیکن یہ فلاور سینڈیکیٹ پہلی بار سنا ہے۔ کیا کام کرتا ہے تمہارا یہ سینڈیکیٹ"...... عمران نے کہا تو سٹیفن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم کیا کام کرتے ہیں۔ پھر تم کیوں بوبی، رافٹ اور وائٹ مور کے پیچھے پڑے ہوئے ہو"۔ سٹیفن نے کہا۔

"حکومت کو اطلاع ملی تھی کہ لارڈ ہارلے جو بڑا اور بااثر آدمی ہے غیر ملکی ایجنٹ ہے اور اس نے باقاعدہ ایک تنظیم بنا رکھی ہے اور

اس تنظیم کے تحت وہ اعلیٰ افسران کو بلیک میل کر کے ان سے
خفیہ حکومتی راز حاصل کر کے روسیاہ اور کارمن اور دوسرے ممالک
کو فروخت کرتا ہے جس پر لارڈ ہارلے پر ہاتھ ڈالا گیا تو لارڈ ہارلے
نے اپنے پیلس میں خودکشی کر لی۔ اس پر فوری طور پر اس کی تنظیم
کا قلع قمع کرنے کا کام بلیک ایجنسی کو دیا گیا اور بوبی کی نشاندہی کی
گئی کہ وہ اس خفیہ تنظیم کے چیف کو جانتا ہے۔ چنانچہ ہم نے بوبی
کو گھیر لیا لیکن وہ رافٹ کو جانتا تھا۔ رافٹ کو گھیرا گیا تو اس نے
وائٹ مور کا نام بتا دیا۔ وائٹ مور سے ابھی بات ہو رہی تھی کہ ہم
بے ہوش ہو کر یہاں پہنچ گئے اور اب تم نے اقرار کر لیا ہے کہ وائٹ
مور نہ صرف اس تنظیم کے چیف کو جانتا ہے بلکہ تم بھی اس تنظیم
سے تعلق رکھتے ہو جس کا نام تم نے فلاور سینڈیکیٹ بتایا ہے"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سٹیفن کے چہرے پر الجھن کے
تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن تم نے بوبی سے جو بات چیت کی ہے اس میں تو تم نے
کسی پاکیشیائی لڑکی کے اغوا کا نام لیا تھا۔ اب تم یہ نئی کہانی سنا
رہے ہو"...... سٹیفن نے کہا۔

"ہمیں بھی یہ اطلاع پاکیشیا سے ہی ملی تھی کہ لارڈ ہارلے نے
اس تنظیم کی مدد سے کوئی پاکیشیائی لڑکی اغوا کرائی ہے اور یہ
پاکیشیائی لڑکی ایکریمیا کا کوئی راز لے کر فرار ہوئی تھی۔ اس لڑکی کا
تعلق کسی سائنس لیبارٹری سے تھا لیکن لارڈ ہارلے نے خودکشی کر

ا اور پاکیشیائی لڑکی کا بھی کچھ پتہ نہ چل سکا اس لئے ہم نے بوبی پر
یڈ کیا تاکہ تمہاری تنظیم کے چیف تک پہنچا جائے کیونکہ لامحالہ
ہ لڑکی اس چیف تک پہنچی ہو گی اور اگر لڑکی زندہ نہ بھی رہی ہو
نب بھی وہ سائنسی راز تمہارے چیف کے پاس ہو گا"۔ عمران نے
ہانی گھڑتے ہوئے کہا۔ گو اسے خود محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی کہانی
یں بے شمار جھول ہیں لیکن اس کے سوا فوری طور پر اور کچھ کیا بھی
تو نہیں جا سکتا تھا۔

"یہ سب غلط ہے۔ جو لڑکی فلاور سینڈیکیٹ نے پاکیشیا سے اغوا
کرائی ہو گی اس کا کوئی تعلق کسی سرکاری راز سے نہیں ہو سکتا
کیونکہ فلاور سینڈیکیٹ کا یہ کام ہی نہیں ہے"...... سٹیفن نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کا کیا کام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"خوبصورت لڑکیاں بڑے بڑے لوگوں کے عشرت کدوں اور
پوری دنیا میں پھیلے ہوئے قحبہ خانوں کو سپلائی کرنا"...... سٹیفن
نے جواب دیا۔

"یہ کیا دھندہ ہوا۔ یہ کام تو پوری دنیا میں ہوتا رہتا ہے۔
لڑکیاں اغوا ہوتی رہتی ہیں اور بڑے لوگوں کے عشرت کدوں اور
قحبہ خانوں میں تو پہنچتی رہتی ہیں۔ اس میں اتنی بڑی رقم کیسے مل
سکتی ہے کہ باقاعدہ سینڈیکیٹ بنایا جائے"...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا تو سٹیفن بے اختیار ہنس پڑا۔

"مخصوص جسمانی خدوخال کی ایسی لڑکیاں سپلائی کی جاتی ہیں جن کا تعلق طوائفوں سے نہ ہو۔ شریف خاندانوں کی لڑکیاں ہوں کیونکہ جب سے دنیا میں ایڈز پھیلنے کا خوف پیدا ہوا ہے عام طوائفوں اور کال گرلز کی ڈیمانڈ ہی یکلخت ختم ہو گئی ہے۔ اب اس کام کے لئے شریف خاندانوں کی لڑکیاں سپلائی کی جاتی ہیں تاکہ ایڈز کا خطرہ ہی نہ رہے اور ان کی انتہائی بھاری قیمت پڑتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ سٹیفن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں اس چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں چھوڑ دو ہم حکومت کو رپورٹ دے دیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔ پھر تو ہم سب مارے جائیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ سٹیفن نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمارا رابطہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے نہیں رہتا۔ تم خود کام کرتے رہے ہو۔ ہمیں ہر اقدم کی رپورٹ دینی پڑتی ہے۔ ہم نے وائٹ مور پر چھاپہ مارنے سے پہلے ہیڈ آفس رپورٹ دی تھی۔ اب اگر تم نے ہمیں ہلاک کر دیا تو لامحالہ بلیک ایجنسی ہمیں تلاش کرے گی اور تم جانتے ہو کہ پھر کیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سٹیفن کے چہرے پر بے اختیار شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سٹیفن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس مسلح آدمی سے مخاطب ہو گیا جس کا نام

جیری تھا۔

"جیری تم یہیں رکو اور خیال رکھنا میں چیف سے بات کر کے ابھی آتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ سٹیفن نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ایک منٹ"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سٹیفن چونک کر مڑا۔

"کیا بات ہے"۔۔۔۔۔۔۔ سٹیفن نے کہا۔

"مجھے شدید پیاس لگ رہی ہے۔ تم اپنے آدمی جیری سے کہہ دو کہ وہ مجھے پانی پلوا دے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جیری۔ رسیاں ٹھیک ہیں ناں"۔۔۔۔۔۔۔ سٹیفن نے جیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔۔ جیری کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ اسے پانی پلا دو۔ شاید چیف اس سے معاملات طے کر لے"۔۔۔۔۔۔۔ سٹیفن نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد جیری نے مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکائی اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شاید پانی وہ باہر کسی اور جگہ سے لانا چاہتا تھا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی انگلیوں کو حرکت دی اور دوسرے لمحے گانٹھ کھل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں ڈھیلی پڑتی چلی گئیں۔ عمران نے تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا

که دوسری طرف سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران سائیڈ دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور جیری ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے اندر داخل ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کسی بھوکے چیتے کی طرح اس پر جھپٹا اور پلک جھپکنے میں جیری اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا تھا اور پھر کڑک کی آواز کے ساتھ ہی جیری کا جسم ایک لمحے کے لئے زور سے تڑپا اور دوسرے لمحے ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ عمران نے تیزی سے اس کو فرش پر اس طرح لٹایا کہ اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن فرش سے نہ ٹکرائے۔ پانی کی بوتل پہلے ہی جیری کے ہاتھ سے نیچے گر چکی تھی لیکن بوتل چونکہ پلاسٹک کی تھی اس لئے اس کے گرنے سے کوئی دھماکہ نہ ہوا تھا۔ جیری ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے مشین گن اتاری اور پھر دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ اسے دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس بار وہ قدموں کی آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ آنے والا سٹیفن ہے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے کھلا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور تیزی سے اندر داخل ہونے والا سٹیفن چیختا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اسے اٹھنے کی مہلت ہی نہ دی۔ اس کی لاتیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آئیں اور سٹیفن کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ عمرن نے جھک کر اس

کے سینے پر ہاتھ رکھا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ اسے دو تین گھنٹے سے پہلے ہوش نہیں آئے گا تو وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا لیکن یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی لیکن پوری عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ایک کمرے میں اسلحہ موجود تھا اور فون بھی۔ فون کی تار دیوار کے ساتھ ایک ساکٹ سے منسلک تھی۔ عمران نے اسے علیحدہ کیا اور پھر فون پیس اور تار اٹھائے واپس اس کمرے میں آگیا جہاں سٹیفن اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس نے فون ایک طرف رکھا اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ انہیں بے ہوش ہوئے چونکہ کافی وقت گزر گیا ہے اس لئے اب وہ سانس بند ہو جانے سے ہی ہوش میں آ جائیں گے اس لئے اس نے پہلے صدیقی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب صدیقی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور اس کے ساتھ والی کرسی پر موجود چوہان کی طرف مڑ گیا۔ جب اس نے چوہان کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹائے تو اسی لمحے صدیقی ہوش میں آگیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ عمران صاحب آپ۔ یہ کیا ہے"...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سب نے تو شاید بے ہوش ہونے کا عالمی ریکارڈ توڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا"...... عمران نے صدیقی کی پشت پر آکر گانٹھ کھولتے

ہوئے کہا۔

"یہ کون سی جگہ ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی اور اسی لمحے چوہان بھی ہوش میں آگیا۔

"اب تم چوہان کو کھولو اور پھر باقی ساتھیوں کو۔ البتہ اس وائٹ مور کو ابھی بے ہوش رہنے دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے سٹیفن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سٹیفن کو اٹھا کر اسی کرسی پر ڈال دیا جس پر پہلے وہ خود بیٹھا ہوا تھا اور پھر رسی کی مدد سے اس نے اسے باندھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی نہ صرف ہوش میں آگئے بلکہ وہ بھی رسیوں کی بندشوں سے آزاد ہو چکے تھے اور پھر صدیقی نے انہیں مختصر طور پر ساری صورت حال بتا دی۔

"صدیقی۔ تم یہیں رکو جبکہ باقی ساتھی باہر پہرہ دیں گے۔ کسی بھی لمحے کوئی آسکتا ہے"...... عمران نے کہا تو خاور، نعمانی اور چوہان تینوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن چوہان نے اٹھالی تھی۔

"صدیقی۔ اس فون کی تار کو دیوار کی ساکٹ سے لگا دو"۔ عمران نے کہا اور خود اس نے آگے بڑھ کر سٹیفن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ صدیقی نے ایک اور خالی کرسی اٹھا کر پہلی کرسی کے ساتھ رکھ دی تھی اور

پر عمران اور وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب انہوں نے ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے اس طرح بے ہوش کیوں کیا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"یہ کنفرم ہونا چاہتے تھے کہ ہم کون ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سٹیفن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں میں بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ کیا جیری نے غداری کی ہے۔ مم۔ مم۔ مگر وہ تو خود ہلاک ہوا پڑا ہے۔ کیا مطلب"...... سٹیفن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم تو ریڈ ایجنسی میں ایجنٹ رہے ہو۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ رسیوں سے نجات کیسے حاصل کی جاتی ہے۔ میں نے جیری کو خود ہی پانی لینے باہر بھجوا دیا تھا تاکہ میں رسیاں کھول سکوں اور ویسے ہی ہوا۔ البتہ اگر تم چاہو تو کوشش کر سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے چیف سے بات کر لی ہے۔ چیف نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں آزاد کر دوں کیونکہ چیف کسی سرکاری تنظیم سے نہیں ٹکرانا چاہتا۔ میں تو تمہیں آزاد کرانے آیا تھا کہ تم نے یہ کارروائی کر ڈالی"...... سٹیفن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا

کیونکہ سٹیفن کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"رسیوں سے یا زندگی سے آزاد"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ رسیوں سے آزاد کرنا"۔ سٹیفن عمران کی بات سن کر مزید بوکھلا گیا تھا۔

"اپنے چیف کا نمبر بتاؤ۔ میں تمہاری بات تمہارے چیف سے کرا دیتا ہوں۔ اگر اس نے تمہاری بات کی تصدیق کر دی تو پھر تم بھی رسیوں سے آزاد ہو جاؤ گے ورنہ دوسری صورت میں زندگی سے"۔ عمران نے کہا۔

"بے شک میری بات کرا دو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... سٹیفن نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔

"بتاؤ نمبر"...... عمران نے کہا تو سٹیفن نے نمبر بتا دیا۔

"یہ تو سیٹلائٹ نمبر ہے۔ کیوں"...... عمران نے کہا تو سٹیفن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم۔ بہرحال یہ باس کا سپیشل نمبر ہے۔ آج تک کوئی بھی اسے ٹریس نہیں کر سکا"...... سٹیفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹریس نہ کر سکنے کا کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ نمبر ایکس چینج میں نہیں ہے اور نہ ہی ایکس چینج والوں میں سے کسی کو اس کا علم ہے۔ میں نے ایک بار ایکس چینج میں کام کرنے والوں کے ذریعے پوری پڑتال کرائی تھی لیکن اس نمبر کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔ صرف اتنا بتایا گیا کہ یہ نمبر ایک تجارتی سیٹلائٹ کا ہے لیکن اس کے بعد آگے کال کہاں جاتی ہے اس کا علم نہیں ہو سکتا"...... سٹیفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ویسے معلوم نہیں ہے کہ تمہارا چیف کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ اس کا نام سب جانتے ہیں۔ اسمتھ یا اس کی آواز سنی جا سکتی ہے لیکن آج تک نہ ہی اسے کسی نے دیکھا ہے اور نہ کوئی اس سے ملا ہے"...... سٹیفن نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں کیوں خطرہ تھا کہ وائٹ مور سے ہم تمہارے چیف کے بارے میں معلوم کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"چیف اس نمبر کو بھی اپنی طرح خفیہ رکھتا ہے۔ صرف خاص خاص لوگوں کو ہی اس نمبر کا علم ہے اور ان میں وائٹ مور بھی شامل ہے۔ حتیٰ کہ بوبی اور رافٹ کو بھی اس خفیہ نمبر کا علم نہیں تھا"...... سٹیفن نے جواب دیا۔

"کیا کوئی کوڈ استعمال کرنا پڑتا ہے یا ویسے ہی براہ راست بات ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے نمبر ملائے جاتے ہیں پھر سپیشل کال کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔ اس کے بعد رابطہ ہوتا ہے۔ اگر صرف نمبر ملائے جائیں اور سپیشل کال کا لفظ نہ کہا جائے تو پھر چیف سے بات نہیں ہوتی"۔ سٹیفن نے جواب دیا۔

"کس سے بات کی جاتی ہے۔ کال ملتی ہو گی تو سپیشل کال کے الفاظ بھی کہے جاتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نمبر ملانے پر رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور یس کے مشینی الفاظ ادا کئے جاتے ہیں جس کے بعد اپنا نام بتایا جاتا ہے اور سپیشل کال کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔ پھر چیف سے بات ہوتی ہے ورنہ رابطہ کٹ جاتا ہے"...... سٹیفن نے جواب دیا۔

"کیا ہر آدمی اس طرح بات کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ صرف وہ لوگ جنہیں چیف نے خاص طور پر یہ نمبر دیا ہوا ہے جیسے میں یا وائٹ مور"...... سٹیفن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ کرو بات"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور سٹیفن کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سٹیفن بول رہا ہوں سپیشل کال"...... سٹیفن نے کہا۔

"یس۔ اسمتھ بول رہا ہوں۔ کیا تم نے ان سب کو رہا کر دیا

ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں چیف۔ انہوں نے اپنی رسیاں کھول لی تھیں اور میرے یہاں پہنچنے پر مجھے بے ہوش کر کے کرسی سے باندھ دیا گیا ہے۔ آپ ان کے لیڈر مائیکل سے خود بات کر لیں"...... سٹیفن نے کہا تو عمران نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر اپنے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

"تم لوگ ہمارے خلاف کام کیوں کر رہے ہو جبکہ ہم نے حکومت کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی"...... دوسری طرف سے اسمتھ نے کہا۔

"تمہارے آدمی غیر ملکی رازوں کا دھندہ کرتے ہیں اسمتھ اور یہ انتہائی خوفناک جرم ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہم ایسا کوئی دھندہ نہیں کرتے۔ ہمارا دھندہ تو فلاور سپلائی کا ہے اور پوری دنیا سے قانونی طور پر فلاورز ایکریمیا منگواتے ہیں اور پھر انہیں بڑے بڑے لوگوں اور فلاور ہاؤسز کو سپلائی کرتے ہیں"...... اسمتھ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"فلاورز سے شاید تمہارا مطلب لڑکیاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم انہیں فلاورز کہتے ہیں۔ وہ فلاورز ہی تو ہوتی ہیں۔ بہرحال یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جس پر سرکاری ایجنسی کام

کرے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک باہر سے کسی کے دوڑنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور خاور لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جا رہی ہے"...... خاور نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لڑکھڑاتا ہوا نیچے گر گیا۔ ادھر رابطہ بھی خود بخود ختم ہو گیا تھا۔ عمران نے بے اختیار سانس روک لیا۔ دوسرے لمحے سٹیفن کا جسم بھی ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور ساتھ ہی کھلے ہوئے دروازے سے باہر راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب ساری بات سمجھ گیا تھا۔ انہیں واقعی بڑے خوبصورت انداز میں ٹریپ کیا گیا تھا۔ وہ اسی طرح چلتا ہوا سائیڈ دروازے میں داخل ہو گیا جس میں اسلحہ موجود تھا۔ اس نے ایک مشین پسٹل اٹھایا جس پر سائیلنسر پہلے سے لگا ہوا تھا۔ اس میں اس نے میگزین فٹ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ پہلے ہی اس عمارت کا چکر لگا چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کہاں سے اندر چھوڑی گئی ہو گی اور کس طرف سے حملہ آور اندر آئیں گے۔ اس کا چہرہ مسلسل سانس روکنے اور چلنے کی وجہ سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ پھر وہ ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ سامنے ہی برآمدے میں اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران کی

نظریں سامنے ایک دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ اس جگہ سے حملہ آور اندر آئیں گے اور پھر چند لمحوں بعد اسے دیوار پر ایک آدمی کا سر نظر آیا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی اچھل کر دیوار پر چڑھا اور اندر کود گیا۔ پھر اٹھ کر اس نے بڑے چوکنا انداز میں ماحول کا جائزہ لیا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا جو اندر سے بند تھا۔ اس نے اس پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور سر باہر نکال کر کسی کو اشارہ کیا اور پھر سر اندر کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کی طرف آنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا جس پر سائیلنسر لگا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے دو اور آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی سائیلنسر لگے ریوالور موجود تھے جبکہ آخر میں آنے والے نے پھاٹک کی کھڑکی اندر سے بند کر دی تو عمران سمجھ گیا کہ آنے والے یہ تینوں ہی ہیں۔ سب سے آگے آنے والا اب برآمدے کے قریب پہنچ گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اپنا ہاتھ برآمدے میں لیٹے ہوئے عمران کے ساتھیوں کی طرف کیا ہی تھا کہ یکلخت عمران نے فائر کھول دیا اور ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی پہلے آنے والا اور اس کے عقب میں آنے والے اس کے دونوں ساتھی بھی یکلخت چیختے ہوئے نیچے فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے لیکن چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گئے۔ عمران نے ان کے دلوں کو نشانہ بنایا تھا۔ وہ تینوں جب ساکت ہو گئے تو عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ان تینوں آنے والوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر ایک

آدمی کی جیب سے ایک بوتل نکال لی۔ یہ انٹی گیس کی بوتل تھی۔ عمران نے بوتل پر موجود لیبل کو ایک نظر دیکھا اور پھر برآمدے میں پڑے ہوئے اپنے بے ہوش ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر پہلے چوہان کی ناک سے بوتل کا منہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر اسی طرح نعمانی کی ناک سے بوتل کا منہ لگایا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹا کر اس کا ڈھکن لگا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔

"جلدی ہوش میں آؤ۔ معاملہ گھمبیر ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو نعمانی اور چوہان دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ"...... نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"باتیں بعد میں۔ تم باہر کا خیال رکھو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا واپس اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں صدیقی، خاور اور سٹیفن بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وائٹ مور پہلے ہی بے ہوش تھا اور اب تو ظاہر ہے اس کو دوسری ڈوز بھی مل گئی تھی۔ عمران نے بوتل کی مدد سے صدیقی اور خاور دونوں کو ہوش دلایا اور پھر وہ تیزی سے وائٹ مور کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل اس کی ناک سے لگا دی۔

"عمران صاحب"...... اسی لمحے اسے عقب سے خاور کی آواز سنائی

دی۔

"تم نے واقعی ہمت کی ہے خاور۔ ویل ڈن ورنہ ہم واقعی بے بس چوہوں کی طرح مارے جاتے"...... عمران نے بوتل وائٹ مور کی ناک سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"میں بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کر کے یہاں تک پہنچا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ ہم سب سے زیادہ دیر تک سانس روک سکتے ہیں۔ کیا ہوا حملہ آوروں کا"...... خاور نے کہا۔

"انہیں میں نے ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کو جیب میں ڈالا اور پھر دونوں ہاتھ اس نے وائٹ مور کی ناک اور منہ پر رکھ کر انہیں دبا دیا۔ چند لمحوں بعد جب وائٹ مور کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ اچانک ہوا کیسے"...... صدیقی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ سب اس سٹیفن کی سازش ہے۔ اس نے بڑے خوبصورت انداز میں ہمیں ٹریپ کرایا ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے وائٹ مور نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کی تار کو ایک جھٹکے سے دیوار میں نصب ساکٹ سے باہر کھینچ لیا اور پھر اس نے وہی ہوش دلانے والی بوتل نکالی اور اسے کھول کر اس کا دہانہ سٹیفن کی ناک سے لگا دیا۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم"...... وائٹ مور کی حیرت بھری اور بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی لیکن عمران نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی جبکہ صدیقی اور خاور دونوں اس دوران کمرے سے باہر جا چکے تھے۔ شاید وہ نعمانی اور چوہان کے پاس گئے تھے۔ چند لمحوں بعد عمران نے بوتل سٹیفن کی ناک سے ہٹائی اور پھر اسے بند کر کے ایک طرف پھینک دیا۔

"تم۔ تم۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ سٹیفن یہاں بندھا ہوا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور یہ کیا ہے"...... وائٹ مور نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا تھا۔ اس کی نظریں سٹیفن پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سٹیفن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر سامنے کھڑے عمران کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"تم نے اپنی کوشش کر لی سٹیفن۔ تمہارے چیف کے بھیجے ہوئے آدمیوں کی لاشیں باہر موجود ہیں اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں سٹیفن سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ سٹیفن کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مت مارو۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو"...... سٹیفن نے پہلی بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن عمران نے انتہائی سفاکانہ انداز میں

یگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی سٹیفن کی چیخ بلند ہوئی ور پھر وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کے سینے پر ولیاں لگی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنا رخ وائٹ مور کی لرف کیا اور پھر وہ اس کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے۔ وائٹ مور کا چہرہ خوف کی شدت سے سفید پڑا ہوا تھا اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مم۔ میں بے گناہ ہوں"۔ وائٹ مور نے رک رک کر کہا۔

"بتاؤ چیف اسمتھ کون ہے۔ کہاں رہتا ہے ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"چچ۔ چچ۔ چیف کا اصل نام جیرالڈ ہے۔ وہ جیرالڈ کارپوریشن کا مالک ہے۔ اس کا آفس گلڈ فورڈ کمرشل پلازہ میں ہے۔ وہ وال پیپرز کا کاروبار کرتا ہے لیکن دراصل وہ پوری دنیا میں لڑکیوں کا بہت بڑا سپلائر ہے اور وہ یہ کام فلاور سینڈیکیٹ کے ذریعے کرتا ہے اور اس کے لئے اس نے اپنی رہائش گاہ میں ایک خصوصی مشین لگائی ہوئی ہے جس سے وہ سپیشل کال کرتا ہے۔ اس سے اس کی آواز بھی بدل جاتی ہے اور اس مشین میں جو فون نمبر ہے وہ کسی طرح بھی چیک نہیں ہو سکتا"...... وائٹ مور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا جبکہ بقول سٹیفن اسے بھی صرف نمبروں کا ہی علم ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جیرالڈ میرا بھائی ہے۔ جیرالڈ کے علاوہ صرف میں اس سے واقف ہوں لیکن جیرالڈ نے مجھے دھمکی دے رکھی ہے کہ اگر میں نے کبھی اس راز کو اوپن کیا تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا اس لئے میں نے کسی کو کبھی کچھ نہیں بتایا۔ آج پہلی بار تمہیں بتا رہا ہوں کیونکہ تم نے جس انداز میں سٹیفن کو ہلاک کیا ہے اس نے مجھے انتہائی خوفزدہ کر دیا ہے۔ پلیز مجھے چھوڑ دو۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ جیرالڈ کے اس گندے کاروبار میں، میں نے کبھی شرکت نہیں کی"۔ وائٹ مور نے کہا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اس بارے میں جھوٹ بول رہا ہے۔

"جیرالڈ کا پورا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جیرالڈ مور۔ لیکن وہ اپنے آپ کو صرف جیرالڈ کہلاتا ہے"۔ وائٹ مور نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تھامس کالونی۔ کوٹھی نمبر تھری فائیو سیون"...... وائٹ مور نے جواب دیا۔

"لیکن اتنا بڑے سینڈیکیٹ کا کاروبار جو بقول تمہارے پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے وہ اکیلا تو نہیں کرتا ہو گا۔ اس نے اس کے لئے یقیناً علیحدہ ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہو گا۔ اس کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ نہ میں نے کبھی اس سے پوچھا ہے اور نہ ہی اس نے کبھی بتایا ہے"...... وائٹ مور نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا

وہ سچ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ اب تم چھٹی کرو کیونکہ تم بھی گلے تک اس گھٹیا اور انسانیت سوز دھندے میں ملوث ہو"...... عمران نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور وائٹ مور بغیر چیخے ہی ختم ہو گیا۔ اس کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا ہوا تھا لیکن چیخ اس کے حلق سے نہ نکل سکی تھی اور عمران واپس مڑ گیا۔

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان مقامی لڑکی موجود تھی۔ کار جدید ماڈل کی اور معروف کمپنی کی تھی۔ کار میں ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز گونج رہی تھی لیکن وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا سوچ رہی ہو میری"...... نوجوان نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"کچھ نہیں سٹف۔ میں یہ سوچ رہی تھی کہ سپر باس نے اس طرح ایمرجنسی میں کیوں کال کیا ہو گا"...... لڑکی نے جس کا نام میری تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ظاہر ہے کوئی مشن ہی ہو گا ورنہ تم جانتی ہو کہ سپر باس ہماری مصروفیات میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا"...... سٹف نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اسی مشن کے بارے میں تو سوچ رہی ہوں"...... میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچنے کی ضرورت ہی نہیں ہے"...... سٹف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... میری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ابھی ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ مشن ہے کیا۔ اس لئے اس پر کیا سوچا جا سکتا ہے"...... سٹف نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو میری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ چلو پھر نہیں سوچتی۔ جو ہو گا دیکھ لیا جائے گا"...... میری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ کی آواز اونچی کر دی اور موسیقی کی آواز تیز ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک عالی شان عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ یہ آٹھ منزلہ بلڈنگ تھی اور اس پر جہازی سائز کا ایک بہت بڑا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ یہ ہنی مون ہوٹل تھا۔ ولنگٹن کا یہ نیا، جدید اور انتہائی پرسکون ہوٹل تھا جس میں ہال کی بجائے سپیشل رومز بنے ہوئے تھے جہاں انتہائی آزادی سے نہ صرف بات چیت کی جا سکتی تھی بلکہ ہر وہ کام کیا جا سکتا تھا جو کسی بڑے ہال میں نہ کیا جا سکتا ہو اس لئے یہ ہوٹل ولنگٹن کے منچلے نوجوانوں میں بے حد مقبول تھا۔ اس

وقت بھی اس کی وسیع وعریض پارکنگ میں کاروں کا جیسے میلہ سا لگا ہوا تھا۔ ہر رنگ اور ہر ماڈل کی قیمتی سے قیمتی کار اس میں موجود تھی۔ سٹف نے کار ایک سائیڈ پر لے جا کر روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے ۔یہاں ٹوکن وغیرہ کا رواج نہ تھا کیونکہ یہاں سے کار چوری ہونے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ ہنی مون ہوٹل ولنگٹن کے سب سے خطرناک سینڈیکیٹ جسے میڈ سینڈیکیٹ کہا جاتا تھا، کی ملکیت تھا۔ میڈ سینڈیکیٹ انتہائی خطرناک غنڈوں، بدمعاشوں، پیشہ ور قاتلوں اور خوفناک مجرموں پر مشتمل ایک وسیع و عریض سینڈیکیٹ تھا جو ہر قسم کے جرائم میں انتہائی دھڑلے سے ملوث رہتا تھا۔ لیکن ہنی مون ہوٹل میں بظاہر کوئی بدمعاشی نہیں کرتا تھا اور نہ کوئی غنڈہ یا بدمعاش یہاں نظر آتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کی دہشت اس قدر تھی کہ یہاں سے کوئی کار چوری کرنے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ سٹف اور میری کا تعلق بھی میڈ سینڈیکیٹ سے تھا لیکن یہ میڈ سینڈیکیٹ کے ایک خصوصی سیکشن سے متعلق تھے جسے سپر سیکشن کہا جاتا تھا۔ سٹف اور میری دونوں اصل میں گریٹ لینڈ کے باشندے تھے اور گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجنسی میں طویل عرصہ تک کام کر چکے تھے۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ تھے اور پھر وہاں سے فارغ ہونے کے بعد وہ میڈ سینڈیکیٹ سے متعلق ہو گئے۔ سپر سیکشن کا تعلق انتہائی اعلیٰ ترین عہدوں پر موجود حکام کے خلاف ایسے بلیک میلنگ ثبوت حاصل کرنا تھا کہ جس کے بعد وہ عہدیدار اپنی جان

اور اپنی عزت بچانے کی خاطر میڈ سینڈیکیٹ کے تمام مطالبے خاموشی سے اور ہمیشہ مانتے رہتے تھے۔ اس سپر سیکشن کے چیف کو عام طور پر سپر باس کہا جاتا تھا۔ میڈ سینڈیکیٹ کے اصل مالکان کون تھے اس بارے میں کسی کو معلوم نہ تھا۔ البتہ مختلف سیکشنوں کے مختلف چیف تھے اور ہر سیکشن علیحدہ علیحدہ کام کرتا تھا۔ سپر باس کا نام بیگرڈ تھا۔ بیگرڈ ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کا انتہائی معروف اور انتہائی شاندار کارکردگی کا حامل مین ایجنٹ رہا تھا اور اس کی فائل میں اس قدر کارنامے موجود تھے کہ اسے ہر لحاظ سے مثال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ چونکہ وہ مخصوص عمر کراس کر گیا تھا اس لئے قانون کے مطابق وہ اب کسی سرکاری ایجنسی میں بطور ایجنٹ کام نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے میڈ سینڈیکیٹ کو جائن کر لیا تھا اور میڈ سینڈیکیٹ کے اس اہم ترین اور انتہائی فعال سیکشن کا چیف تھا۔ ویسے عام طور پر یہی کہا جاتا تھا کہ بیگرڈ ہی دراصل میڈ سینڈیکیٹ کا اصل مالک ہے کیونکہ جس زمانے میں وہ سرکاری ایجنسی سے علیحدہ ہوا تھا اسی زمانے میں میڈ سینڈیکیٹ وجود میں آیا تھا اور پھر بیگرڈ اس میڈ سینڈیکیٹ کا انچارج بھی تھا اور اسے سپر باس بھی کہا جاتا تھا۔ باقی تمام سیکشنز کے انچارج صرف باس کہلاتے تھے لیکن عام طور پر ایسا ظاہر نہ کیا جاتا تھا۔ ہنی مون ہوٹل کے نیچے مخصوص تہہ خانوں میں سپر باس کا آفس تھا۔ سٹف اور میری دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ میں داخل ہوئے اور پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک

انڈر گراؤنڈ لفٹ کے ذریعے نیچے تہہ خانوں میں پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے ایک جہازی سائز کی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے بیگرڈ کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ بیگرڈ انتہائی شاندار شخصیت کا مالک تھا اور ویسے بھی اپنے رکھ رکھاؤ اور گفتگو کے انداز سے وہ کوئی لارڈ ہی دکھائی دیتا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسی نرمی تھی کہ جیسے اس نے زندگی بھر کبھی کسی کو تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچا ہی نہ ہو لیکن جاننے والے جانتے تھے کہ بیگرڈ دراصل انتہائی سفاک اور ظالم فطرت انسان ہے اور وہ انتہائی سرد مزاجی سے اس قدر سفاکی اور بربریت سے کام لیا کرتا تھا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن ایسا کرتے وقت بھی اس کے چہرے پر انتہائی نرم سی مسکراہٹ تیرتی رہتی تھی اس لئے ایجنسی میں بھی بیگرڈ کا نام ڈبل ایچ یعنی شریف و سفاک کے طور پر مشہور تھا۔

"آؤ سٹف اور میری۔ بہت دنوں بعد اکٹھے نظر آ رہے ہو"۔ بیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ میری مجھ سے ناراض ہو جاتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مجھے عورتوں کو منانے کا کوئی شوق نہیں ہے"...... سٹف نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ بیگرڈ اس کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ سٹف اور میری دونوں میاں بیوی تھے اور ایک دوسرے سے جہاں بے حد

محبت کرتے تھے وہاں ان کے درمیان اکثر بڑی خوفناک ٹائپ کی لڑائیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ انتہائی سنجیدہ لڑائیاں اور وہ کئی کئی دن ایک دوسرے سے ملتے تک نہ تھے لیکن پھر سٹف ہی ہمیشہ جا کر میری سے معافیاں مانگتا اور اسے منا لیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اب جو بات سٹف نے کی تھی اس پر بیگرڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا تھا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ سٹف نے ہی میری کو منایا ہو گا۔

"باس کو پتہ ہے کہ کون کس کے پیروں پر سر رکھ کر معافیاں مانگتا ہے"...... میری نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا اب لڑو نہیں۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ میرے خیال کے مطابق میرے سیکشن میں تم دونوں ہی اس کام کو اور اس مسئلے کو حل کر سکتے ہو"...... بیگرڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ان دونوں کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مسئلہ ہے باس"...... سٹف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران کو جانتے ہو"...... بیگرڈ نے کہا تو سٹف اور میری دونوں کے چہروں پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔

"اچھی طرح جانتے ہیں باس۔ اسے کون نہیں جانتا۔ وہ پوری دنیا میں شیطان سے بھی زیادہ مشہور ہے"...... سٹف نے جواب دیا۔ میری خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"وہ عمران یہاں ولنگٹن میں موجود ہے اور ہم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے"...... بیگرڈ نے کہا تو سٹف اور میری دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"خاتمہ کرنا ہے۔ کیوں باس۔ کیا وہ میڈ سینڈیکیٹ کے خلاف کام کر رہا ہے"...... سٹف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈ سینڈیکیٹ کے خلاف براہ راست تو کام نہیں کر رہا البتہ اس کے ایک سیکشن جسے فلاور سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے اس کے خلاف وہ کام کر رہا ہے"...... بیگرڈ نے کہا۔

"فلاور سینڈیکیٹ۔ یہ کون سا سینڈیکیٹ ہے باس"...... سٹف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ان دونوں نے یہ نام پہلی بار سنا تھا اور بیگرڈ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میڈ سینڈیکیٹ بہت وسیع و عریض سینڈیکیٹ ہے۔ اس کے نہ صرف کئی سیکشنز ہیں بلکہ اس کے کئی ذیلی ادارے بھی ہیں اور وہ اس قدر وسیع نیٹ ورک پر کام کرتے ہیں کہ ان ذیلی اداروں کو بھی سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے۔ فلاور سینڈیکیٹ بھی اسی طرح میڈ سینڈیکیٹ کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ اس سینڈیکیٹ کے ذریعے پوری دنیا سے لڑکیاں اغوا کی جاتی ہیں اور پھر انہیں منہ مانگی قیمت پر بڑے بڑے لارڈز کے محلوں، قحبہ خانوں، ہوٹلوں اور نجانے کہاں کہاں فروخت کر دیا جاتا ہے اس لئے اس کا نام فلاور سینڈیکیٹ ہے۔

اس سینڈیکیٹ کا نیٹ ورک بھی پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور تقریباً ہر براعظم کی لڑکی اس سینڈیکیٹ کے ذریعے فروخت کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کا سیٹ اپ پاکیشیا میں بھی موجود تھا۔ وہاں ان لڑکیوں کی باقاعدہ ایک ڈرامے کے تحت شادی کی جاتی تھی اور پھر اس لڑکی کو ایکریمیا لایا جاتا اور یہاں سے اسے خفیہ طور پر جہاں فروخت کیا جاتا وہاں پہنچا دیا جاتا تھا۔ یہ سسٹم ایسا تھا کہ ایکریمین پولیس بھی آج تک ان میں سے کسی لڑکی کا سراغ نہیں لگا سکی تھی لیکن پھر اچانک فلاور سینڈیکیٹ کے باس اسمتھ کو اطلاع ملی کہ پاکیشیا کی انٹیلی جنس وہاں ان لڑکیوں کے بارے میں انکوائری کر رہی ہے اور پھر وہ اس نیٹ ورک کے دو اہم افراد تک پہنچ گئی تو ان سب کا فوری طور پر خاتمہ کر دیا گیا۔ لیکن پھر اطلاع ملی کہ پاکیشیا سے چند ایجنٹ یہاں ولنگٹن پہنچے ہیں اور پھر انہوں نے لارڈ ہارلے کے پیلس میں گھس کر وہاں سے ایک پاکیشیائی لڑکی کو برآمد کیا ہے اور لارڈ ہارلے کے پیلس میں انہوں نے قتل عام کر دیا۔ اس کے بعد وہ فلاور سینڈیکیٹ کے باس کو ٹریس کرنے کے مشن پر کام کرنے لگے اور انہوں نے لارڈ ہارلے کے ایک خاص آدمی بوبی کو گھیر لیا اور اس سے ایک دوسرے آدمی رافٹ کا کلیو حاصل کیا۔ رافٹ سے وہ وائٹ مور تک پہنچے اور وائٹ مور سے وہ باس اسمتھ تک آسانی سے پہنچ جاتے لیکن فلاور سینڈیکیٹ کے ایک خصوصی سیکشن میں کام کرنے والے سابقہ ایجنٹ سٹیفن نے وائٹ مور اور ان پاکیشیائی

ایجنٹوں کو بے ہوش کر دیا لیکن پھر جیسے ہی انہیں ہوش آیا انہوں نے نہ صرف پانسہ بدل دیا بلکہ سٹیفن اور وائٹ مور دونوں کا خاتمہ بھی کر دیا اور ان سے باس اسمتھ کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی اور ہو سکتا ہے کہ وہ اسمتھ پر قابو پا کر فلاور سینڈیکیٹ کے نیٹ ورک کی مکمل تفصیلات حاصل کر لیتے لیکن اسمتھ نے خوفزدہ ہو کر مجھ سے رابطہ کیا اور پھر اس نے اس کوٹھی میں تیار ہونے والی ویڈیو فلم مجھے بھجوا دی جہاں سٹیفن نے ان ایجنٹوں کو رکھا تھا۔ یہ ایک خفیہ فلم تھی جس کا علم ان ایجنٹوں کو نہ ہو سکا تھا اور اسمتھ تو بہرحال انہیں جانتا ہی نہ تھا۔ میں نے جب وہ ویڈیو دیکھی تو میں عمران کو پہچان گیا۔ عمران کے ساتھ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے۔ بہرحال انہیں پہچانتے ہی میں نے فلاور سینڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر کیمو فلاج کرا دیا اور اسمتھ کو بھی انڈر گراؤنڈ کر دیا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اس لئے ان کا خاتمہ اب فلاور سینڈیکیٹ کے ساتھ ساتھ میڈ سینڈیکیٹ کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ فلاور سینڈیکیٹ کے بارے میں جب تفصیلات عمران تک پہنچیں تو لامحالہ میڈ سینڈیکیٹ کے بارے میں بھی اسے علم ہو جائے گا اور وہ ایسا آدمی ہے کہ فلاور سینڈیکیٹ کی تباہی تک اکتفا نہیں کرے گا بلکہ وہ میڈ سینڈیکیٹ کے خلاف بھی کام شروع کر دے گا"...... بیگرڈ نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس تو اس قسم کے کاموں میں دخل اندازی نہیں کرتے جس طرح کا کام یہ فلاور سینڈیکیٹ کر رہا ہے"...... سٹف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن سٹیفن اور وائٹ مور کے ساتھ عمران کی ہونے والی گفتگو سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ ایسا کر رہے ہیں۔ اگر یہ ویڈیو فلم مجھ تک نہ پہنچتی تو میں بھی کبھی اس بات پر یقین نہ کرتا"۔ بیگرڈ نے کہا۔

" باس۔ کیا عمران اپنی اصل شکل میں ہے"...... میری نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ وہ ایکریمین میک اپ میں ہے اور اس نے اپنا نام بھی مائیکل رکھا ہوا ہے اور اس نے تمام بات چیت بھی ایکریمین زبان اور لہجے میں کی ہے لیکن ایک بار اس کے ساتھی نے نہ صرف پاکیشیائی زبان میں اس سے بات کی بلکہ اس نے اس کا نام بھی عمران لیا۔ اس کے بعد جب میں نے غور کیا تو پھر یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ اگر یہ شخص ہمارا ٹارگٹ ہے تو ہم اس کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اب اسے تلاش کہاں کیا جائے گا"...... سٹف نے کہا۔

" میں نے انہیں تلاش کر لیا ہے۔ وائٹ مور نے انہیں اسمتھ کا

نہ صرف کاروباری پتہ بتا دیا ہے بلکہ اس کی رہائش گاہ کے بارے
میں بھی بتا دیا ہے لیکن اسمتھ کو میں نے انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے اور
اس کی رہائش گاہ کو فوری طور پر خالی کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ اسمتھ
کی اصلیت کے بارے میں جانتے تھے انہیں بھی انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا
ہے اور کاروباری آفس میں کوئی بھی نہیں جانتا کہ اسمتھ کی اصلیت
کیا ہے اس لئے اب عمران اور اس کے ساتھی اسمتھ کو تلاش کرنے
میں مصروف ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ اس کی رہائش گاہ کی نگرانی
کریں گے اور اس کے کاروباری آفس سے اس کے بارے میں
معلومات حاصل کریں گے اس لئے میں نے دونوں جگہوں پر ان کی
نگرانی کا حکم دے دیا ہے اور پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ انہیں ٹریس کر
لیا گیا ہے۔ یہ لوگ کراؤڈ سٹار کالونی کی ایک کوٹھی نمبر آٹھ اے
بلاک میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کی تعداد عمران سمیت پانچ ہے"۔
ہیگرڈ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر تو آپ صرف ایک حکم دے کر ان کا کوٹھی سمیت
خاتمہ کرا سکتے تھے باس۔ پھر ہمیں کیوں کال کیا گیا"...... سٹف نے
کہا تو بیگرڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے
بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ لوگ اگر اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتے
تو اب تک کروڑوں بار ہلاک ہو چکے ہوتے۔ یہ عفریت ہیں۔ انہیں
ہلاک کرنا کسی عام آدمی تو کیا اچھے اچھے ایجنٹوں کے بس کا روگ

ہیں ہے اور اس لئے میں نے تم دونوں کو کال کیا ہے کہ میرے
یال میں تم دونوں میں ایسی خصوصیات موجود ہیں کہ تم انہیں
اک کر سکتے ہو۔ لیکن تمہیں بھی انتہائی تیزی اور احتیاط سے کام لینا
و گا۔ تم نے اس کوٹھی کی ایکس تھری کے ذریعے نگرانی کرنی ہے
یکن یہ نگرانی کافی فاصلے سے ہونی چاہئے اور جب یہ پانچوں کوٹھی
یں موجود ہوں اور تم اس بارے میں کنفرم ہو جاؤ تو تم نے ایکس
ھری کے ذریعے ہی وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دینی
ہے تاکہ اس گیس کا انہیں علم ہی نہ ہو سکے۔ جب یہ بے ہوش ہو
جائیں تو تم نے کوٹھی میں داخل ہونا ہے اور پھر انہیں ہوش میں
لائے بغیر فائرنگ کر کے ہلاک کر دینا ہے"...... بیگرڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا"...... سٹف
نے کہا۔

" یہ بات اچھی طرح اپنے ذہنوں میں بٹھا لو کہ تم نے انہیں
ہوش میں نہیں لانا اور نہ وقت ضائع کرنا ہے بلکہ فوری طور پر انہیں
ہلاک کر دینا ہے"...... بیگرڈ نے کہا۔

" یس باس۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں"...... سٹف نے
کہا۔

" او کے۔ جاؤ اب مجھے تمہاری طرف سے کامیابی کی خبر ملنی
چاہئے"۔ بیگرڈ نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" باس۔ جس میک اپ میں وہ ہیں اس کی فوٹو تو آپ نے اس

فلم سے بنوائی ہو گی"...... سٹف نے کہا۔

" نہیں۔ وہ میک اپ تبدیل کر لینے کے عادی ہیں اس لئے اس بکھیڑے میں مت پڑو"...... بیگرڈ نے کہا تو سٹف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میری نے بھی سلام کیا اور وہ بھی خاموشی سے سٹف کے پیچھے آفس سے باہر آ گئی۔

" سٹف میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملہ گڑبڑ ہے"۔ میری نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیسی گڑبڑ"...... سٹف نے حیران ہو کر کہا۔

" سپر باس کو جب اس رہائش گاہ کے بارے میں علم ہے تو اس کے پاس انہیں ختم کرانے کے بے شمار ذرائع ہیں لیکن اس نے ہم دونوں کے ذمے خصوصی طور پر انہیں بے ہوش کر کے ہلاک کرنے کا کام کیوں لگایا ہے"...... میری نے کہا۔

" سپر باس اس عمران کے بارے میں ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے کیونکہ وہ کئی بار اس سے ٹکرا چکا ہے۔ ہم نے تو صرف اس کے بارے میں سنا ہوا ہے اور باس کو اصل خطرہ صرف اتنا ہے کہ اگر اس نے ان پر ہاتھ ڈالا اور معاملات پلٹ گئے تو عمران سپر باس تک آسانی سے پہنچ جائے گا جبکہ سپر باس کو ہمارے بارے میں علم ہے کہ اگر عمران نے ہم پر قابو پا بھی لیا تو بھی ہمارے اعصاب اور ہماری تربیت اس قسم کی ہے کہ ہم اسے کسی صورت بھی سپر باس کے

بارے میں نہیں بتائیں گے"...... سٹف نے کہا۔

" دیکھو کیا ہوتا ہے۔ ویسے ایک بات ہے۔ ہمیں واقعی سپر باس کی ہدایات پر حرف بحرف عمل کرنا ہو گا۔ ایکس تھری کو وہ کسی صورت بھی چیک نہیں کر سکتے اور ایکس تھری کے ذریعے وہ آسانی سے بے ہوش بھی ہو جائیں گے اور کسی بے ہوش آدمی پر فائر کھول دینا دنیا کا سب سے آسان کام ہے"...... میری نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ ہمیں فوری کارروائی کرنا ہو گی کیونکہ عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ کسی بھی گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو جانے کے بعد وہ انٹی گیس استعمال ہونے سے پہلے ہی خودبخود ہوش آ جاتا ہے۔ اکثر اس کی کامیابی میں یہی وجہ بنیادی حیثیت اختیار کر جاتی ہے"...... سٹف نے کہا۔

" تم ایکس تھری چارجر پر رہنا جبکہ میں اس کوٹھی کے قریب رہوں گی۔ جیسے ہی وہ بے ہوش ہوں تم نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینی ہے تاکہ تمہارے وہاں سے کوٹھی تک پہنچنے سے پہلے میں انہیں ہلاک کر دوں۔ اس طرح انہیں معمولی سا بھی وقت نہ ملے گا"۔ میری نے کہا۔

" ہاں۔ یہ سیٹ اپ ٹھیک رہے گا کیونکہ سپر باس نے ایکس تھری کے استعمال کا حکم اسی لئے دیا ہے کہ ہم اس کوٹھی سے اس قدر فاصلے پر رہیں کہ کسی صورت بھی وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں لیکن ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا۔ اگر وہ تمہاری طرف سے مشکوک ہو

گئے تو معاملہ بگڑ بھی سکتا ہے"...... سٹف نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ میں تم سے زیادہ ہوشیار ایجنٹ ہوں"۔ میری نے کہا تو سٹف بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس میں کیا شک ہے۔ اسی لئے تو مجھ جیسے سپر ایجنٹ کو تم نے قابو میں کر رکھا ہے"...... سٹف نے ہنستے ہوئے کہا تو میری بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں اس وقت عمران، صدیقی، نعمانی اور خاور کے ساتھ موجود تھا۔ چوہان کو انہوں نے نگرانی کے لئے دوسری منزل پر بھیجا ہوا تھا کیونکہ عمران کو شک پڑا تھا کہ ان کی کار کا تعاقب کیا جا رہا ہے لیکن گو یہ شک دور ہو گیا تھا کیونکہ جس کار پر اسے شک پڑا تھا وہ کار اس کالونی سے بہت پہلے دوسری سمت مڑ گئی تھی لیکن اس کے باوجود عمران نے چوہان کو نگرانی پر مامور کر دیا تھا۔

" عمران صاحب۔ اب کیا کیا جائے۔ یہ جیرالڈ یا اسمتھ تو غائب ہو چکا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ اس کی رہائش گاہ بھی خالی پڑی ہوئی ہے اور اس کے آفس کے لوگوں کو بھی اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ رہائش گاہ سے بھی کوئی ایسی چیز نہیں مل سکی جس سے اس کے

بارے میں کوئی کلیو مل سکے"....... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ وہ غائب کیوں ہو گیا ہو گا۔ آخر اس کی وجہ "....... نعمانی نے کہا۔

" جہاں تک میرا خیال ہے کہ ان سب افراد کو جنہیں ہم نے ہلاک کیا تھا ان کے پاس کوئی ایسی چیز موجود تھی کہ ان کی ہلاکت کے بارے میں اسے علم ہو گیا اور چونکہ اسے معلوم تھا کہ وائٹ مور وہاں زندہ موجود ہے اور وہ اس کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اس لئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ وہ اپنی رہائش گاہ بھی خالی کر دے۔ حتیٰ کہ وہ مشین بھی وہاں سے ہٹا لی گئی جس کے ذریعے وہ اسمتھ کا کردار ادا کرتا تھا۔ اس طرح وہ مکمل طور پر کیمو فلاج ہو چکا ہے اور اب اس کا ملنا خاصا مشکل ہو گا"....... عمران نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں اب واپس پاکیشیا چلا جانا چاہئے۔ پھر کچھ روز ٹھہر کر دوبارہ آئیں۔ پھر ہی وہ سامنے آسکتا ہے"....... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ وہ لڑکی تو برآمد ہو کر واپس پاکیشیا پہنچ چکی ہے۔ اب تو ہم نے صرف اس اسمتھ یا جیراللہ کو ہی ختم کرنا ہے"....... نعمانی نے کہا۔

" صرف ایک لڑکی کی برآمدگی ہمارا مشن نہیں تھا۔ دس لڑکیاں تو ہمارے علم میں ہیں جو اس گروہ کے ذریعے حال ہی میں غائب ہوئی ہیں۔ اس سے پہلے نجانے کتنی لڑکیاں ہوں گی اور نجانے وہ

کن حالات سے گزر رہی ہوں گی۔ ہم نے ان سب کو برآمد کرنا ہے۔ یہ ہماری بہنیں ہیں۔ پاکیشیا کی بیٹیاں ہیں۔ ان سب میں جو زندہ ہیں انہیں برآمد کرنا ہمارا فرض ہے اور جو لوگ اس میں کسی بھی طرح ملوث ہیں ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے"....... عمران نے ایسے لہجے میں کہا کہ صدیقی، نعمانی اور خاور تینوں کے جسموں پر عمران کے لہجے سے ہی سردی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور چوہان اندر داخل ہوا۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ایک لڑکی ہماری کوٹھی کی نگرانی کر رہی ہے"....... چوہان نے کہا۔

" ایک لڑکی نگرانی کر رہی ہے۔ کیا مطلب"....... عمران نے چونک کر کہا۔

" ایک کار اس کوٹھی سے کچھ فاصلے پر آ کر رکی۔ اس میں ایک نوجوان جوڑا موجود تھا۔ لڑکی یہاں ڈراپ ہو گئی جبکہ نوجوان کار آگے لے گیا۔ پھر لڑکی نے اس انداز میں کوٹھی کا جائزہ لیا کہ میں بے اختیار چونک پڑا۔ پھر وہ لڑکی پیدل چلتی ہوئی کچھ فاصلے پر موجود ایک ریستوران میں داخل ہو گئی۔ یہ ریستوران دوسری منزل سے صاف دکھائی دیتا ہے۔ اس کا فرنٹ شفاف شیشے کا ہے۔ وہ لڑکی اس شیشے کے قریب ایک میز پر بیٹھ گئی ہے اور اس کی نظریں ہماری کوٹھی پر ہی لگی ہوئی ہیں"....... چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اور وہ کار میں نوجوان۔ اس کا کیا ہوا"....... عمران نے پوچھا۔

" وہ نظر نہیں آیا اور نہ ہی وہ واپس آیا ہے"...... چوہان نے جواب دیا۔

" پھر مبارک ہو۔ چلو کسی لڑکی کی توجہ تو ہماری طرف ہوئی"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" مطلب ہے کہ میرا خیال غلط ہے۔ اوکے"...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" ارے ارے۔ ٹھہرو۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ جب اتنا عرصہ صبر کیا ہے تو کچھ دیر اور صبر کر لو۔ اللہ کرے گا لڑکی چل کر یہاں آ جائے گی"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے چوہان اس لڑکی کے پاس جا رہا ہو تو وہ سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

" میں اس لڑکی کے پاس نہیں جا رہا۔ اوپر دوبارہ نگرانی کے لئے جا رہا ہوں"...... چوہان نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

" اب تمہیں اس لڑکی کے علاوہ اور کچھ نظر ہی نہیں آئے گا۔ بہرحال مجھے معلوم ہے کہ تمہاری چھٹی حس غلط نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا لیکن اسی لمحے چوہان جو دروازے کے قریب کھڑا تھا یکلخت تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے مڑنے اور باہر جانے کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے اچانک کوئی آواز سنی ہو۔

" کیا ہوا چوہان کو"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس نے کوئی آواز سنی ہے"...... صدیقی نے

ہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران یا کوئی دوسرا جواب دیتا اچانک مران سمیت سب کو یوں محسوس ہوا جیسے سامنے موجود کھڑکی کے یشوں میں تیز چمک لہرائی ہو۔ ایسی چمک جیسے اچانک گھپ دھیرے میں بجلی چمکتی ہے تو کھڑکی کے شیشوں پر تیز چمک لہرا سی اتی ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہن پر اچانک کسی نے سیاہ پردہ سا کھینچ کر ڈال دیا ہو۔ عمران نے پنے آپ کو سنبھالنے اور اپنے ذہن کو بیلنس کرنے کی کوشش روع کر دی کیونکہ اچانک ذہن تاریک پڑ جانے کے باوجود کچھ نہ کچھ وشنی ابھی تک اس کے ذہن کے کناروں پر اسے محسوس ہو رہی تھی ر پھر آہستہ آہستہ اس کی کوشش کامیاب ہوتی چلی گئی اور کناروں موجود انتہائی مدھم سی روشنی نہ صرف تیز ہونا شروع ہو گئی بلکہ اس نے پھیلنا شروع کر دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب تک یہ روشنی روں کی صورت میں پھیلتی ہوئی اس کے ذہن کے مرکز میں پہنچی تو ں کا ذہن ایک جھماکے سے بند سا ہو گیا۔ ایسے جیسے کیمرے کا شٹر د ہوتا ہے لیکن عمران کو معلوم تھا کہ یہ وقفہ عارضی ہو گا اور اب روشنی پہلے سے زیادہ طاقتور ہو گی اور پھر وہ پوری طرح شعور میں آ ائے گا اور اس عمل کو وہ ذہن کو بیلنس کرنے کا نام دیتا تھا اور ہوا۔ چند لمحوں بعد جس طرح جھماکے سے اس کا ذہن تاریک ہوا اسی طرح جھماکے سے روشن ہوا اور پھر یہ روشنی انتہائی تیزی سے یل گئی اور عمران کا شعور اب پوری طرح جاگ اٹھا تھا۔ آنکھیں

کھلتے اور پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہی اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ اس نے دیکھا کہ وہ فرش پر ٹیڑھے میڑھے سے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ محسوس کرتے ہی اسے ایک دھچکا سا لگا کہ اس کا جسم پوری طرح اس کے ارادے کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ اس کے جسم کی حرکت کی رفتار انتہائی سست تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک خیال ابھرا اور اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے اس ساری صورت حال کا ادارک ہو گیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ ساری کارروائی ایکس تھری کی ہے۔ ایکس تھری ایکریمین ایجاد تھی۔ یہ ایک لحاظ سے ڈکٹا فون اور ٹیلی ویو کا مکمل کمپیوٹرائزڈ نظام تھا جس کی مدد سے طویل فاصلے سے خصوصی ریز کی مدد سے کسی بھی جگہ کو نہ صرف سکرین پر چیک کیا جا سکتا تھا بلکہ آوازیں بھی ان ریز کے ذریعے ٹرانسمٹ کی جا سکتی تھیں اور ان مخصوص ریز کو طویل فاصلے کے باوجود ٹارگٹ پر استعمال کیا جا سکتا تھا اور ان ریز کو بے ہوش اور بے حسی کے کام میں بھی استعمال کیا جا سکتا تھا اور یہی کارروائی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کی گئی تھی۔ عمران کو معلوم تھا کہ ایکس تھری ریز سے ہونے والی بے ہوشی خاصی طویل ثابت ہوتی ہے لیکن چونکہ مکمل طور پر بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ذہن کو بلینک کر لیا تھا اس لئے وہ اس طویل بے ہوشی سے بچ گیا تھا لیکن ہوش میں آنے کے باوجود

اس کے جسم میں حرکت بے حد سست تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس سستی کو دور کرنے کے لئے اسے طویل اور مخصوص ٹائپ کی ورزش کرنا پڑے گا جبکہ ایکس تھری استعمال کرنے والے شاید اسے اور اس کے ساتھیوں کو اتنا موقع ہی نہ دیں اس لئے اس نے آہستہ آہستہ سٹنگ روم کی سائیڈ دیوار میں موجود باتھ روم کے دروازے کی طرف کھسکنا شروع کر دیا کیونکہ اس سستی کا فوری علاج سادہ پانی تھا۔ سادہ پانی اگر پیٹ بھر کر پی لیا جائے تو سستی بہت جلد دور ہو جاتی تھی۔ گو اس میں بھی کچھ وقت لگتا تھا لیکن بہرحال اس طویل ورزشی پروگرام سے یہ کام جلد ہو جاتا تھا اس لئے اس نے پوری جدوجہد کر کے باتھ روم کی طرف کھسکنا شروع کر دیا۔ اسے اس طرح کھسکنے میں بھی شدید جدوجہد کرنا پڑ رہی تھی لیکن ظاہر ہے اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دروازے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور پھر کسی کینچوے کی طرح رینگتا ہوا وہ باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ باتھ روم کا واش بیسن اونچا تھا لیکن عمران نے دونوں ہاتھ اس پر رکھے اور پھر اس نے پوری قوت لگا کر اپنے جسم کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم پر ٹنوں بوجھ موجود ہو اور وہ کسی صورت بھی اٹھ نہ سکتا ہو۔ لیکن عمران نے پوری قوت لگا دی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا اوپری جسم واش بیسن کے اوپر تک پہنچ گیا لیکن اس کا نچلا جسم معذوروں کی طرح

لٹک رہا تھا جیسے وہ مفلوج ہو چکا ہو۔ لیکن عمران نے اپنے جسم کا
تمام بوجھ بازوؤں پر ڈال دیا اور پھر اس نے بڑی جدوجہد کر کے پانی
کی ٹونٹی کھولی اور منہ اس ٹونٹی سے لگا دیا۔ پانی اس کے حلق سے
اترتا چلا گیا۔ جب اس نے سیر ہو کر پانی پی لیا تو اس نے منہ ہٹایا اور
پھر ٹونٹی بند کر کے وہ ایک بار پھر فرش پر بیٹھ گیا۔ ابھی تک اس کا
جسم ویسے ہی بے حس و حرکت تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ بہرحال
جلد ہی اس کا جسم حرکت میں آجائے گا اور پھر آہستہ آہستہ اس کے
جسم میں حرکت تیز ہونا شروع ہو گئی اس کے ساتھ ہی عمران نے
اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد
وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن ابھی تک وہ
پوری طرح چست نہ ہو سکا تھا۔ اس نے مڑ کر دروازے کی طرف
ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت وہ چونک پڑا کیونکہ اسے دور سے قدموں
کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ یہ آوازیں سٹنگ روم سے باہر برآمدے
تک جانے والی راہداری سے سنائی دے رہی تھیں۔ قدموں کی
آوازیں دو افراد کی تھیں۔

"یہ راہداری میں پڑا ہے۔ اس کا خاتمہ کر دیں"...... ایک نسوانی
آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ذہن میں
فوراً ہی وہ لڑکی آ گئی تھی جس کا ذکر چوہان نے کیا تھا اور عمران اور
اس کے ساتھیوں نے الٹا اس کا مذاق اڑایا تھا۔

"پہلے سب کو چیک کر لیں میری پھر اطمینان سے یہ کام ہو جائے

...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ہونٹ
لیئے۔

"ارے یہاں تو تین ہیں۔ چوتھا کہاں گیا"...... اسی مرد کی آواز
ی۔

"ان تینوں میں عمران کون ہے سٹف"...... اسی لڑکی کی آواز
رہ سنائی دی۔

"عمران ان میں شامل نہیں ہے میری اور یہی بات خطرناک
۔ تم یہاں ٹھہرو۔ میں باقی کمرے چیک کرتا ہوں"...... سٹف
تیز لہجے میں کہا۔

"سٹف۔ یہ گھسٹنے کے نشانات باتھ روم کی طرف جا رہے ہیں"۔
ری کی آواز سنائی دی۔

"ارے ہاں۔ یہ واقعی کسی کے گھسٹنے کے نشانات ہیں"۔ سٹف
نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی آوازیں باتھ روم کی
لرف بڑھتی ہوئی سنائی دینے لگیں تو عمران ذرا سا ہٹ کر سائیڈ میں
دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو عمران
اں دروازے کے پیچھے آ گیا تھا۔

"نہیں۔ باتھ روم خالی ہے"...... سٹف نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی وہ دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔

"ان چاروں کا خاتمہ کر دیں پھر اسے بھی دیکھ لیں گے"۔ میری
نے کہا۔

"نہیں میری۔ ایکس تھری میں عمران کو میں نے چیک کیا تھا وہ اس کمرے میں موجود تھا۔ جب میں نے بے ہوش کر دینے والی کا فائر کیا لیکن اب وہ موجود نہیں ہے۔ باتھ روم بھی خالی ہے۔ اس مطلب ہے کہ معاملہ گڑبڑ ہے۔ تم یہیں رکو میں ابھی آیا لیکن پوری طرح محتاط رہنا"...... سٹف نے تفصیل سے بات کی اور پھر اس کے تیز تیز قدموں کی آوازیں دروازے سے گزر کر راہداری سے گزرتی ہوئی سنائی دیں تو عمران نے اپنی انگلی سے دروازے پر دو بار ہلکی سا ٹھک ٹھک کی۔

"ارے یہ کیسی آواز ہے۔ سٹف تو کہہ رہا تھا کہ باتھ روم خالی ہے"...... میری کی تیز آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور میری اچھل کر اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ یکلخت عمران نے پوری قوت سے دروازے کو واپس دھکیل دیا اور میری چیختی ہوئی الٹ کر واپس کمرے میں ایک دھماکے سے جا گری۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور کمرے میں آگیا لیکن باوجود تیزی دکھانے کے اسے بہرحال اتنا وقت لگ گیا تھا کہ میری نیچے گر کر دوبارہ اٹھ کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

"تم۔ تم عمران ہو"...... میری نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا میری نے واقعی انتہائی پھرتی سے اس پر حملہ کر دیا۔ اس کا انداز بے حد ماہرانہ تھا لیکن ظاہر ہے اس کا مقابل عمران تھا۔

کے لئے یہ روز کا معمول تھا۔ میری نے اچھل کر عمران کے سینے لانگ کک مارنے کی کوشش کی تھی لیکن جیسے ہی اس کی ں جڑی ہوئی ٹانگیں عمران کے سینے کی طرف کسی نیزے کی ح بڑھیں عمران نے اس کی ٹانگوں کی سائیڈ پر مخصوص انداز میں لی دی تو میری کی دونوں ٹانگوں کا رخ بجلی کی سی تیزی سے بدلا اس کے ساتھ ہی میری چیخ مار کر پہلو کے بل ایک کرسی پر گری پھر پلٹ کر نیچے جا گری۔

"میری۔ میری کیا ہوا ہے۔ میری"...... دور سے سٹف کی چیختی ی آواز سنائی دی۔ میری نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی تھی ن عمران کی لات ہوا میں لہرائی اور میری کی کنپٹی پر پڑنے والی ب نے اسے ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا اور اس ار اس نے ایک بار پھر پلٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے گر کر ساکت ہو گئی۔ عمران اسے لات کی ضرب لگا کر تیزی ے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کرسی پر ہلو کے بل گرنے اور پھر کنپٹی پر زوردار ضرب کھانے کے بعد اب ری دوبارہ سیدھی کھڑی نہ ہو سکے گی جبکہ سٹف کے دوڑتے ہوئے موں کی آوازیں لمحہ بہ لمحہ قریب آتی سنائی دے رہی تھیں۔ وہ سلسل چیخ چیخ کر میری میری کہہ رہا تھا۔ عمران دروازے کی سائیڈ پر یوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ سٹف جس انداز یں دوڑتا ہوا آ رہا ہے وہ آندھی اور طوفان کی طرح اندر داخل ہو گا

اور ویسے ہی ہوا۔ لیکن اسی لمحے عمران نے تیزی سے لات آگے بڑھا دی اور سٹف چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے فرش پر آگرا۔ اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل اڑ کر دور جا گرا تھا۔ اس نے نیچے گر کر تیزی سے پلٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا اور سپرنگ کی طرح اٹھنے کے لئے حرکت کرتا ہوا سٹف کا جسم یکلخت سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا اور پھر ایک مخصوص انداز میں بوٹ کو اس کی گردن پر رگڑ کر اس نے پیر ہٹا لیا۔ سٹف کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بار وہ اور اس کے ساتھی بال بال بچے تھے ورنہ یہ لوگ اگر کوٹھی میں داخل ہوتے ہی فائرنگ کھول دیتے تو عمران کسی صورت بھی اپنے کسی ساتھی کو نہ بچا سکتا تھا۔ عمران راہداری سے گزر کر جہاں چوہان ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا ایک اور کمرے میں پہنچا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے پانی کی دو بڑی بوتلیں اٹھا کر وہ واپس راہداری میں آیا اور پھر اس نے ایک بوتل زمین پر رکھی اور دوسری بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل میں موجود پانی چوہان کے چہرے پر اور سر پر گرانا شروع کر دیا۔ تھوڑا سا پانی ڈالنے کے بعد اس نے دوسرے ہاتھ سے چوہان کے جبڑے اس طرح بھینچے کہ اس کا منہ کھل گیا اور عمران نے پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔

آہستہ آہستہ پانی چوہان کے حلق سے نیچے اترنے لگا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو عمران نے بوتل ایک طرف پھینکی اور دوسری بوتل اٹھا کر وہ سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے یہی کارروائی وہاں صدیقی کے ساتھ کی اور پھر واپس مڑ گیا۔ ایک بار پھر اس نے اسی الماری سے دو بوتلیں نکالیں اور واپس سٹنگ روم میں پہنچ کر اس نے نعمانی اور خاور پر ایک ایک بوتل صرف کی اور پھر طویل سانس لیتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے جسم میں اب بھی پوری طرح چستی اور پھرتی پیدا نہ ہو سکی تھی لیکن بہرحال وہ کام چلا رہا تھا۔ میری اور سٹف دونوں اس کے سامنے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے اسے باہر راہداری سے چوہان کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور راہداری میں پہنچ گیا۔ چوہان ویسے ہی فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ آنکھیں ٹپٹپا رہا تھا اور اس کے منہ سے لاشعوری انداز میں رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ ابھی نیم بے ہوشی کی کیفیت میں ہے۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور اس نے الماری میں سے دو اور بڑی بوتلیں اٹھائیں۔ اس الماری میں پانی کی بوتلوں کا خاصا بڑا ذخیرہ موجود تھا۔ یہ منرل واٹر تھا اور اس لئے اس کا ذخیرہ یہاں رکھا گیا تھا کہ دوسرے ممالک سے آنے والے افراد مقامی پانی استعمال کرنے کی بجائے عام طور پر ایسی بوتلیں ہی استعمال کرتے تھے۔ پانی کی بوتلیں اٹھا کر وہ واپس راہداری میں پہنچا تو چوہان کی آنکھیں کھل چکی تھیں اور وہ اٹھنے کی شعوری کوشش

میں مصروف تھا۔

" یہ لو پانی پی لو۔ پھر تمہارے جسم میں حرکت آئے گی"۔ عمران نے کہا اور ایک بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ چوہان کے منہ سے لگا دیا اور چوہان نے غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا۔ ایک بڑی بوتل ختم ہو جانے کے بعد عمران نے بوتل ہٹائی اور دوسری بوتل زمین سے اٹھا کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور دوسری بوتل بھی چوہان کے منہ سے لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد دوسری بوتل بھی خالی ہو گئی۔

" یہ کیا ہو گیا ہے عمران صاحب"...... چوہان نے اس بار رک رک کر لیکن واضح طور پر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔

" ابھی تھوڑی دیر میں تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ میری مدد کر سکو اس لئے باتیں بعد میں ہوں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد چوہان خود ہی اٹھ کر کھڑا ہو جانے میں کامیاب ہو گیا۔

" اب چلو تاکہ حرکت تیز ہو سکے"...... عمران نے کہا تو چوہان نے چلنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم لڑکھڑا سا گیا۔ عمران حالانکہ پاس ہی کھڑا تھا لیکن اس نے اسے پکڑنے یا سنبھالنے کی سرے سے کوشش ہی نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ خود ہی سنبھل جائے گا اور ویسے ہی ہوا۔ چند لمحوں بعد چوہان اپنے آپ پر پوری طرح

قابو پا چکا تھا۔ اب اس کے جسم میں خاصی چستی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

" یہ۔ یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... چوہان نے ایک بار پھر پوچھا۔

" آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ چوہان اس کے پیچھے چل پڑا۔ گو اس کی رفتار خاصی سست تھی لیکن بہرحال وہ چل رہا تھا۔

" دو بوتلیں تم اٹھا لو دو میں اٹھا لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور الماری سے دو بوتلیں اٹھا لیں۔ چوہان نے بھی دو بوتلیں اٹھا لیں اور پھر وہ دونوں واپس اس سٹنگ روم میں پہنچے تو چوہان بے اختیار چونک پڑا۔

" یہ دونوں تو وہی ہیں جنہیں میں نے کار میں دیکھا تھا۔ یہ لڑکی وہی ہے جو ریستوران میں بیٹھی ہوئی تھی"...... چوہان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ یہ ہمیں ہلاک کرنے آئے تھے۔ اس لڑکی کا نام میری اور اس نوجوان کا نام سٹف ہے۔ بہرحال یہ بوتلیں یہاں رکھ دو اور تم جا کر نیچے تہہ خانے سے رسیوں کے دو بنڈل اٹھا لاؤ۔ یہ تربیت یافتہ لوگ، ہیں شاید جلد ہی ہوش میں آ جائیں"...... عمران نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب صدیقی نیم بے ہوشی کی کیفیت میں نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اسے ہوش میں لانے کے بعد پانی کی دو

بوتلیں اسے پلا دیں۔

" عمران صاحب۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ ہمیں کیا ہو گیا تھا"...... صدیقی نے آہستہ آہستہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" ہم سپیڈ موشن سے سلو موشن میں تبدیل ہو گئے تھے۔ شکر کرو کہ آج فور سٹارز اپنے خاتمہ بالخیر سے بچ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور یہ لڑکی اور یہ آدمی۔ یہ کون ہیں"...... صدیقی نے میری اور سفٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ابھی چوہان آجائے تو اس کے ساتھ مل کر ان دونوں کو رسیوں سے باندھ دینا۔ نعمانی اب پانی پینے کی خواہش محسوس کر رہا ہے۔ میں اسے پانی پلا لوں"...... عمران نے صدیقی کی بات کا جواب دینے کی بجائے چوہان کی لائی ہوئی دونوں بوتلیں اٹھائیں اور نعمانی کی طرف مڑ گیا۔ ابھی اس نے نعمانی کے منہ سے پہلی بوتل علیحدہ نہ کی تھی کہ چوہان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں رسیوں کے دو بڑے بڑے بنڈل موجود تھے۔ صدیقی اس دوران اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

" تم ذرا سیٹ ہو جاؤ۔ میں اس دوران مزید پانی لے آؤں"۔ چوہان نے صدیقی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر رسیوں کے بنڈل فرش پر رکھ کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے جب دوسری بوتل نعمانی کے منہ سے لگائی تو چوہان دوبارہ اندر

داخل ہوا۔ اس نے دو کی بجائے چار بوتلیں دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تھیں۔

" اب پہلے ان دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دو۔ لیکن خیال رکھنا مجھے یہ دونوں تربیت یافتہ ایجنٹ لگتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے جبکہ عمران خاور کی طرف بڑھ گیا جو اب نیم بے ہوشی کی کیفیت سے گزر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران اسے پانی کی دو بوتلیں پلا کر فارغ ہوا تو اس دوران صدیقی اور چوہان نے مل کر میری کو کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا تھا اور اب وہ سٹف کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عمران کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" عمران صاحب۔ آپ۔ یہ سب کیا ہے"...... نعمانی کی آواز سنائی دی۔

" پوری طرح حرکت میں آ جاؤ پھر بات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب خاور نے بھی ہوش میں آ کر یہی سوال کیا تو عمران نے اسے بھی یہی جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ ان دونوں کی جیبوں میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہیں"...... صدیقی نے کہا۔ جو ان دونوں کی تلاشی لینے میں مصروف تھا تو عمران چونک پڑا جبکہ چوہان نے اس دوران کمرے میں گرے ہوئے مشین پسٹل اٹھا لئے تھے۔ جب میری اور سٹف دونوں اچھی طرح رسیوں سے بندھ گئے اور عمران کے سارے ساتھی بھی

پوری طرح ہوش میں آ گئے تو عمران نے انہیں ہوش میں آنے سے لے کر ان دونوں کے بے ہوش اور پھر چوہان اور باقی ساتھیوں کو ہوش دلانے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی ہم بال بال بچے ہیں ورنہ اگر یہ اندر داخل ہوتے ہی فائر کھول دیتے تو ہمارا بچنا محال تھا"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے اور جب تک تمہاری زندگی اللہ تعالیٰ کو مقصود ہے تم مر نہیں سکتے اور جب میری اور تمہاری موت آئی تو ہمیں بچا کوئی نہ سکے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں صاف بچا لیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں یہ کوٹھی فوراً چھوڑ دینی چاہئے کیونکہ یہ دونوں اکیلے نہیں ہو سکتے۔ ان کے پیچھے پورا گروپ ہو گا"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن تم سب ابھی پوری طرح چست نہیں ہوئے اور پھر ان بے ہوش افراد کو یہاں سے لے جانا بھی مشکل ہو گا اور اصل بات یہ ہے کہ فوری طور پر کوئی اور جگہ بھی تو خالی نہیں مل سکتی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

"یہ کس کی جیب سے نکلا ہے صدیقی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر

کہا۔

"اس آدمی کی جیب سے۔ یہ سیٹ بڑا ہے دوسرے سے اور چھوٹے والا اس لڑکی کی جیب میں تھا"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بیگرڈ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں طور پر ابھر آئے تھے۔

"سٹف بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سٹف کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا پوزیشن ہے سٹف۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیا کوٹھی میں عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں ہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ ایکس تھری پر میں مسلسل چیکنگ کر رہا ہوں لیکن کوٹھی خالی ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ایکس تھری کے الفاظ کہہ دیئے تھے تاکہ بیگرڈ کو اگر کوئی شک ہو تو دور ہو جائے کیونکہ وہ بیگرڈ کو اچھی طرح جانتا تھا اور اس لئے اس نے اس بار باس کا لفظ بھی کہہ دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سٹف بیگرڈ کا ماتحت ہی ہو سکتا ہے۔

"اوکے۔ بہر حال ہر لحاظ سے محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے

ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ بیگرڈ کون ہے"...... چوہان نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے بیگرڈ ایکریمیا کی کسی ٹاپ ایجنسی کا مشہور ایجنٹ تھا"....... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ بلیک ایجنسی کا بیگرڈ پوری دنیا میں مشہور ہے لیکن اس معاملے میں بلیک ایجنسی کیسے ملوث ہو سکتی ہے اور بیگرڈ کو اگر ہمارے بارے میں اطلاع ملی ہوتی تو الٹا اسے تو ہمیں خوش آمدید کہنا چاہئے تھا۔ اس نے ہماری ہلاکت کے لئے ان دونوں کو کیوں بھیجا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بہرحال اب انہیں ہوش میں لے آؤ۔ اب باقی باتیں یہ خود بتائیں گے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان نے اٹھ کر اس سٹف اور میری دونوں کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی جب ان دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو دونوں نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"صرف صدیقی یہاں رہے گا۔ تم تینوں باہر جا کر دونوں اطراف سے نگرانی کرو۔ اب ہمیں ہر لمحہ چوکنا اور محتاط رہنا ہو گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو نعمانی، خاور اور چوہان سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے جبکہ صدیقی عمران کے ساتھ ہی کمرے میں ٹھہر گیا۔ چند لمحوں بعد ہی سٹف اور میری دونوں نے کراہتے

ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو انہوں نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ"....... ان دونوں کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"میں نے تمہارے باس بیگرڈ کو ابھی یہ نہیں بتایا کہ تم دونوں اس حالت میں یہاں موجود ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹف اور میری دونوں کے جسموں کو ایسے زوردار جھٹکے لگے جیسے لاکھوں وولٹ کا الیکٹرک کرنٹ ان کے جسموں میں دوڑ گیا ہو۔

"تم۔ تم۔ عمران ہو"...... سٹف نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا باس بیگرڈ نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی"...... سٹف نے رک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ پوچھ رہا تھا کہ تم نے رپورٹ کیوں نہیں دی۔ میں نے اسے تمہاری آواز میں بتا دیا ہے کہ کوٹھی خالی ہے۔ جب ہم آئیں گے تو وہ کارروائی کرے گا اور پھر رپورٹ بھی دے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری آواز میں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"....... سٹف نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں تو میری کی آواز میں بھی بات کر سکتا ہوں"۔ عمران نے فقرہ میری کی آواز اور لہجے میں بولتے ہوئے کہا تو میری اور سٹف دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم حیرت انگیز آدمی ہو"...... سٹف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جبکہ میری ایسی نظروں سے عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں۔

"تم دونوں مجھے اور میرے ساتھیوں کو ختم کرنے کے لئے یہاں آئے تھے اور یہ میری تو بار بار ہم سب کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ختم کرنے پر اصرار کر رہی تھی اس لئے میری کا خاتمہ تو ہو جانا چاہئے"۔ عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے دونوں سائیلنسر لگے مشین پسٹلز میں سے ایک اٹھایا اور اس کا رخ میری کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... سٹف نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا جبکہ میری کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا اور اس کا چہرہ خوف کی شدت سے سکڑ سا گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... میری کے منہ سے رک رک کر نکلا۔

"جبکہ تم ہمیں مارنے کے لئے بے چین ہو رہی تھی۔ اب اپنی موت کا صرف سن کر ہی جان نکل رہی ہے تمہاری"...... عمران نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"عمران پلیز۔ میری بات سنو۔ پلیز"...... سٹف نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بولو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم بے شک فلاور سینڈیکیٹ کے خلاف کام کرو۔ ہم کوئی مداخلت نہیں کریں گے۔ ہمارا وعدہ اور تم دیکھو گے کہ ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے"...... سٹف نے جلدی سے کہا۔

"تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ایجنسی سے نہیں۔ ہمارا تعلق میڈ سینڈیکیٹ سے ہے اور بیگرڈ میڈ سینڈیکیٹ کا سپر باس ہے۔ ہمارا سیکشن سپر سیکشن کہلاتا ہے۔ ہمارا کام اعلیٰ حکام کے خلاف بلیک میلنگ مواد اکٹھا کرنا ہے تاکہ اعلیٰ حکام میڈ سینڈیکیٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکیں"۔ سٹف نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"بیگرڈ ایجنسی چھوڑ چکا ہے۔ کب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کئی سال ہو گئے ہیں"...... سٹف نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بیگرڈ کا فلاور سینڈیکیٹ سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"فلاور سینڈیکیٹ میڈ سینڈیکیٹ کا ایک ذیلی ادارہ ہے"۔ سٹف

نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"ویری بیڈ۔ تو بیگرڈ اب اس حد تک گر چکا ہے۔ رئیلی ویری بیڈ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ بیگرڈ اس حد تک گر جائے گا کہ معصوم اور بے گناہ شریف لڑکیوں کو اغوا کر کے قحبہ خانوں میں بیچ کر دولت کمائے گا۔ ویری بیڈ"...... عمران نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی پہلی بار معلوم ہوا ہے کہ ایسا ہو رہا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ میں باس کو سمجھا دوں گا"...... سٹف نے جلدی سے کہا۔

"تم اسے کیا سمجھاؤ گے۔ میں تم سے زیادہ اسے جانتا ہوں۔ بہرحال اب تم یہ بتا دو کہ بیگرڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ وہ ہم سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھتا ہے"...... سٹف نے رک رک کر کہا۔

"یہ میری تمہاری کیا لگتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ میری بیوی ہے"...... سٹف نے جواب دیا۔

"تو پھر سچ بول دو یا دوسری شادی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد میں ٹریگر دبا دوں گا"...... عمران نے مشین پسٹل کا رخ ایک بار پھر میری کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی گننا شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں بتاتی

ں"...... خاموش بیٹھی ہوئی میری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ئے کہا۔

"بولتی جاؤ ورنہ گنتی دوبارہ شروع ہو جائے گی"...... عمران نے طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہنی مون ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں سپر سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ، اور باس بیگرڈ وہیں بیٹھتا ہے"...... میری نے کانپتے ہوئے لہجے کہا اور عمران اس کے لہجے اور سٹف کے چہرے پر ابھر آنے والے رات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ میری نے سچ بتایا ہے۔

"اب تم دوسری شادی کے لئے تیار ہو جاؤ"...... عمران نے ی سے کہا اور مشین پسٹل کا رخ سٹف کی طرف کر دیا۔

"سنو سٹف۔ تم اگر مجھے نہیں جانتے تو تمہارا سپر باس مجھے اچھی رح جانتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے ایکس تھری کے ذریعے ہمیں بس کر دیا تھا اور اس حالت میں اگر تم اندر داخل ہوتے ہی فائر دیتے تو ہمارے لئے خاصی مشکل ہوتی لیکن باوجود میری کے رکے تم نے ایسا نہیں کیا اور ویسے بھی تمہارا براہ راست کوئی فلاور سینڈیکیٹ سے نہیں ہے اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے مجھے بتاؤ کہ فلاور سینڈیکیٹ کا چیف جیرالڈ یا اسمتھ اس وقت موجود ہے۔ اور سنو۔ میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں ورنہ دوسری ت میں ٹریگر حرکت میں آ جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد یں کہا۔

"جو کچھ باس بیگرڈ نے مجھے بتایا ہے وہ میں دوہرا دیتا ہوں۔ مجھے صرف وہی کچھ معلوم ہے"...... سٹف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگرڈ کی باتیں دوہرا دیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ بیگرڈ اس بارے میں جانتا ہے۔ تم نہیں جانتے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم واقعی نہیں جانتے"...... سٹف نے کہا۔

"بیگرڈ کی فریکونسی بتاؤ۔ میں اسے کال کرتا ہوں۔ تم اسے رپورٹ دو کہ تم نے ہم سب کا خاتمہ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا تو سٹف نے جلدی سے فریکونسی بتا دی۔

"تم ہمارے ساتھ کیا سلوک کرو گے"...... میری نے کہا۔

"سٹف کی بات چیت کے بعد فیصلہ ہو گا۔ اگر اس نے تعاون کیا تو تم دونوں میرے ہاتھوں ہلاک نہیں ہو گے ورنہ دوسرے لمحے تم دونوں کی لاشیں گٹر میں تیرتی پھر رہی ہوں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کر دی جو سٹف نے بتائی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر سٹف کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اس کے قریب کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سٹف کالنگ۔ اوور"...... سٹف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ بیگرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف

سے بیگرڈ کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ اب کوٹھی میں عمران اور ں کے چار ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ میں اور میری اس ٹھی سے ہی آپ کو کال کر رہے ہیں۔ اوور"...... سٹف نے کہا۔

"کیسے سب کچھ ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے یر کسی جوش کے سپاٹ سے لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار سکرا دیا۔

"باس۔ جب آپ نے پہلے کال کیا تھا اس وقت کوٹھی خالی تھی۔ ں نے میری کو وہیں قریب ہی ایک ریسٹوران میں پہنچا دیا تھا تاکہ یے ہی یہ لوگ ایکس تھری سے بے ہوش ہوں میری فوراً اندر خل ہو کر ان کا خاتمہ کر سکے کیونکہ میں دو بلاک دور سے ایکس ری کے ذریعے چیکنگ کر رہا تھا اور آپ کا حکم مجھے یاد تھا کہ ان گوں کو قطعاً کوئی وقفہ نہیں ملنا چاہئے۔ پھر ایک کار میں سوار یہ نچوں کوٹھی میں پہنچ گئے۔ جیسے ہی یہ بڑے کمرے میں پہنچے میں نے کس تھری کی سپیشل ریز کا فائر کر دیا اور یہ پانچوں وہیں اس کمرے ہاں ہی بے ہوش ہو گئے۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر میری کو کال کر کے بتا یا اور خود وہاں سے روانہ ہو گیا اور جب میں یہاں پہنچا تو میری نے ٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھول دیا تھا۔ میں اندر گیا۔ میری مجھ سے پہلے ہاں پہنچ چکی تھی اور اس نے ان پانچوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ئیلنسر لگے مشین پسٹل سے گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔ اب میں

نے چیکنگ کر لی ہے اور آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... سٹف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" میری کہاں ہے۔ اوور"...... بیگرڈ نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر سٹف سے ہٹا کر میری کے قریب کر دیا۔

" یس باس۔ میں میری بول رہی ہوں۔ اوور"...... میری نے کہا۔

" کیا سٹف نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے میری۔ اوور"۔ بیگرڈ نے کہا۔

" یس باس۔ بالکل ایسے ہی ہوا ہے جیسے اس نے بتایا ہے۔ انہیں میں نے کوٹھی میں داخل ہوتے ہی ہلاک کر دیا تھا۔ اوور"۔ میری نے کہا۔

" اوکے۔ تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" گڈ۔ تم دونوں نے واقعی تعاون کیا ہے۔ اب تم بتا دو کہ بیگرڈ کی رہائش کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی رہتا ہے۔ اس کی علیحدہ رہائش گاہ نہیں ہے"...... سٹف نے کہا۔

" تم نے پھر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے"...... عمران کے لہجے میں یکلخت غراہٹ ابھر آئی تھی۔

" مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... سٹف نے بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ ہمیں یہ کوٹھی اب چھوڑ دینی چاہیئے۔ بیگرڈ لامحالہ یہاں چیکنگ کے لئے آدمی بھیجے گا"...... صدیقی نے پاکیشیائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ ان دونوں سے تصدیق کر لینے کے باوجود اسے یقین نہیں آ رہا اسی لئے تو میں چاہتا ہوں ۔ جب تک ہمارے بارے میں اسے کوئی اطلاع ملے ہم اس کے سر پر پہنچ جائیں"...... عمران نے بھی پاکیشیائی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو ہم یہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں خود ہی راستے بن جائیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

" لیکن اب ان دونوں کا کیا کریں"...... عمران نے کہا۔

" آپ باہر جائیں۔ فور سٹارز کا چیف میں ہوں۔ ان کے بارے یں فیصلہ میں خود کروں گا"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ں پڑا۔

" اوکے۔ سٹف اور میری۔ میں جا رہا ہوں اور دیکھ لو میں نے اپنا لدہ پورا کر دیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ا صدیقی بھی اٹھ کھڑا ہوا اور سٹف اور میری دونوں کے چہروں پر ندگی کے آثار ابھر آئے۔ عمران نے دونوں ٹرانسمیٹر اٹھا کر جیب میں ال لئے۔

" بندھے ہوؤں کو مارنا بہادری نہیں ہے صدیقی"...... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں"...... صدیقی نے کہا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر برآمدے میں موجود اس کے ساتھی اسے آتا دیکھ کر چونک پڑے۔

" کیا ہوا۔ آپ کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ہیں"...... چوہان نے پریشان ہو کر کہا۔

" صدیقی رسیوں سے بندھے ہوئے افراد اور خاص طور پر عورت کو گولی مار رہا ہے اور میرے نزدیک یہ بزدلی ہے"...... عمران نے لفظوں کو چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ آپ پر پھر رحم کا دورہ پڑ گیا ہے۔ یہ دونوں ہمیں ہلاک کرنے آئے تھے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا لیا ہے ورنہ اب تک ہماری لاشیں یہاں پڑی نظر آ رہی ہوتیں"...... نعمانی نے کہا۔

" کچھ بھی ہے۔ بہرحال مجھے یہ اچھا نہیں لگتا"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے صدیقی تیز تیز قدم اٹھاتا باہر آ گیا۔

" کیا ہوا"...... نعمانی نے صدیقی سے پوچھا۔

" عمران صاحب کا چہرہ دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ عمران صاحب انہیں اس حالت میں نہیں مارنا چاہتے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مجھے بھی یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان بندھے ہوئے لوگوں پر گولی چلاؤں اس لئے میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے اور ساتھ ہی

ان کی رسیاں بھی کھول دی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ بیگر ڈ خود ہی ان کا خاتمہ کر دے گا"...... صدیقی نے جواب دیا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اندر کا آدمی ابھی زندہ ہے۔ بہت خوب۔ بہرحال آؤ۔ اب ہم نے ہنی مون ہوٹل پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر پورچ میں موجود کار کی طرف بڑھ گیا۔

بیگرڈ اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا اور اس کے سامنے میز پر انتہائی طاقتور ساخت کا ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ اس نے ابھی ابھی سٹف کی کال سنی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ اس نے ایکس تھری کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کیا اور میری نے اندر داخل ہو کر انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے میری سے بھی علیحدہ رپورٹ لی تھی اور پھر دونوں کی رپورٹ سننے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا تھا کہ سٹف اور میری نے واقعی اس کوٹھی میں موجود پانچوں افراد کو ہلاک کر دیا ہے لیکن کال سننے کے باوجود اس کا دل نجانے کیوں یہ کہہ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے۔ وہ بیٹھا یہی بات سوچ رہا تھا کہ سٹف اور میری کی رپورٹ کے باوجود اسے یہ یقین کیوں نہیں آ رہا۔ کیا اس کی وجہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی افسانوی

ہرت ہے یا کوئی اور وجہ ہے۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا سوچ رہا ھا کہ اس کی تصدیق کے لئے اسے کیا کرنا چاہئے اور پھر چند لمحوں بعد ں نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے روع کر دیئے۔

"سیٹوارٹ بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ واز سنائی دی۔

"سپر باس بول رہا ہوں"....... بیگرڈ نے بڑے باوقار سے اور رلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے د مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"سیٹوارٹ۔ تم عمران کو پہچانتے ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹ عمران و"....... بیگرڈ نے کہا۔

"یس باس۔ بہت اچھی طرح باس"....... دوسری طرف سے اب دیا گیا۔

"عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت یہاں ولنگٹن میں آیا ہوا تھا۔ وہ ڈ سینڈیکیٹ کے ایک ذیلی ادارے کے خلاف کام کر رہا تھا اور اس نے اس ادارے کا نیٹ ورک تباہ کر دیا تھا اور اب بھی اگر اسے نہ کا جاتا تو شاید پورا ادارہ ہی اس کے ہاتھوں تباہی کا شکار ہو جاتا۔ ا نے اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا اور پھر میں نے سٹف اور میری

کی ڈیوٹی لگادی کہ وہ وہاں ایکس تھری کے ذریعے چیکنگ کریں اور انہیں بے ہوش کر کے بغیر ہوش میں لائے اور بغیر کوئی وقفہ دیئے گولیوں سے چھلنی کر دیں۔ پھر پہلے مجھے سٹف کی رپورٹ ملی کہ کوٹھی خالی ہے اور یہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ پھر رپورٹ ملی کہ وہ کوٹھی میں آئے اور سٹف نے ایکس تھری ریز کے ذریعے انہیں بے ہوش کیا اور پھر میری نے انہیں بغیر کوئی وقفہ دیئے فوری طور پر کوٹھی میں جا کر بے ہوش پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ میں نے دونوں سے رپورٹ لے لی ہے اور رپورٹس کے مطابق تو عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں نے سٹف اور میری کو واپس اپنے سیکشن میں جانے کا حکم دے دیا ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں ہیں اور انہوں نے ان کا میک اپ واش نہیں کیا اور میں نے انہیں ایسا کرنے کا حکم بھی نہیں دیا تھا کیونکہ وہ ذاتی طور پر عمران کو نہیں جانتے تھے اور نہ ہی اس سے پہلے کبھی ملے تھے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا میں طویل عرصے تک کام کرتے رہے ہو اور عمران سے تمہاری بڑی قریبی دوستی رہی ہے اس لئے تم فوری طور پر اس کوٹھی میں پہنچو۔ ان کا میک اپ صاف کرو اور پھر مجھے کال کر کے بتاؤ کہ کیا واقعی ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں"...... بیگرڈ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی کا پتہ بتا دیں باس"...... سیٹوارٹ نے کہا تو بیگرڈ نے

سے پتہ بتا دیا۔

"میں جا کر چیک کرتا ہوں باس۔ لیکن"...... سیٹوارٹ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو وہ میں بھی سمجھتا ہوں۔ میں تم سے زیادہ عمران کو جانتا ہوں لیکن سٹف اور میری نے جس انداز میں انہیں گھیرا ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ختم ہو سکتے ہیں"۔ بیگرڈ نے کہا۔

"یس باس۔ میں آپ کو ابھی رپورٹ دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بیگرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"جو محسوسات سیٹوارٹ کے ہیں وہی میرے ہیں"...... بیگرڈ نے کہا اور پھر اچانک وہ ایک خیال آنے پر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر سیٹوارٹ کا خدشہ درست ہے تو پھر کیا نتائج نکل سکتے ہیں"...... اس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں خیال آیا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے سٹف اور میری ان کے ہاتھ لگ گئے ہوں تو یقیناً عمران نے اپنے مخصوص حربوں سے ان کی زبان کھلوالی ہو گی اور معاملہ یقیناً اس تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی اس نے تیزی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سٹینلے سے بات کراؤ"...... بیگرڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو باس۔ سٹینلے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سٹینلے۔ ہیڈ کوارٹر کے گرد ایس وی ایس ریز سرکل آن کر دو اور اس میں میرا نام سپر ٹارگٹ فیڈ کر دو۔ جو بھی میرا نام لے اسے بے ہوش کر کے سٹار روم میں پہنچا دیا جائے اور پورے ہیڈ کوارٹر اور سرکل میں کام کرنے والوں کو الرٹ کر دو کہ وہ میرا نام تاحکم ثانی منہ سے نہ نکالیں"...... بیگرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن کیا صرف اسے ہی سٹار روم میں پہنچانا ہے جو ٹارگٹ نام لے یا اس کے ساتھیوں کو بھی"...... سٹینلے نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"اگر نام لینے والا گروپ کے ساتھ ہو تو پورے گروپ کو اور اگر اکیلا ہو تو اکیلے کو۔ اور یہ ٹارگٹ تا اطلاع ثانی قائم رہے گا اور یہ سن لو کہ سٹار روم میں جو بھی پہنچے اس کی اطلاع اپنے کوڈ میں ہیڈ کوارٹر میں دی جائے"...... بیگرڈ نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... سٹینلے نے جواب دیا اور بیگرڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ اس کے ذہن میں جو خیال آیا تھا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھی سٹف اور میری سے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے یہاں

نہ پہنچ جائیں۔ اس نے اس خدشے کا سدباب کر لیا تھا۔ جو سسٹم اس نے آن کرنے کا کہا تھا وہ انتہائی جدید ترین تھا۔ اس میں مخصوص ساخت کی ریز پورے ہنی مون ہوٹل اور اس کے گرد تقریباً دو سو گز کے فاصلے تک پھیل جاتی تھیں اور جب کوئی آدمی ٹارگٹ کا مخصوص لفظ منہ سے نکالتا تھا تو جدید ترین کمپیوٹر فوراً اس آدمی کی نشاندہی کر دیتا تھا اور آپریٹر انٹی ریز کو خصوصی انداز میں فائر کر کے اسے بے ہوش کر سکتا تھا اور یہ سارا کام پلک جھپکنے میں ہو جاتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس روپ میں بھی یہاں آئے اور انہوں نے اس کے بارے میں جیسے ہی پوچھا وہ بے ہوش ہو کر سٹار روم میں پہنچ جائیں گے۔ وہ بیٹھا یہی ساری باتیں سوچتا رہا۔ کچھ دیر بعد سامنے پڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بیگرڈ نے کہا۔

"سیٹوارٹ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے سیٹوارٹ کی آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سنتے ہی بیگرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... بیگرڈ نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ جب میں کوٹھی پر پہنچا تو پھاٹک کا چھوٹا حصہ کھلا ہوا تھا اور اندر داخل ہوا تو کوٹھی خالی تھی۔ البتہ سٹنگ روم میں سٹف اور

میری کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے سروں پر چوٹیں لگا کر انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ پہلے شاید ان کے جسم رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے لیکن انہیں بے ہوش کر کے رسیاں کھول دی گئیں جو ان کی کرسیوں کے نیچے پڑی ہوئی تھیں۔ میں ان دونوں کو ہوش میں لے آیا تو انہوں نے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ وہ خود ان کے ہاتھ لگ گئے تھے البتہ عمران نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ چونکہ ان کا مشن براہ راست ان کے خلاف نہیں ہے اس لیئے وہ انہیں زندہ چھوڑ جائیں گے اور اس نے اپنا وعدہ پورا کیا"...... سیٹوارٹ نے کہا۔

" سٹف سے میری بات کراؤ"...... بیگرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ سٹف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سٹف کی سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

" ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے سٹف۔ اگر تم عمران کی بجائے کسی اور کے مقابلے میں اس طرح شکست کھاتے تو دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے تھے لیکن عمران کے مقابلے میں تمہاری شکست اتنی اہمیت نہیں رکھتی اس لیئے تمہیں اور میری کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ تم مجھے تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے"...... بیگرڈ نے کہا۔

" شکریہ باس۔ میں نے اس کوٹھی سے دو بلاک دور ایکس تھری نصب کی اور میری کو میں نے اس کوٹھی کے قریب ایک ریسٹوران میں بٹھا دیا تاکہ یہ جیسے ہی بے ہوش ہوں میں اسے ٹرانسمیٹر کال کر

کے اطلاع دے دوں اور وہ فوراً کوٹھی میں داخل ہو کر انہیں ہلاک کر دے۔ پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی میں موجود تھے۔ میں نے انہیں چیک کیا اور پھر میں نے ایکس تھری کے ذریعے انہیں بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد میں فوراً اس ریسٹوران میں پہنچا کیونکہ میں میری کو اکیلے وہاں نہ بھیجنا چاہتا تھا۔ جب ہم دونوں عقبی طرف سے کود کر کوٹھی کے اندر گئے تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ چار افراد تو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جبکہ عمران غائب تھا۔ میں میری کو ان چاروں کے پاس چھوڑ کر باقی کوٹھی کی تلاشی لینے لگا کہ مجھے دور سے میری کی چیخ سنائی دی۔ میں بھاگتا ہوا واپس گیا تو اچانک مجھ پر حملہ ہو گیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں ہوش میں آیا تو میں اور میری دونوں وہاں کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور عمران اور اس کے سارے ساتھی ہوش میں تھے"...... سٹف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں ہونے والی ساری بات چیت کی تفصیل بھی بتا دی۔

" میں نے جو پہلی کال کی تھی اس کا جواب عمران نے دیا تھا"۔ بیگرڈ نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" تم جب کوٹھی میں گئے تو وہاں کوئی کار موجود تھی"...... بیگرڈ نے پوچھا۔

" یس باس"...... سٹف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے کار کا رنگ، ماڈل اور اس کا نمبر بتا دیا کیونکہ بہرحال وہ تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔

"اس عمران کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ"...... بیگرڈ نے کہا تو سٹف نے عمران کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوکے ۔اب تم دونوں اپنے سیکشن میں جا سکتے ہو"۔ بیگرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"سٹینلے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سٹینلے کی آواز سنائی دی۔

"سٹینلے ۔ایس وی ایس ریز سرکل آن کر دیا ہے یا نہیں"۔ بیگرڈ نے پوچھا۔

"آن ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔اب ایک کار کی تفصیلات نوٹ کرو۔ یہ کار جیسے ہی منی مون ہوٹل کے ایریئے میں داخل ہو تم نے اسے چیک کرنا ہے اور اس میں موجود تمام افراد کو چاہے وہ ٹارگٹ کا نام لیں یا نہیں انہیں آر ایس کے ذریعے بے ہوش کر کے سٹار روم میں پہنچا دینا ہے۔اس کے علاوہ ٹارگٹ چیکنگ کا کام ویسے ہی جاری رہے گا اور یہ لوگ جیسے ہی سٹار روم میں پہنچیں تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے"۔ بیگرڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بیگرڈ نے اطمینان

بھرے انداز میں رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔وہ مطمئن تھا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور کرنے کا مناسب اور فول پروف بندوبست کر لیا ہے۔

سنی مون ہوٹل شہر کے مضافات میں تھا اور پھر عمران نے اپنی رہائش گاہ سے نکلنے کے بعد باقاعدہ نہ صرف لباسوں کی شاپنگ کی تھی بلکہ ایک ریستوران کے کمروں کو استعمال کرتے ہوئے لباس اور میک اپ بھی تبدیل کر لئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے کار میں بیٹھ کر سنی مون ہوٹل کا رخ کیا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ صدیقی سائیڈ سیٹ پر اور باقی ساتھی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ اگر تو سٹف اور میری کو ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے ہوش آ گیا تو پھر آپ کی یہ ساری احتیاط دھری کی دھری رہ جائے گی"...... صدیقی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں۔ انہوں نے کار کا رنگ، ماڈل اور رجسٹریشن نمبر دیکھ لیا ہو گا اور اس کار کی تفصیل ہیڈ کوارٹر تک

پہنچ چکی ہو گی اس لئے میک اپ اور لباس تبدیل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا ہمیں"...... صدیقی نے کہا۔

"تم واقعی فور سٹارز کے چیف ہو۔ میرا مطلب ہے کہ تمہارا ذہن بھی چیف کے انداز میں سوچتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں نے کوئی غلط بات کی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ چیف کبھی غلط نہیں کہہ سکتا۔ جیسے گریٹ لینڈ میں مشہور ہے کہ بادشاہ کبھی غلط نہیں کہتے"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کار ہوٹل پہنچنے سے پہلے کہیں چھوڑ دیں گے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نعمانی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اب میں اتنا طاقتور نہیں رہا کہ اتنا طویل فاصلہ پیدل چل کر طے کر سکوں۔ اب تو تھوڑا سا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا نمودار ہو جاتا ہے۔ پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔ پنڈلیوں میں اکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور جوتے منوں کے حساب سے وزنی محسوس ہونے لگ جاتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو کار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"مطلب ہے کہ میں نے درست کہا ہے"...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ میں مذاق نہیں کر رہا۔ واقعی درست کہہ رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" مطلب ہے کہ آپ واقعی اس کار میں ہی ہوٹل ہنی مون جائیں گے ۔ پھر تو صدیقی کی بات درست ہو سکتی ہے"....... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ ہم وہاں ہنی مون منانے تو نہیں جا رہے"....... عمران نے کہا تو صدیقی اور نعمانی دونوں نے اس انداز میں سرہلا دیئے جیسے وہ عمران کی بات سے متفق ہو گئے ہوں۔

" میں تو صرف احتیاطاً یہ بات کر رہا تھا ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں آخری لمحے تک علم ہی نہ ہو سکے"....... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد صدیقی نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ بیگرڈ کو پوری تفصیل کا علم ہو چکا ہو گا اور اسی لئے میں سٹف اور میری کو زندہ چھوڑنا چاہتا تھا"....... عمران نے کہا تو اس بار نہ صرف صدیقی بلکہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے ۔

" کیا مطلب۔ کیا آپ چاہتے تھے کہ بیگرڈ پہلے سے ہمارے بارے میں محتاط ہو جائے ۔ وہ بھی تو اس اسمتھ کی طرح غائب ہو سکتا ہے۔ پھر"....... صدیقی نے کہا۔

" اسمتھ اور بیگرڈ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ میں بیگرڈ کو بہت

ھی طرح جانتا ہوں اور بیگرڈ بھی میرے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اس لئے لامحالہ اسے یقین نہ آیا ہو گا کہ سٹف اور میری نے ہمیں اک کر دیا ہے۔ وہ لازماً وہاں کسی نہ کسی کو بھیجے گا اور پھر ساری ورت حال اس کے نوٹس میں آجائے گی اور وہ یہ موٹی سی بات تو یک لمحے میں سمجھ جائے گا کہ ہم نے سٹف سے اس کے بارے میں فصیلات معلوم کر لی ہوں گی اور پھر وہ میری عادت بھی جانتا ہے کہ یں مشن کے دوران وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں اس لئے ب وہ ہنی مون ہوٹل میں ہمارے استقبال کے لئے انتہائی بے چین و رہا ہو گا"....... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ لیکن پھر آپ نے میک اپ اور لباس کیوں تبدیل کیا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"....... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ بہت ہی خاص وجہ ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" اچھا۔ کون سی وجہ۔ آپ ہمیں بھی تو بتائیں"....... صدیقی نے کہا۔

" تم چیف ہو۔ تم خود سمجھ سکتے ہو۔ میں بے چارہ نان سٹار تمہیں کیا بتا سکتا ہوں"....... عمران نے کہا تو صدیقی اور باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے ۔

" اگر میں سمجھ سکتا تو آپ سے پوچھتا ہی کیوں"....... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تو پھر سن لو۔ اب کیا یاد کرو گے۔ آخر تم چیف ہو۔ یہ اور بات

ہے کہ میں اگر نان سٹار ہوں تو تم نان چیک چیف ہو"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ پلیز آپ بتا دیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھ سے واقعی حماقت ہوئی ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ پھر مذاق پر اتر آئے ہیں"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ورنہ اتنا بھی وقت ضائع نہ ہوتا۔ میرے ذہن میں یہ کارروائی ہی نہ آئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں"...... صدیقی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"تمہیں پتہ ہے کہ چیف سے جھوٹ بولنا کس قدر خطرناک ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ آپ کار کسی بھی پبلک پارکنگ میں چھوڑ دیں۔ ہم ٹیکسی میں جا سکتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اماں بی کہتی ہے کہ پردیس میں خرچہ کم سے کم کیا جانا چاہئے اور یہاں کے ٹیکسی ڈرائیور آدمی کی کھال اتار لیتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اب جو سچ ہے وہ بتا دیں"...... صدیقی نے

کہا۔

"ارے تمہیں مجھ پر ابھی تک یقین نہیں آیا۔ واقعی سچ کہتے ہیں کہ بڑے بدنام برا"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ آپ اصل میں متضاد باتیں کرتے ہیں اس لئے میں نے یہ بات کی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"مثلاً کون سی باتیں"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ آپ یہ جاننے کے باوجود کہ کار چیک ہو سکتی ہے اس کار پر وہاں جانا چاہتے ہیں"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"تمہیں اس میں تضاد نظر آ رہا ہو گا۔ میری نظر کمزور ہے۔ مجھے تو چیل بھی کوئل جتنی نظر آتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اصل پروگرام بتا دیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اچھا۔ اب کیا کروں۔ بتانا ہی پڑے گا۔ تو اصل بات یہ ہے کہ بیگرڈ کو میں جانتا ہوں۔ وہ ہمیں وہاں چیک کرتے ہی گولی نہیں مارے گا اس لئے کہ اس کے پاس جو معلومات پہنچی ہوں گی اس میں ہمارے حلیئے اور لباس مختلف ہوں گے۔ اگر کار چیک بھی ہو گئی تو پھر وہ ہمیں بے ہوش کر کے کسی جگہ پہنچا دے گا اور پھر ہماری چیکنگ ہو گی اور ظاہر ہے یہ جگہ اس کے خاص اڈے کے اندر ہو گی۔

دوسری صورت میں ہمارے لئے اس کے اڈے تک پہنچنا خاصا مشکل ہو جائے گا"...... عمران کہا۔

"اور اگر اس نے بے ہوشی کے دوران ہی فائر کھول دیا۔ پھر"۔ صدیقی نے کہا۔

"پھر پلاؤ کھائیں گے احباب اور فاتحہ ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک پیکٹ نکالا تو صدیقی یہ پیکٹ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ تو بے ہوشی سے بچانے والی مخصوص گولیوں کا پیکٹ ہے"...... صدیقی نے عمران کے ہاتھ سے پیکٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اب سمجھ میں آیا یا نہیں کہ اگر بیگرڈ بے ہوشی کے دوران فائر کھول دے تو نتیجہ کیا نکلے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ذہن میں سارے پوائنٹ پہلے سے ہی تھے۔ ہم خواہ مخواہ جھک مار رہے تھے"...... صدیقی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"جھک مارنا ویسے تو محاورہ ہے لیکن میری سمجھ میں آج تک نہیں آیا کہ جھک کہا کسے جاتا ہے۔ چلو مکھیاں مارنا تو سمجھ میں آتا ہے اور پھر اس سے فائدہ بھی ہوتا ہے کہ کچھ مکھیاں کم ہو جاتی ہیں لیکن جھک مارنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جھک مارنا ایک محاورہ تو ہے۔ مطلب ہے وقت ضائع کرنا
ن واقعی جھک کے معنوں پر آج تک ہم نے غور ہی نہیں
ا"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب جہاں باقی علوم کے ماہر ہیں وہاں زبانوں کے
ی ماہر ہیں اس لئے یہ خود ہی بتائیں گے۔ ہمیں تو واقعی معلوم
یں ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"مطلب ہے کہ میں نے اتنے عرصے تک تمہاری طرح جھک
یں ماری"...... عمران نے کہا تو کار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج
ٹی۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ نے یہ بات کر کے واقعی ہمیں
سس میں مبتلا کر دیا ہے۔ جھک کا مطلب کیا ہوتا ہو گا"۔ صدیقی
نے کہا۔

"جھک کا مطلب تو یہی ہوتا ہے۔ بے فائدہ کام۔ ویسے جہاں
ے میرا خیال ہے یہ لفظ بک کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ مطلب ہے بک
ک کرنا اور جھک مارنا۔ یہ ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے
ں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
ران نے کار ایک سائیڈ پر موڑ دی جہاں ایک جہازی سائز کا بورڈ
سائیڈ پر موجود تھا جس پر ہنی مون ہوٹل کا نام لکھا ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ گولیاں کھا لینی چاہئیں۔ شاید وہاں
لت نہ ملے"...... عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے کہا اور

سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صدیقی نے پیکٹ کھولا اور پھر دو گولیاں اس نے اپنے منہ میں ڈالیں اور انہیں نگل گیا۔ چھوٹی چھوٹی گولیاں نگلنے میں اسے کوئی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ پھر دو گولیاں عمران سمیت باقی ساتھیوں نے بھی نگل لیں۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ سب سے پہلے ہمارا اسلحہ چیک کریں گے۔ اس کا کیا کریں"...... صدیقی نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے ہاتھ بھی دے رکھے ہیں تاکہ اگر اپنے پاس کچھ نہ ہو تو دوسروں سے حاصل کر لیا جائے"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار مسکرا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ اب وہ سب چوکنے اور سنجیدہ ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

"ہم ہنی مون ہوٹل میں تفریح کے لئے جا رہے ہیں اس لئے اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی فوری طور پر ان کے تنے ہوئے جسم دوبارہ ڈھیلے پڑ گئے اور کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

انٹرکام کی گھنٹی بجتے ہی بیگرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بیگرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سٹینلے بول رہا ہوں باس۔ آپ نے جس کار کے بارے میں بتایا ھا وہ کار ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوٹل میں داخل ہوئی اور پھر وہ پارکنگ یں پہنچ گئی۔ اس میں پانچ افراد سوار تھے۔ ہم چونکہ پہلے سے چوکنا تھے س لئے ہم نے ایس وی ایس ریز کی مدد سے کار کے اندر ہی انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر ہمارے آدمیوں نے انہیں کار سے باہر نکالا ور اب وہ پانچوں سٹار روم میں پہنچ چکے ہیں"...... سٹینلے نے جواب دیا۔

"ان کی تلاشی لی ہے تم نے"...... بیگرڈ نے پوچھا۔

"یس باس۔ ان کی جیبوں سے مشین پسٹلز نکلے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا"...... سٹینلے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ویسے اب بھی تم نے محتاط رہنا ہے"...... بیگرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سٹار روم کے انچارج ہنری کی آواز سنائی دی۔

"باس بول رہا ہوں ہنری۔ سٹینلے نے جن پانچ افراد کو بھجوایا ہے ان کی کیا پوزیشن ہے"...... بیگرڈ نے کہا۔

"وہ پانچوں بے ہوشی کے عالم میں سٹار روم میں موجود سپیشل کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں باس"...... ہنری نے جواب دیا۔

"ان کے میک اپ صاف کرو اور پھر مجھے بتاؤ کہ کیا رزلٹ ہے"...... بیگرڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ اگر میک اپ واشر سے میک اپ واش نہ ہوں تو پھر ان کے چہرے سادہ پانی سے دھو کر چیک کرنا"...... بیگرڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بیگرڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں۔ تعداد تو وہی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ نہ ہوں"...... بیگرڈ نے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو بیگرڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بیگرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں باس۔ سٹار روم سے۔ میک اپ واشر سے تو ان کے میک اپ چیک نہیں ہو سکے لیکن سادہ پانی سے دھلنے پر واش ہو گئے ہیں۔ یہ پانچوں پاکیشیائی ہیں"...... ہنری نے کہا تو بیگرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... بیگرڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک بند دروازے کے سامنے پہنچا جس کے باہر باقاعدہ سٹار بنا ہوا تھا جو چمک رہا تھا۔ بیگرڈ نے سائیڈ پر موجود دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو وہاں ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں قد آدم مشینیں نصب تھیں۔ ہر مشین کے سامنے ایک ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ بیگرڈ کے اندر داخل ہوتے ہی ایک آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"آپ باس۔ آپ یہاں"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیکب۔ سٹار روم کو چیک کرنا ہے"...... بیگرڈ نے کہا۔

"آیئے باس۔ ادھر آیئے"...... اس آدمی جیکب نے کہا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے شفاف شیشے کے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی سکرین نصب تھی اور اس سکرین کے نیچے ایک مشین تھی جبکہ درمیان میں ایک میز پر مستطیل شکل کی ایک بڑی سی مشین رکھی ہوئی تھی۔ میز کے ساتھ تین چار کرسیاں

پڑی ہوئی تھیں۔

" بیٹھیں باس"...... جیکب نے کہا اور بیگرڈ سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد جیکب بھی بیٹھ گیا اور پھر اس نے سامنے میز پر موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر ایک منظر سکرین پر ابھر آیا۔ یہ ایک بڑے ہال نما کمرے کا منظر تھا جس میں ایک دیوار کے ساتھ لوہے کی کرسیوں کی قطار نظر آ رہی تھی جس میں سے چند کرسیوں پر کچھ افراد بیٹھے محسوس ہو رہے تھے۔

" ان کرسیوں کو کلوز اپ میں لے آؤ"...... بیگرڈ نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی منظر تیزی سے سکرین پر پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کرسیوں کا منظر پوری سکرین پر پھیل گیا۔

" ارے۔ یہ تو ہوش میں ہیں"...... بیگرڈ نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ کرسیوں پر موجود پانچ افراد نہ صرف ہوش میں تھے بلکہ ایک دوسرے سے باتیں بھی کر رہے تھے۔

" ان کی آواز سناؤ۔ جلدی کرو"...... بیگرڈ نے چیختے ہوئے کہا تو جیکب نے تیزی سے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

" عمران صاحب اب ان کرسیوں سے چھٹکارا کیسے ہو گا۔ یہ تو عجیب ساخت کی کرسیاں ہیں"...... ایک آواز سنائی دی۔

" ارے شکر کرو بھائی کہ بیگرڈ نے ہمیں اتنی عزت و احترام تو دیا

ہے کہ کرسیوں پر بٹھایا ہوا ہے ورنہ وہ ہمیں چھت سے الٹا لٹکا دیتا تو اس کا کیا بگاڑ لیتے"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو بیگرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب۔ آپ کی وجہ سے ہم خاموش رہے ورنہ کرسیوں پر بیٹھنے کی بجائے ہم لانے والوں کو آسانی سے کور کر سکتے تھے"۔ ایک اور آواز سنائی دی۔

" تمہارا مطلب ہے کہ دوستی کا کھاتہ ختم ہو جاتا۔ بیگرڈ اپنے آدمیوں کے بارے میں بڑا حساس واقع ہوا ہے۔ اس لئے تو میں نے سٹف اور میری کو زندہ چھوڑ دیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر اب کیا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی گیس یا کسی ریز کی مدد سے ہمیں یہیں بیٹھے بیٹھے ہلاک کر دے"...... عمران کی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا۔

" ارے نہیں۔ اب بیگرڈ اتنا بھی بزدل نہیں ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ وہ بہادر آدمی ہے اور شریف آدمی ہے۔ نجانے کس چکر میں وہ اس شیطانی چرخے میں آ پھنسا ہے۔ بہرحال تم دیکھنا کہ وہ آئے گا اور ہم سے بات چیت کرے گا۔ اس کے بعد کوئی فیصلہ کرے گا۔ میں اس کی طبیعت کو جانتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے"...... بیگرڈ نے کہا تو جیکب نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد سکرین ایک جھماکے سے آف ہو گئی۔ بیگرڈ نے میز کے ساتھ تپائی پر پڑے ہوئے فون کا

رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"ہنری بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی۔

"باس بول رہا ہوں ہنری۔ ماسٹر کنٹرول روم سے۔ یہ لوگ تو ہوش میں ہیں اور میں نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ دو مشین گنوں سے مسلح آدمی وہاں بھیج دو اور خود بھی وہاں پہنچ جاؤ۔ میں آرہا ہوں"....... بیگرڈ نے کہا۔

"خود بخود انہیں ہوش کیسے آ گیا باس"....... ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ وہ بہرحال ہوش میں ہیں"....... بیگرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس۔ یہ کون لوگ ہیں"....... جیکب نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور دنیا بھر میں انہیں انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"....... بیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس شیشے والے کمرے سے نکل کر ماسٹر کنٹرول روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کسی حتمی نتیجے تک پہنچ گیا ہو۔

"بس بس۔ اب ہماری آوازیں اتنی بھی دلکش نہیں ہیں کہ انہیں مسلسل سنا جا سکے"....... عمران نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہے۔ لیکن اب ان کرسیوں سے کیسے نجات حاصل ہو گی"....... صدیقی نے کہا۔

"ان کرسیوں سے نجات کے لئے ہی تو میں نے تمہیں یہ ڈائیلاگ دوہرانے کی ریہرسل کرائی تھی فور سٹارز"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور عمران کے گرد موجود کرسی کے راڈز اس آواز کے ساتھ ہی غائب ہو گئے۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہوا"....... سب ساتھیوں نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی آسان سی ترکیب ہے اس کی۔ صرف ہنی مون کہنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے عمران کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمران کے جسم کے گرد پہلے کی طرح دوبارہ راڈز نمودار ہو گئے تھے۔

"یہ کیا جادوگری ہے عمران صاحب"...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک خصوصی سسٹم کے تحت یہ کرسیاں تیار کی گئی ہیں اور اس سسٹم کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں جیسے ہی ہماری زبان میں ستارہ اور اس کی انگریزی تم جانتے ہو کہ وہ تم خود ہو۔ کا کوڈ استعمال کیا جاتا ہے کرسیوں کے راڈز خودبخود کھل جاتے ہیں اور بند ہونے کے لئے ستارے کا ساتھی چاند ہوتا ہے اور چاند کے ساتھ اگر شہد لگا دیا جائے تو کوڈ مکمل ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں نے ہمیں یہاں ان کرسیوں پر ڈالا تھا انہوں نے شہد چاند کے انگریزی الفاظ کہے تھے اور پھر ہم جکڑے گئے لیکن یہ بات اس وقت تو میری سمجھ میں نہیں آئی لیکن اس کمرے میں چھت پر موجود تمام تنصیبات کے گرد باقاعدہ ستارہ بنا ہوا ہے اور ایسے ڈیزائن کے سامنے دیوار پر ستارے بنے ہوئے ہیں اور ایک ستارے میں چمک دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ ہماری باتیں سنی جا رہی ہیں اور ہمیں کسی سکرین پر دیکھا جا رہا ہے تو مجھے یاد آ گیا کہ ایک تحقیقی مقالے میں اس نو دریافت ستارہ

سسٹم کے بارے میں، میں نے پڑھا تھا۔ یہ سارا سسٹم آواز کی لہروں سے کام کرتا ہے اور اس آواز کی لہروں کو آپریٹنگ پاور میں لے آنے کے لئے خصوصی دھات کے ستارے بنانے پڑتے ہیں جو خلا میں بکھری ہوئی آوازوں کو آپریٹنگ پاور میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جب ہم باتیں کر رہے تھے تو میں نے اس آپریٹنگ ستارے کو چیک کر لیا تھا۔ ہماری آوازوں کی لہریں اس ستارے سے ٹکرا رہی تھیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ آواز کی لہروں کو آپریٹنگ پاور میں تبدیل کرنے کے دوران اس کا رنگ ہلکا سا نیلا نظر آتا ہے اور یہ ناقابل شکست سسٹم سمجھا جاتا ہے کیونکہ جب تک مخصوص کوڈ معلوم نہ ہو اس وقت تک اس سسٹم کو کسی طرح بھی بریک نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ میں سمجھ گیا کہ ان کرسیوں کو آپریٹ کرنے کے لئے کوڈ شہد اور چاند استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہمیں یہاں کرسیوں پر ڈالنے والوں نے شہد اور چاند کے الفاظ ادا کئے تھے اور ہمارے جسموں کے گرد راڈز نمودار ہو گئے تھے اور جب میں نے ستارے کا لفظ کہا تو راڈز غائب ہو گئے اور میں نے جب شہد اور چاند کے الفاظ بولے تو راڈز دوبارہ نمودار ہو گئے۔ اب تم یہ سن لو کہ جب بھی میں خطرے کا کاشن دوں تو تم سب نے انگریزی میں ستارہ کہنا ہے جس سے تمہارے راڈز غائب ہو جائیں گے"۔ عمران نے سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ اصل کوڈ کے الفاظ اس لئے نہیں بول رہے کہ بار بار یہ

راڈز کھل اور بند نہ ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ انہیں اطلاع ہو جائے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سامنے دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور دو مشین گن بردار آدمی اندر داخل ہوئے اور پھر وہ دروازے کی ایک سائیڈ پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ کمرے میں بیگرڈ داخل ہو رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

"کرسیاں یہاں رکھو عمران کے سامنے"...... بیگرڈ نے کمرے میں موجود ان مسلح آدمیوں سے کہا تو انہوں نے دوڑ کر ایک طرف پڑی ہوئی پلاسٹک کی دو کرسیاں اٹھا کر وہاں رکھ دیں جہاں بیگرڈ نے اشارہ کیا تھا۔

"بیٹھو ہنری"...... بیگرڈ نے اپنے ساتھی سے کہا اور خود بھی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہنری ساتھ والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"تم نے مجھے پہچان تو لیا ہو گا عمران اس لئے کسی تعارف کی ضرورت نہیں ہے"...... بیگرڈ نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"کاش میں تمہیں پہچان لیتا۔ مجھے تو اس وقت اپنے آپ پر افسوس ہوا جب سٹف نے تمہاری پہچان کرائی"...... عمران نے بڑے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... بیگرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"میں جس بیگرڈ کو جانتا تھا وہ جرائم میں مجرموں کے خلاف سرپیکار رہتا تھا لیکن سٹف نے مجھے جس بیگرڈ کا تعارف کرایا ہے وہ انتہائی گھٹیا، کمینے اور بدمعاش مجرموں کا سرغنہ ہے۔ ایسے گھٹیا اور ننگ انسانیت مجرموں کا سرغنہ جو شریف گھرانوں کی شریف لڑکیوں کو اغوا کر کے قحبہ خانوں میں اور عیاش امراء کے پاس فروخت کرتے ہیں اور وہ بھی صرف چند روپوں کی خاطر۔ ایسے کام سے تو بہتر تھا کہ تم سڑکوں پر وائلن بجا کر بھیک مانگ لیتے"۔ عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں اس کی بکواس برداشت نہیں کر سکتا"...... ہنری نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو ہنری۔ میں خود اسے جواب دے لوں گا۔ سنو عمران۔ میرا فلاور سینڈیکیٹ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ میرا تعلق جس سینڈیکیٹ سے ہے یہ اس کا ذیلی ادارہ ہے اور اس لحاظ سے اس کا تحفظ میرا فرض بنتا ہے ورنہ میں ذاتی طور پر ایسے کاموں کا قائل ہی نہیں ہوں"...... بیگرڈ نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تحفظ کرنا تھا تو ان لڑکیوں کا کرتے بیگرڈ جنہیں یہ لوگ آگ میں جھونک دیتے ہیں۔ تمہیں یاد نہیں رہا کہ تمہاری بیٹی انجلا ایک

بار ایسے ہی چکر میں پھنس گئی تھی تو میں نے اس کا تحفظ اپنی جان پر کھیل کر کیا تھا۔ حالانکہ اس وقت تک مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ انجلا تمہاری بیٹی ہے۔ انجلا ایک شریف لڑکی تھی جس کا تحفظ میرا فرض تھا لیکن آج تم صرف چند روپوں کی خاطر جن لڑکیوں کو ان بھیڑیوں کے حوالے کر دیتے ہو جو ان کی روحوں تک کو بھنبھوڑتے رہتے ہیں۔ کیا یہ شریف لڑکیاں کسی کی انجلا نہیں ہوتیں۔ بولو۔ جواب دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"خاموش ہو جاؤ۔ مت نام لو انجلا کا ورنہ میں ایک لمحے میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا"...... بیگرڈ نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ جذبات کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"تم مجھے تو گولیوں سے اڑا سکتے ہو بیگرڈ لیکن تم کب تک انجلا کو بھلا سکو گے۔ ہر لڑکی کسی نہ کسی کی انجلا ہوتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بیگرڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں عمران کہ اس فلاور سینڈیکیٹ کا مکمل خاتمہ اپنے ہاتھوں سے کروں گا لیکن میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت پر مجبور ہوں۔ مجھے معاف کر دینا"...... بیگرڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... اس نے دروازے کے قریب رک کر مسلح افراد سے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے

دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دونوں مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ ہنری کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے جو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر ان دونوں مسلح افراد کو فائرنگ نہ کرنے کا اشارہ کیا اور ان دونوں نے مشین گنیں نیچے جھکا لیں۔

"تم نے باس کو بے حد تکلیف پہنچائی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ انجلا کے ساتھ کیا ہوا تھا"...... ہنری نے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ باس کی ایجنسی کا چیف انتھونی انجلا کو پسند کرتا تھا لیکن انجلا اسے پسند نہ کرتی تھی۔ ایک بار انجلا نے اس کی بے عزتی کر دی تو انتھونی نے اپنے خاص آدمیوں کے ذریعے انجلا کو زبردستی اغوا کرا لیا لیکن انجلا نے خودکشی کر لی۔ انتھونی نے گو انجلا کی لاش واپس اس کے فلیٹ میں پہنچا دی اور اس کی موت کو ہر لحاظ سے خودکشی ظاہر کیا لیکن چیف بیگرڈ نے اصل حالات معلوم کر لئے اور پھر انتھونی باس بیگرڈ کے ہاتھوں مارا گیا۔ باس نے اس کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے کر کے انہیں چیل کوؤں کے سامنے پھینکوا دیا۔ باس کا کورٹ مارشل ہوا اور باس کو موت کی سزا دے دی گئی لیکن باس کے ساتھیوں نے جیل توڑ کر باس کو وہاں سے نکالا اور تب سے اس میڈ سینڈیکیٹ میں شامل ہو گیا اور اب وہی لوگ جنہوں نے

باس کو موت کی سزا دی تھی وہ باس کے جوتے چاٹنے میں فخر محسوس کرتے ہیں لیکن باس انجلا کا نام بھی کسی کو نہیں لینے دیتا۔ تم نے آج انجلا کا نام لے کر باس کو سخت اذیت پہنچائی ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ باس نے اپنے ہاتھوں تمہیں مارنے کی بجائے ہمیں تمہیں ہلاک کرنے کا کہا ہے۔ کاش تم باس کے سامنے انجلا کا نام نہ لیتے تو شاید باس تمہارے بارے میں نرم رویہ اختیار کر لیتا"...... ہنری نے کہا۔

" مسٹر ہنری۔ جو جذبات بیگرڈ کے انجلا کے بارے میں ہیں ایسے ہی جذبات ہر باپ کے اپنی بیٹی کے بارے میں ہوتے ہیں اور میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ مجھے تمہارے باس کے اس حد تک گر جانے پر دلی رنج پہنچا ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ بیگرڈ جیسا آدمی اس قدر گھٹیا اور ننگ انسانیت جرم کی سرپرستی کرے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ بھی ہے باس اپنے معاملات کو بہتر سمجھتا ہے۔ اب بہرحال تمہاری موت کے احکامات صادر ہو چکے ہیں اس لئے مرنے سے پہلے اگر تمہاری یا تمہارے ساتھیوں کی کوئی آخری خواہش ہو تو مجھے بتا دو۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہاری موت کے بعد تمہاری یہ خواہش پوری کر دوں"...... ہنری نے کہا۔

" بیگرڈ اب کہاں گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" باس اپنے آفس میں ہوں گے اور اب شاید کئی روز تک وہ اپنے

فس سے باہر ہی نہ آئیں"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اسے جا کر میری طرف سے کہہ دو کہ وہ چند لمحوں کے لئے ہاں آجائے۔ میں مرنے سے پہلے اس سے انجلا کی موت پر افسوس کا ظہار کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہماری مشرقی روایت ہے"...... عمران نے ہا۔

" اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم اس طرح کا جذباتی ماحول پیدا کر کے موت سے بچ سکو گے تو یہ تمہاری بھول ہے"...... ہنری نے ہا۔

" ہم مسلمانوں کے لئے موت اور زندگی ایک ہی سکے کے دو رخ ہوتے ہیں۔ ہر زندگی کے ساتھ موت جڑی ہوتی ہے لیکن ہمارے عقیدے کے مطابق موت زندگی کا فیصلہ نہ تم کر سکتے ہو اور نہ تمہارا باس۔ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس لئے تم اس بات کو چھوڑو۔ میرے بارے میں تم سے زیادہ تمہارا باس جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں نے آج تک زندگی کے لئے کبھی کسی سے بھیک نہیں مانگی"...... عمران نے کہا۔

" لیکن اگر باس نہ آیا تو"...... ہنری نے کہا۔

" تو پھر تم اس کے احکامات پر عمل درآمد کرنے یا کرانے میں آزاد و گے"...... عمران نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں کوشش کر لیتا ہوں"...... ہنری نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اس ہنری کا انجلا سے کیا تعلق تھا"...... عمران نے ہنری کے باہر جاتے ہی ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ دونوں ایک دوسرے کو بے حد پسند کرتے تھے اور شادی کرنے والے تھے۔ ویسے شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ باس ہنری سپر باس کا حقیقی بھتیجا بھی ہے"...... ایک مسلح آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے اب اسے ہنری کے اس رویے کی وجہ سمجھ میں آگئی ہو۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ کب حرکت میں آئیں گے"۔ اچانک صدیقی نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

"حرکت میں واقعی برکت ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی ہوتی ہے کہ حرکت مناسب وقت پر کی جائے ورنہ برکت کی بجائے موت جھپٹ پڑتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کسی خاص پلان کے تحت یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ صدیقی نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ اس کے نزدیک حرکت میں آنے کا یہ انتہائی مناسب وقت تھا۔ ان دو مسلح افراد کو آسانی سے کور کیا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلا تو بیگرڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہنری تھا۔

"ارے بندہ خدا۔ اگر تم نے ہماری موت کا آرڈر دینا ہی تھا تو اس میں اس طرح بھاگنے کی کیا ضرورت تھی۔ مرنا ہم نے تھا تم تو بہرحال محفوظ ہی رہتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی آنکھوں کے سامنے تمہیں مرتا نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن تم نے ایک بار پھر انجلا کے بارے میں بات کر کے مجھے یہاں آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ بولو۔ کیا کہتے ہو"...... بیگرڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں انجلا کی موت پر تم سے تعزیت کرنا چاہتا تھا کیونکہ انجلا مجھے ھی اپنی چھوٹی بہن ثریا کی طرح پیاری تھی۔ مجھے اس کی اس طرح وت پر بے حد افسوس ہوا ہے اور میں تمہارے اس غم میں برابر کا ریک ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ تم انتہائی عظیم انسان ہو۔ تم نے پہلے جو باتیں ی ہیں انہوں نے مجھے انتہائی شرمندہ کر دیا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ جھے یہ معلوم نہ تھا کہ فلاور سینڈیکیٹ شریف لڑکیوں کو اغوا کر کے نہیں فروخت کرتا ہے۔ میں یہی سمجھتا تھا کہ وہ طوائفوں کو یا ان ورتوں کو جو خود امیر بننے کے لالچ میں امراء سے شادی کرنے کی واہش مند ہوتی ہیں، کے سلسلے میں کام کرتا ہے لیکن تم نے مجھے یہ ا کر کہ فلاور سینڈیکیٹ دراصل کیا کرتا ہے اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ میں اس فلاور سینڈیکیٹ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرا دوں ر تم بے فکر رہو آج کے بعد فلاور سینڈیکیٹ یا اس کا کوئی آدمی بارہ ایسا کام نہیں کرے گا۔ اب میں جا رہا ہوں۔ ایک بار پھر کہہ ا ہوں کہ مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا لیکن تمہیں ہ چھوڑ دینا میرے اصول کے خلاف ہے"...... بیگرڈ نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

" دو منٹ بیٹھ جاؤ۔ اگر ہم دو تین منٹ اور زندہ رہ جائیں گے تو اس سے تمہارے اصولوں پر کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بیگرڈ بے اختیار دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہنری اور دونوں مسلح افراد عمران کو اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی عجوبہ کو دیکھ رہے ہوں۔ عمران اس انداز میں باتیں کر رہا تھا جیسے اس کی موت کے احکامات صادر نہ کئے گئے ہوں بلکہ موت کی بجائے کوئی بین الاقوامی شہرت کا تمغہ یا انعام اسے ملنے والا ہو اور عمران کے ساتھی بھی اس طرح مطمئن بیٹھے ہوئے تھے جیسے انہیں بھی اپنی موت کے بارے میں کوئی فکر تک نہ ہو۔

" کیا کہنا چاہتے ہو"...... بیگرڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" جو لڑکیاں اس فلاور سینڈیکیٹ نے اب تک اغوا کر کے فروخت کی ہیں ان میں سے پاکیشیا میں رہنے والی لڑکیاں میں واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" سوری۔ میں آئندہ کی بات کر رہا ہوں۔ پہلے جو ہو چکا سو ہو چکا"...... بیگرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چلو ایک وعدہ کر لو کہ ان لڑکیوں کے بارے میں کوائف تم مجھے مہیا کر دو گے کہ وہ اس وقت کہاں اور کس حیثیت سے موجود ہیں۔ باقی کام میں خود کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو بیگرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم شاید اس لئے مطمئن ہو اور اس لئے اس انداز میں باتیں کر رہے ہو کہ تم ان کرسیوں سے آزاد بھی ہو جاؤ گے اور ہم پر حملہ کر کے ہمیں بھی ختم کر دو گے تو میں تمہاری یہ غلط فہمی دور کر دوں کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ بیگرڈ جتنا تمہارے بارے میں جانتا ہے اتنا شاید وہ اپنے بارے میں بھی نہیں جانتا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ کس قسم کی کرسیاں تمہیں روک سکتی ہیں اور یہ اسی قسم کی کرسیاں ہیں"...... بیگرڈ نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ یہ نئی ساخت کی کرسیاں ہیں اور میں چیک بھی کر چکا ہوں کہ یہ کسی بھی طریقے سے آپریٹ نہیں ہو سکتیں لیکن تمہیں وعدہ کرنے میں آخر کیا رکاوٹ ہے۔ تمہیں تو فوراً وعدہ کر لینا چاہئے کیونکہ ہماری موت کے بعد تم خود بخود اپنے وعدے سے آزاد ہو جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ اگر تم زندہ رہے تو میں پاکیشیا سے اغوا ہونے والی ان تمام لڑکیوں کے جو اس وقت زندہ ہیں، کے مکمل کوائف تمہیں دے دوں گا"...... بیگرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ان چاروں میں سے مرنا کسی کو نہیں چاہئے"...... عمران نے یکلخت گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو بیگرڈ اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر انہوں نے مزاحمت کی تو پھر"۔ صدیقی نے کہا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیا تم سب موت کے خوف سے پاگل ہو گئے ہو جو اس حالت میں ایسی باتیں کر رہے ہو"...... بیگرڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مسلح افراد کی طرف مڑا لیکن اسی لمحے کمرے میں سٹار کے الفاظ گونجے اور اس کے ساتھ ہی کڑکڑاہٹ کی تیز آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ ہنری کے منہ سے حیرت بھری چیخ سنائی دی اور بیگرڈ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا تھا کہ یکلخت عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھوکے عقابوں کی طرح ان چاروں پر حملہ کر دیا۔ مسلح افراد ہنری اور بیگرڈ چاروں ہی چند لمحوں میں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی برق رفتاری اور انتہائی مہارت سے یہ سب کچھ کیا تھا۔ صرف پلک جھپکنے جتنا عرصہ صرف ہوا تھا اور وہ چاروں بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم تھا کہ بیگرڈ تو بہرحال تھا ہی انتہائی تربیت یافتہ اور مارشل آرٹ کا ماہر لیکن اس کے ساتھی بھی لڑائی بھڑائی میں ماہر ہوں گے اس لئے اگر انہیں سنبھلنے کا موقع مل گیا تو پھر انتہائی خوفناک لڑائی بھی شروع ہو سکتی ہے اور اگر خوفناک لڑائی کا آغاز ہو گیا تو پھر یقیناً وہ کسی نہ کسی کی موت پر ہی ختم ہو سکتی ہے اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو خاص طور پر ہدایت کی تھی اور انہوں نے واقعی اس ہدایت کی مکمل طور پر تعمیل

کی تھی۔

"انہیں اٹھا کر کرسیوں پر ڈالو۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ راہداری سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے کے سامنے رک گیا۔ دروازے پر ماسٹر کنٹرول روم کے الفاظ موجود تھے۔ دروازے کے درمیان خاصا حصہ گولائی میں کٹا ہوا تھا جس میں شیشہ نصب تھا۔ عمران نے شیشے میں سے دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں ہر طرف قد آدم مشینیں نصب تھیں اور ہر مشین کے سامنے ایک ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک طرف شفاف شیشے کا کمرہ تھا جس میں بھی ایک آدمی موجود تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک اسلحہ خانہ تلاش کر لیا۔ اس میں سے اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور میگزین اٹھایا اور مشین گن کو وہیں رکھ کر وہ تیزی سے واپس آ گیا۔ وہ سب سے پہلے اس ماسٹر کنٹرول روم پر پہنچا۔ اس نے میگزین پسٹل میں فٹ کر لیا تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتے ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے کئی کیپسول فرش سے ٹکرا کر پھٹے اور نیلے رنگ کے دھوئیں کے بادل تیزی سے اس ہال میں پھیلتے چلے گئے۔ عمران اپنا سانس روکے ہوئے تھا۔ شیشے والے کمرے سے ایک آدمی باہر آ رہا تھا۔ ان سب مشینوں کے سامنے

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد بھی ٹھک ٹھک کی آوازیں سن کر تیزی سے مڑے تھے لیکن وہ سب ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے فرش پر گرتے چلے گئے تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر وہ واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اسے خطرہ اس ماسٹر کنٹرول روم سے ہی تھا اس لئے اس نے وہاں موجود سب افراد کو بے ہوش کر دیا تھا۔ دراصل وہ نہیں چاہتا تھا کہ بیگرڈ کے کسی آدمی کو ہلاک کرے۔ اس لئے اس نے اتنی کوشش بھی کی تھی ورنہ ان لوگوں کو وہ ایک لمحے میں مشین گن سے بھون ڈالتا اور مشینری بھی تباہ کر دیتا لیکن اس کے ذہن میں ایک اور پلاننگ تھی اس لئے وہ یہ سب جدوجہد کر رہا تھا وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو بیگرڈ ہمزی اور دونوں مسلح افراد ان کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے راڈز بند نہ تھے۔

"میں نے ماسٹر کنٹرول روم میں سب افراد کو بے ہوش کر دیا ہے تاکہ وہ مشینری کی مدد سے ہم پر کوئی وار نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ تو خاصا بڑا ہیڈ کوارٹر ہو گا اور یہاں بے شمار افراد ہوں گے۔ آپ آخر کرنا کیا چاہتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے اگر یہ پلاننگ کامیاب ہو گی تو ہمارا مشن بھی مکمل ہو جائے گا اور ہم ان

لڑکیوں کو بھی برآمد کر لیں گے اور آئندہ کے لئے اس فلاور سینڈیکٹ کا بھی خاتمہ ہو جائے گا یا کم از کم وہ پاکیشیا میں آئندہ کوئی واردات نہیں کریں گے اور اگر پلان کامیاب نہ ہوا تو پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ بیگرڈ کو استعمال کرنا چاہتے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بیگرڈ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے اس لئے میں اسے استعمال کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب انہیں کیسے بے بس کیا جائے گا۔ انہیں تو کوڈ کا علم ہو گا"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ کوڈ بدلنا پڑے گا۔ تم یہاں رکو میں آ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ وہ دوبارہ اس ماسٹر کنٹرول روم میں داخل ہوا۔ وہاں کے سب افراد ویسے ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ گیس کے اثرات بھی اب وہاں ختم ہو چکے تھے اس لئے اب عمران کو سانس روکنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ مشینوں کو چیک کرتے کرتے ایک بڑی مشین کے سامنے رک گیا۔ مشین پر ستارہ بنا ہوا تھا۔ عمران غور سے اس قد آدم مشین کو دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ وہ اس ماسٹر کمپیوٹر کو سمجھ چکا تھا جو اس مشین میں کام کر رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اس پر کام کرتا رہا پھر اس نے اسے دوبارہ پہلے والی حالت میں کیا اور تیزی

سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس کمرے میں پہنچ گیا۔

" میں نے کوڈ بدل دیا ہے اور اس طرح بدلا ہے کہ اب انہیں بھی معلوم نہ ہو سکے گا۔ البتہ نعمانی اور چوہان دونوں باہر جا کر ماسٹر کنٹرول روم اور یہاں آنے والے راستوں پر پہرہ دیں لیکن حتی الوسع تم نے فائر نہیں کھولنا جب تک میں نہ کہوں۔ میں اس دوران بیگرڈ سے گفتگو کر لوں "...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو نعمانی اور چوہان سر ہلاتے ہوئے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ دونوں مشین گنیں ان کے پاس تھیں۔

" صدیقی اس بیگرڈ کو سیدھا کرو تاکہ پہلے اسے راڈز میں جکڑا جائے "...... عمران نے کہا تو صدیقی اس کرسی کی طرف بڑھ گیا جس پر بیگرڈ بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ صدیقی نے اسے جیسے ہی سیدھا کیا عمران کے منہ سے الفاظ بلیک اسکائی نکلا تو کڑکڑاہٹ کے ساتھ ہی بیگرڈ کی ٹانگوں کے گرد راڈز نمودار ہوئے اور پھر بیگرڈ کا پورا جسم راڈز میں جکڑا گیا تو عمران ہنری کی طرف مڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ چاروں راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ عمران دوبارہ بیگرڈ کی طرف مڑا اور اس نے بیگرڈ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

" عمران صاحب۔ صرف صدیقی یہاں رہے گا۔ میں بھی باہر جا رہا ہوں "...... خاور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد جب بیگرڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے

لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس مڑ کر وہ سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ صدیقی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد بیگرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم پھر کامیاب ہو گئے۔ حیرت ہے "...... بیگرڈ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ کر سٹار کا لفظ بولا لیکن راڈز ویسے کے ویسے ہی قائم رہے تو بیگرڈ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میں نے کوڈ بدل دیا ہے بیگرڈ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کوڈ کا علم تھا۔ کیسے "...... بیگرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں ان کرسیوں پر اس قدر بھروسہ تھا کہ تم نے کچھ سوچنے کی کوشش ہی نہیں کی حالانکہ جب تم ماسٹر کنٹرول روم میں ہمیں چیک کر رہے تھے تو تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ ہم سرے سے بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔ جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا تو تمہیں اس بارے میں بھی علم ہو جانا چاہئے تھا کہ ہمیں راڈز میں جکڑنے کے لئے تمہارے آدمیوں نے کوڈ بولا تھا۔ اس طرح ہمیں کوڈ کا علم ہو گیا تھا اور ظاہر ہے بند کرنے کا کوڈ معلوم ہو گیا تو کھولنے کا کوڈ تو آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں ایک بار پھر تم سے شکست کھا گیا ہوں۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم سٹار کی اس جدید ترین تکنیک سے بھی واقف ہو گے"...... بیگرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یہ تکنیک اب پرانی ہو چکی ہے بیگرڈ۔ دنیا بہت آگے جا چکی ہے۔ بہرحال اس بات کو چھوڑو۔ میں پہلے تمہیں بتا دوں کہ میں نے اب تک تمہارے کسی آدمی کو ہلاک نہیں کیا۔ تمہارا بھتیجا ہنری بھی تمہارے سامنے زندہ سلامت موجود ہے اور تمہارے یہ دونوں گارڈز بھی۔ اسی طرح ماسٹر کنٹرول روم میں موجود تمام افراد کو صرف بے ہوش کیا گیا ہے حالانکہ تم اور تمہارے ساتھی سب جرائم پیشہ تنظیم سے متعلق ہیں اس لئے تم سب کا خاتمہ ہونا چاہئے تھا لیکن میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت سے گریز کرتا ہوں۔ تم یا تمہارے کسی ساتھی نے اب تک پاکیشیا یا اس کے باشندوں کے خلاف کوئی جرم نہیں کیا اور اگر تم جرائم پیشہ ہو تو تمہارا سد باب ایکریمین حکام کا مسئلہ ہے ہمارا نہیں اس لئے اب ہم جا رہے ہیں۔ ماسٹر کنٹرول روم میں تمہارے ساتھی جب ہوش میں آ جائیں گے تو تمہیں بھی رہا کر دیں گے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم کہاں جا رہے ہو۔ کیا واپس پاکیشیا"...... بیگرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ابھی ہم نے پاکیشیائی لڑکیاں برآمد کر کے انہیں واپس بھجوانا ہے اور ان لوگوں کو سزا دینی ہے جنہوں نے انہیں اس حالت تک پہنچایا ہے۔ اس کے بعد ہم واپس پاکیشیا چلے جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ لڑکیاں کہاں ہیں"...... بیگرڈ نے کہا۔

" تمہارے آدمیوں کو ابھی دو چار گھنٹے تک ہوش نہیں آئے گا اور تمہیں اس نئے کوڈ کا علم نہیں ہو سکتا اس لئے دو چار گھنٹے ہمارے لئے کافی ہیں۔ ہم تمہارے آفس سے تمام معلومات حاصل کر لیں گے۔ مجھے تمہاری عادت کا علم ہے کہ تم فائل ورک کرنے کے طبعاً عادی ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تمہارے آفس کے کسی خفیہ سیف سے وہ تمام فائلیں مل جائیں گی جو ہمیں مطلوب ہیں اس کے بعد فلاور سینڈیکیٹ اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ بھی ہو گا اور پھر وہاں سے ان لڑکیوں کے بارے میں کوائف معلوم کر کے ہم انہیں بھی برآمد کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صدیقی بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور عمران کے مڑتے ہی وہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

" رک جاؤ عمران۔ پلیز رک جاؤ۔ میری بات سنو"...... اچانک بیگرڈ نے کہا تو عمران واپس مڑا۔

" کیا بات ہے۔ میں تمہاری طرح اصول پسند نہیں ہوں کہ

تمہیں ہلاک کر دوں۔ بہر حال دو چار گھنٹوں کی بات ہے اس کے بعد تم رہا ہو جاؤ گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں رہائی کی بات نہیں کر رہا۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم مجھے گولی مار دو ورنہ مجھے خود کشی کرنا پڑے گی"...... بیگرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت تھی۔

"اس لئے کہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے ماتحت مجھے اس حالت میں دیکھیں"...... بیگرڈ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ اس لئے کہ چیف کو شکست نہیں ہو سکتی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم میری طبیعت سے واقف ہو اس لئے جو مرضی آئے سمجھ لو۔ بہر حال مجھے ہلاک کر دو۔ میری روح بھی تمہاری مشکور رہے گی"...... بیگرڈ نے انتہائی جذباتی لہجہ میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ واپس پلٹا اور اس نے بیگرڈ کے قریب رک کر اونچی آواز میں بلیو مون کے الفاظ کہے تو کڑکڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی بیگرڈ کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

"لو۔ میں نے تمہیں کھول دیا ہے کیونکہ میں جسے دوست کہہ دوں اسے اس وقت تک ہلاک نہیں کر سکتا جب تک وہ میرے

ملک کے خلاف کسی سازش میں شریک نہ ہو۔ اب تمہارے ماتحتوں کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم شکست کھا چکے ہو۔ گڈ بائی۔ پھر کسی اچھے ماحول میں ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ بیگرڈ ویسے ہی کرسی پر بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... اچانک بیگرڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اٹھا اور تیزی سے دوڑتا ہوا عمران کے سامنے پہنچ کر جھک گیا۔ عمران اس کی آواز پر مڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"میں زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے جھک رہا ہوں اور مجھے فخر ہے کہ میں ایک عظیم ترین انسان کے سامنے جھک رہا ہوں اور مجھے اپنے جھکنے پر فخر ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو گی۔ میں میڈ سینڈیکیٹ بھی ختم کر دوں گا بلکہ اسے ایسی تنظیم میں بدل دوں گا جو جرائم اور مجرموں کا خاتمہ کرے گی"...... بیگرڈ نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا تو عمران نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کر دیا۔

"مجھے خوشی ہے بیگرڈ کہ تم ابھی زندہ ہو۔ تمہارے اندر کا انسان زندہ ہے اور میرے لئے یہی کافی ہے۔ باقی مجھے تمہارے اس میڈ سینڈیکیٹ سے کوئی غرض نہیں ہے۔ تم جانو اور تمہارا سینڈیکیٹ۔ البتہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم ان پاکیشیائی لڑکیوں کو برآمد کراؤ گے اگر تم یہ کام کر دو تو میں تمہارا ممنون ہوں گا"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" بالکل کروں گا۔ پورے دل و جان سے کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ "...... بیگرڈ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے صدیقی کی طرف دیکھ کر اس طرح آنکھ کا کونہ دبایا جیسے کہہ رہا ہو دیکھا میری پلاننگ کیسے کامیاب رہی ہے اور صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

ختم شد

شیطانی طاقتوں سمیت شیطان کی خوفناک ذریات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی پراسرار دلچسپ، ہنگامہ خیز اور حیرت انگیز جدوجہد پر مبنی ایسی کہانی جس کی ہر سطر پر صدیوں کے اسرار پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

△ خیر و شر کے درمیان ایسی جدوجہد جس میں ایک طرف شیطان اور اس کی طاقتور ذریات تھیں مگر دوسری طرف اکیلا عمران اور اس کے ساتھی تھے اور خیر کی کوئی بڑی طاقت بھی ان کی پشت پر نہ تھی۔

△ ایک ایسی پراسرار، دلچسپ، ہنگامہ خیز اور انتہائی حیرت انگیز کہانی جس کی ہر سطر پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی خیر کے لئے کی گئی بے پناہ اور پرخلوص جدوجہد کے نشانات ثبت ہیں۔

△ آخری فتح کسے حاصل ہوئی؟ کیا تاروت جادو ختم ہو گیا ـــ یا ـــ عمران اور اس کے ساتھی شیطان کی بھینٹ چڑھا دیئے گئے؟

شلماک جسے پوری دنیا میں سب سے زیادہ خوفناک اور ناقابل تسخیر مجرم سمجھا جاتا تھا۔

شلماک جو حکومت اور انٹیلی جنس کے سامنے کھلے عام دندناتا پھرتا تھا مگر کسی میں اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ تھی۔

شلماک جو بات کرنے سے پہلے گولی چلانے اور انگلی اٹھنے سے پہلے ہاتھ کاٹ دیتا تھا۔

شلماک وہ خوفناک مجرم جس نے علی عمران اور کرنل فریدی جیسے دو عظیم جاسوسوں کو اپنے منہ نوچنے پر مجبور کر دیا۔

شلماک جو عمران اور کرنل فریدی کی ذہانت اور وقار کے لئے کھلا چیلنج بن گیا۔

شلماک جس نے کرنل فریدی کو شکست دینے کے لئے قاسم کو اپنا آلہ کار بنایا اور قاسم شلماک کی شہ پر فریدی سے ٹکرا گیا۔

کیا واقعی شلماک کے مقابلے میں کرنل فریدی اور علی عمران نے شکست تسلیم کر لی؟

شلماک، علی عمران، گرانڈیل قاسم، کرنل فریدی، کیپٹن حمید، زیرو سروس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خوفناک اور لرزہ بہ اندام ٹکراؤ

شائع ہو گیا ہے

خاص نمبر

مکمل ناول

ریڈ زیرو ایجنسی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ریڈ زیرو ایجنسی — ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی جس نے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

ریڈ زیرو ایجنسی — جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں اور تنصیبات کی نگرانی اور حفاظت کے لئے قائم کی گئی تھی۔

جزیرہ ماکو — جہاں سے پاکیشیا نے ایک خصوصی پرزہ حاصل کرنا تھا لیکن اس کی حفاظت ریڈ زیرو ایجنسی کر رہی تھی۔

جزیرہ ماکو — جہاں نصب مشینری کو تباہ کرنے کے لئے شوگران نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد طلب کی کیونکہ اس کے ایجنٹ بھی ریڈ زیرو ایجنسی کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

جزیرہ ماکو — جس میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔

مادام ہاپ — ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ جس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب نظر آتے تھے۔

جزیرہ ماکو — جہاں داخل ہونے اور مشن مکمل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے پناہ اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی۔ لیکن نتیجہ ناکامی کے سوا اور کچھ نہ نکل سکا۔ کیوں اور کیسے؟

ریڈ زیرو ایجنسی — جس کے مقابل آخرکار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکامی کا کھلے عام اعتراف کرنا پڑا۔

وہ لمحہ جب عمران نے چیف ایکسٹو کو ناکامی کی رپورٹ دی —— چیف کا ردعمل کیا ہوا؟

کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ زیرو ایجنسی کے مقابل ناکام ہو گئے تھے —— یا —— ؟